

صفحه	مضمون	عدد شمار	صفحه	مضمون	عدد شمار
۸۶	سید کریم محمد قادی	۴۰	۲۳	چشم دوم در بیان جلوه افزای	
۸۷	علیم الله شاه قادی	۴۱		از ان مقام ابرکت اثر بطرف	
"	شاه امام الدین قادی	۴۲	۴۸	صوبه دار النصر نقرنگر و آن	
"	شاه رحمت الله قادی	۴۳	"	منقسم بهشت گدسته است	
"	سید شاه عبدالرحیم قادی	۴۴	۵۲	اول ورود در کیو الور	۲۴
۸۸	خاکی شاه	۴۵	۵۸	دوم ورود در امیابین	۲۵
"	خواجه امین الدین چشتی	۴۶	۶۲	سوم ورود در نیر انگلم	۲۶
۸۹	خواجه احمد شاه حسینی چشتی	۴۷	۶۳	چهارم ورود در پونڈی	۲۷
۹۱	شاه بهیکا	۴۸	۶۸	پنجم ورود در لواب چتر	۲۸
"	شاه جمال الدین حسین چشتی	۴۹	۷۰	ششم ورود در سنگا پٹری	۲۹
۹۳	قائم شاه	۵۰	۷۱	هفتم ورود در تاوا گورزی	۳۰
"	منصف شاه سهروردی	۵۱	۷۹	هشتم ورود در نقرنگر	۳۱
"	اتفاق شاه	۵۲	۸۲	حضرت سید فتح الله لوری	۳۲
۹۴	ولایت شاه	۵۳	۸۳	حضرت شمس پراں	۳۳
"	میتدا شاه	۵۴	"	حضرت سیر عبدالوہاب	۳۴
"	سید جلال کدوری	۵۵	۸۴	حضرت شاه فیض الله قادی	۳۵
"	محمی الدین سرست	۵۶	"	شاه نصیر الدین	۳۶
"	ہتتاب شاه شیرازی سهروردی	۵۷	"	سید فرید الدین شہید	۳۷
۹۶	زیارت مقابر اہل خاندان	۵۸	۸۵	حضرت چاندستان	۳۸
۱۰۹	سید حضرت قادی	۵۹	"	سید زین العابدین	۳۹

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	عدد شمار
۴۵	چہار دہم ورود در تری	۴۵	چمن سلیم در بیان جلوہ	۶۰
۴۶	پانزدہم ورود در رمنا	۴۶	زمانی از صوبہ مذکور بہت صوبہ	
۴۷	شیخ احمد سوانح نگار	۴۷	دارالنور محمد پور و آن منقسم	
۴۸	ذکر مساجد و مقابر	۴۸	بر پانزدہ گلدستہ است	
۴۹	بیان آثار مبارک	۴۹	اول ورود بر لب رود	۶۱
۸۰	ذکر بازار و پورجات	۸۰	بیرون چشمانی دروازہ	
۸۱	ذکر باغات	۸۱	دوم ورود در اوٹا نور	۶۲
۸۲	حضرت سید علی محمد قادری	۸۲	سوم ورود در تری منگلم	۶۳
۸۳	حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ	۸۳	چہارم ورود در تلور	۶۴
۸۴	حضرت ٹیپو قلندر قدس سرہ	۸۴	پنجم ورود در کرڈی اور	۶۵
۸۵	حضرت انتر جامی	۸۵	ششم ورود در آچالوز	۶۶
۸۶	حضرت شاہ ناصر علیہ الرحمہ	۸۶	ہفتم ورود در ولندور پیٹھ	۶۷
۸۷	حضرت عثمان خاں سرور	۸۷	ہشتم ورود در ترون نیلور	۶۸
۸۸	شاہ عظمت اللہ قادری	۸۸	نہم ورود در کلپیٹھ	۶۹
۸۹	سید احمد عرف یا پیر	۸۹	دہم ورود در پینلا پیٹھ	۷۰
۹۰	شاہ محمد علی علیہ الرحمہ	۹۰	یازدہم ورود در نگر گلدستہ چنجی	۷۱
۹۱	یاد اللہ شاہ	۹۱	حضرت حافظ حسین قادری	۷۲
۹۲	امین پیر	۹۲	دوازہم ورود در چیٹ پیٹ	۷۳
۹۳	کمتوشاہ	۹۳	سیز دہم ورود در آرینی	۷۴

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۰۰	سوم ورود در بالیٹھی چھتر	۱۰۷	۱۷۸	۹۴	کاسکے میان و تر تارت بی بی
۲۰۲	چہارم ورود در کنجی	۱۰۸	۱۸۲	۹۵	حضرت نور محمد قادری
۲۰۵	پنجم ورود در والا جاہ آباد	۱۰۹	۱۸۵	۹۶	حضرت شاہ ابوالحسن قادری قرنی
۲۰۶	ششم ورود در مود چور	۱۱۰	//	۹۷	سید عبد اللطیف زوقی
۲۰۷	ہفتم ورود در فرنگی کندہ	۱۱۱	۱۸۶	۹۸	شاہ علی حسینی چشتی
۲۰۹	ہشتم ورود در روشن باغ	۱۱۲	//	۹۹	حضرت علی سلطان علیہ الرحمہ
۲۱۱	نہم ورود در دارالامانہ مدراس	۱۱۳	۱۸۷	۱۰۰	ابن پیر
۲۱۴	خیابان	۱۱۴	۱۸۸	۱۰۱	شاہ لطف اللہ قادری
			//	۱۰۲	صاحب پادشاہ قادری
			۱۸۹	۱۰۳	بخشی بیگم
	ضمیمہ جات در آخر کتاب			۱۰۴	چمن چہارم در بیان
	معرفی بزبان انگریسی	۱			جلوہ پیرائی از انجا بسوسہ دارالامانہ
	از ٹی چندریکھن				مدراس عشرت ہاس و آن منقسم
	دیباچہ بزبان انگریسی	۲	۱۹۸		بر نہ گلہ سنہ است
	از محمد یوسف کوکن عمری		//	۱۰۵	اول ورود در کاویری پاک
			۱۹۹	۱۰۶	دوم ورود در اوچیری

مقدمہ

مولوی غلام عبدالقادر ناظر کہ مصنف این کتاب بہار اعظم جاہی
 است از خانواده بزرگ نواہیٹ است کہ در قرن ہفتم ہجری از نایت کہ مقامی
 است در نواحی بصرہ ہجرت کردہ بر ساحل غربی جزیرہ نماے ہند جنوبی کہ
 بہ علاقہ کونکن معروف است سکونت ورزید۔ سلسلہ نسبش این است:-
 مولوی غلام عبدالقادر ناظر (۱۲۰۰-۱۲۴۳ھ) پسر مولوی غلام
 محی الدین معجز (۱۱۷۳-۱۲۲۹ھ) پسر محمد ندیم اللہ ندیم (۱۱۴۸-۱۱۸۰ھ)
 پسر محمد عبدالقادر (۱۱۰۵-۱۱۶۳ھ) پسر مولوی محمد حسین المعروف بہ شیخ احمد
 سوانح نگار (۱۰۶۴-۱۱۳۴ھ) پسر شیخ ابو محمد پسر شیخ محمد حسین پسر
 عبدالقادر پسر حسن فضل اللہ المعروف بہ محمد نعمت اللہ پسر قاضی
 رضی الدین مرتضی رضی پسر قاضی محمود کبیر (وفات ۹۹۵ھ) پسر قاضی
 احمد شافعی پسر فقیہ ابو محمد شافعی پسر فقیہ مخدوم اسمعیل شافعی پسر
 فقیہ مخدوم اسحق شافعی پسر فقیہ عطا احمد شافعی۔
 فقیہ عطا احمد شافعی محاصر ملا فقیہ مخدوم علی ہماٹی (وفات ۸۳۵ھ)
 کہ صاحب تصانیف بسیار در عربی و فارسی بودہ بود۔ از اولاد این فقیہ
 قاضی محمود کبیر نامور گشت۔ او در زمان سلطان علی عادل شاہ
 (۹۶۵-۹۸۸ھ) قاضی القضاۃ معاملہ گووہ بود در سنہ ۹۸۰ ہجری ہمہ
 معاملات قضا را بہ پسر خود قاضی رضی الدین مرتضی را سپردہ روانہ حرسین رفتن

زادہما اللہ شرفا و تحریما گشت و چندے دراں جا اقامت کرد و باز بہ
 بیجاپور بیار و بہ ہفتم ربیع الاول ۹۹۵ھ وفات یافت۔ یک تصنیف
 لطیف ازو در زبان پارسی بنام "تعلیقات قاضی محمود بر محاملہ گووہ" یادگار
 ماندہ۔ در بعض مسائل فقہیہ از قضاۃ وقت خود اختلاف کردہ و صورت
 حقیقت ہر مسئلہ را واضح کردہ۔

قاضی محمود کبیر را یک برادر بنام ملا خلیل اللہ بود کہ پیش ازو
 در ستہ نہصد و شصت و ہشت ہجری ازین جہان فانی در گذشت۔ او
 پدر ملا احمد و جد امجد ملا حبیب اللہ بیجاپوری بود۔ ملا احمد عالم و
 فاضل و صوفی بزرگ بود۔ پنج سال در مکہ معظمہ اقامت داشت و از
 شیخ شہاب الدین ابن حجر المہنتی المکی المتوفی ۸۵۰ھ و از شیخ علی
 متقی المتوفی ۸۷۵ھ درس حدیث و فقہ گرفتہ و چون ملا احمد بہ بیجاپور
 باز آمد سلطان وقت علی عادل شاہ المتوفی ۹۸۸ھ بسا تعظیم و تکریم کرد
 و اورا بسیار محبوب داشت در محرکہ ہا اورا ہمراہ خود داشت تا از برکت
 او فتح و ظفر میسر گردد۔ سلطان در ۹۸۵ھ در موضع کندرگی قریب
 مصطفی آباد المعروف بہ بلگاؤں با اردوے خود مقیم بود کہ ملا احمد بیک اجل
 را لبیک گفت۔ سلطان بسیار محزون شد و اورا با احترام تمام در انجا دفن
 کردہ بہ بیجاپور باز آمد۔

زوجہ او بی بی نعیمہ دختر سید البوکر از خاندان بزرگ سادات
 بود۔ نہایت متقی و پارسا و پاک باطن و نیک سیرت بود۔ در سال یکہ ہزار
 و سی و پنج ہجری وفات یافت۔ پسرش ملا حبیب اللہ در یک قطعہ

تاریخ وفات پدر و مادر خود چہیں یافتہ

پدر و مادرم فرشتہ بدند انش و جن را دریں چہ استلم است

زاں یکی را فرشتہ است تاریخ وال دوم را فرشتہ دوم است
۸۹۸۵ھ ۱۰۳۵ھ

ملا حبیب اللہ در سال ہنصد و ہفتاد و نہ ہجری بمشب عید النظر

متولد شد و از میان حبیب اللہ شہر اوستاد و ملا ابراہیم زبیری

و ملا حسن نجفی درس علوم نقلیہ و عقلیہ گرفت و از قاضی محمد

کلیانی و میراں محمد بابا نگری تصوف و سلوک آموخت و خواست کہ بربطانی

و دیگر ملاک اسلامیہ رفتہ بر دست پیر بزرگ بیعت کند و خرقة خلافت پوشد

مگر میراں محمد بابا نگری گفت ترا حاجت رفتن نیست شیخ کامل عن قریب بین جا

خواہد آمد چنانچہ حضرت سید شاہ صبغۃ اللہ نایب رسول اللہ در سنہ یکہزار ہجری

از مدینہ منورہ وارد بیجاپور گردید و پنج سال دریں شہر اقامت داشت

خلقی از دستفید و مستفیض گشتند ملا حبیب اللہ نیز بنزد او رفت و درس

تفسیر و حدیث و فقہ و تصوف و سلوک از او گرفتن آغاز کرد و در اندک

مدت چنان ہمارے ہم رسانید کہ کسے اورا در بحث و مباحثہ عاجز کردن

نخواست و چون سید شاہ موصوف در سنہ یکہزار و پنج ہجری روانہ حرمین

شد ملا حبیب اللہ نیز خواست کہ ہمراہ او رود مگر مرشد گفت تو قصد سفر

حجاز مکن تا آنکہ من ترا اشارہ نہ کنم ناچار ترک قصد سفر کردہ تا حوض شاہ پور

اولین منزل از بیجاپور پیدل مرشد خود را مشایعت کرد مرشد موصوف ایں جا

ہمہ مریدان خود را بصلاح و تقوی وصیت کردہ رخصت کرد و ملا حبیب اللہ

را بہ تلقین مشرف ساخت چنانکہ ملا حبیب اللہ تاریخ ایں تلقین بایں طور گفتہ

تلقین شاہ چوں شدہ این جام دستگیر
تایخ این خوش است کہ تلقین گم فقیر

بشرف و بزرگی حضرت سید شاہ صبغۃ اللہ چندان معتقد بود کہ مصاحبش را صیابی
قرار دادہ چنانکہ گوید

صبغۃ اللہی شو ار خوبی مراد کو مصاحب را صیابی می کند
و نیز گوید

صبغۃ اللہ در میان اولیاء چوں محمد در میان انبیاء
و در جائے دیگر مجموعہ اعداد نام صبغۃ اللہ را ضامن امن و امان قرار دادہ چنانکہ گوید
یک ہزار و پانصد و پنجاہ و ہشت ضامن امن است در دریا و دشت
لا حبیب اللہ اوقات گرانمایہ خود را در درس و تدریس و تصنیف و تالیف و
ارشاد و نصیحت صرف می کرد۔ ذات با برکات او جامع شریعت و طریقت
و معدن معرفت و حقیقت بود۔ بحالت بیداری و خواب بارہا از رویت جمال
چہرہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مشرف شدہ۔ چنانکہ در شب بست و
یکم از ماہ ربیع الاول در سال یک ہزار و بست و نہ ہجری بعد از نماز عشا در
حجرہ خود تنہا نشستہ کتاب افراد سخاوی را کہ مصنف آں را بدست خود
نوشتہ بود، مطالعہ می کرد۔ ناگاہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم از در در آمد۔
لا حبیب اللہ فی الفور از جائے خود برخاستہ تعظیم ادا کرد و آنحضرت را بر
مسند خود نشانید و خود دست بستہ روبرو او نشست۔ آنحضرت فرمود،
چہ میخوانی؟ او ہمون کتاب را بدست آنحضرت گذاشت و او بر ہر دو صفحہ
کتاب انگشتہائے مبارک خود را داشتہ چندے مطالعہ کرد و سر مبارک خود را

چنانچہ بنائید کہ گویا مضامین آں ہر دو صفحات را تصدیق می کند۔ ملا حبیب اللہ پرسید ہمہ افراد اقوال حضرت شما کہ دریں کتاب ذکر کرده راست است یا نہ۔ آنحضرت جواب داد۔ بلی ہمہ ایں اقوال از افراد سنن من است۔ ملا حبیب اللہ ایں واقعہ را در یک قصیدہ تائیہ قلمبند کرده است چنانکہ گوید

اتانی رسول اللہ فی عین یقظتی	وجالسنی مستقبلا وهو قبلتی
وعندی افراد السخاوی نخطہ	اطالع باب الطاء منها بخلو قی
ولی قال ما هذا فلما اجبتہ	امرا صبح التسبیح فی کل سطرۃ
من اسطر کلتی صفحتی بابہا فقط	کفی شرفا لوراس شعر بنقطۃ
فیاعن قوطاس ویا عز اسطر	ویاعن ظفار ہمس ونظرۃ
وحراء تحریک المصدق راسہ	یومل فی المعنی بتعمیق فکرۃ
وقلت له هل کلها افراد قولکا	فقال نعم ذالکل افراد سننی

”یعنی تشریف آورد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم در حالت بیداری من و روبرو نشانہ مرا در حالیکہ آنحضرت در جانب قبلہ من بود۔ و بدست من کتاب افراد سخاوی بود کہ مصنف آں را بدست خود نوشتہ، و من ازاں کتاب باب الطاء را در تہنائی مطالعہ می کردم۔ آنحضرت پرسید چہ میخوانی؟ و چون من جواب دادم آنحضرت بر ہر دو صفحہ ہائے مفتوح کتاب انگشت ہائے مبارک خود را بر ہر سطرش براند۔ پس کاغذ و سطور از من و نظر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شرف عظیم یافتہ۔ آنحضرت سر مبارک خود را چنان بنہانید کہ گویا تصدیق میکند و در معیش غور و فکر می کند۔ پس من اورا گفتم کیا ہمہ ایں افراد اقوال حضرت شما است؟ گفت بلی ایں ہمہ از

افراد سنن من است

ایں قصیدہ طویل است آں را بتمامہ دریں جا نقل کردن ممکن نیست۔
ملاحظیب اللہ سحتوز بزرگ عربی و فارسی بود۔ بعضے از اشعار او
دریں جا نقل کردہ می آید۔ اوست کہ گوید۔

علی ثیاب لا تباع بیدرہم و فیہن نفس لا تباع بعالم
بر من پارچہا است کہ بدرہمی ہم فروختہ نشود مگر دراں نفسی است کہ بعوض
عالمی ہم فروختہ نشود۔

فان الذکر احلی کل حال علیکم ذکر ساری کل حال
کذا حال الاقامۃ واسر تحالی

در ہر حالت ذکر پروردگار را بر خود لازم گردانید زیرا کہ ذکر در ہر حالت خواہ آن
بر پہلوئے خود بود یا در حالت قعود و قیام یا در حالت اقامت و سفر شیرین است
اوست کہ گوید

پیری وے مرا دیوانہ کرد است ز خویش و آشنا بیگانہ کرد است
می اشک و قطرہا خم مردک مغ جیبی چشم را میخانہ کرد است
چو عین دوست شدم زان جیب خواندم کنوں مرا ز من امکان اجتناب کجا است

نمک ز خندہ بریش جگر بھی ریزی بغزہ لشکر غم پر شکستہ انگیزی
مشعلہ مشغلہ افروختم دیدہ بدل دل بخدا دوختم
فاروخس غیر بجاروب لا رفتم و جز ہو ہمہ را سوختم

من بہ تماشاے خودم مشغل نیست مرا سوے دگر روے دل
در بحر غم ہمیشہ کند آشنا شنا بیگانہ است آنکہ بغم نیست آشنا

خنجر من خنجر خصم من نیام دادہ خضر است علیہ السلام
 ہر کجا می نگرم نقش تو در جلوہ گری است منگر نقش تو کانت زدہ بے بھری است
 گر نظرے بر دگرے کردہ ام بہر تو مشق نظرے کردہ ام
 فراق یار و وسال رقیب می کشدم ازین دو در دیکہ عنقریب می کشدم
 ہر شب مہ نوسوے فرودن تازد تا پہچو جمال تو جمالے سازد
 در چار دہم چونکہ بخود بردازد بیند کہ چو تو نیست ز غم بگدازد
 و قتیکہ سلطان ابراہیم عادل شاہ (۹۸۸ھ - ۱۰۳۷ھ) ملا حبیب اللہ را
 بدہلی فرستادہ بود راجہ مان سنگھ و مرزا عبدالرحیم خانخاناں و دیگر اراکین
 دولت شہنشاہی باعزاز و اکرم و احترام بسیار پیش آمدند۔ راجہ مان سنگھ
 پہنچ وقت بر مسند خود نشستہ ملاقات نمی کرد۔ مرزا عبدالرحیم خانخاناں
 اورا بسیار عزیز داشت۔ روزے پیش او اشعار خودش می خواند از انجملہ
 این رباعی بود۔

ای دوست نہ دشمنی دل آزاری چیست خوی تو نہ دھراست ستمکاری چیست
 چشم تو نہ بخت ما است در خواب چراست بخت تو نہ چشم ما است بیداری چیست
 ملا حبیب اللہ گفت بخت را بیداری لائق مدح و ثنا است نہ کہ مذموم و ناستودہ
 مرزا عبدالرحیم خانخاناں این ایراد را شنود و خاموش ماند و جواب نداد
 ملا حبیب اللہ تا مدت بست و پنج سال از ہجرت سید شاہ صبغۃ اللہ
 کسی را مرید نکرد و خود را در لباس اہل علم ظاہر پوشیدہ داشت۔ صرف
 سہ چہار اشخاص مخصوص را مرید کردہ بود۔ باب بیعت و ارادت مفتوح نہ بود
 چوں خواجہ حافظ والد ماجد عبدالقادر مصنف کتاب مناقب حضرت شاہ

حبیب اللہ در سال یک ہزار و سی ہجری مرید شد فیض بیعت و خلافت عام گردید و تا بقیہ عمر شریف کہ یازدہ سال باشد بسا مردمان را مرید کرد و خلافت داد - ملائے موصوف در تاریخ گوئی یگانہ روزگار بود - رقعہ عتبانہ بخواجه حافظ نوشتہ کہ از ہر فقرہ آں تالیخ بر می آید - و آں این است -

نحو الحافظ - خلاف ہما ورزیدن - کفران حق نعمت بود - راہ شقاق نور دیدن

۱۰۳۱ھ	۱۰۳۱ھ	۱۰۳۱ھ	۱۰۳۱ھ
کفر طریقت بود -	بیائید بخشیم -	بانتقام سیئہ قیام ننمائیم	
۱۰۳۱ھ	۱۰۳۱ھ	۱۰۳۱ھ	

شکر اللتواب الاواب

۱۰۳۱ھ

چون عمرش بشصت و سہ سال رسید مکتوبی از عارف کبیر سید اسعد بلخی خلیفہ حضرت سید شاہ صبغۃ اللہ از مدینہ منورہ بغرہ ذی قعدہ ۱۰۴۰ھ رسید مضمونش این بود -

"اشارہ ہدایت دستگاہ العارف باللہ سیدنا و مولانا شاہ صبغۃ اللہ نفع اللہ ببرکاتہ و برکات علومہ در باب طلب شما مرئی شدہ است - باید کہ در ہیچ باب عذر ننمودہ روانہ حرمین شریفین بشوند کہ نفع دارین درین است و تا شما عزم این جانب درست نکنند اشارہ ہدایت دستگاہ نخواہد شد - از دوست یک اشارہ کافی است و مارا بسر و دیدن است - التاکید التاکید التاکید"

چون این مکتوب را دید کتاب نفحات الانس تصنیف لطیف حضرت ملا

عبدالرحمن جامی را برداشتہ ازاں فال گرفت این دو بیت بر آمد

درین زمانہ منم قائد صراط اللہ ز حد خاوری تا آستانہ اقصی
روندگان محارف مرا کجا بینند کہ ہست منزل جانم ہما وراے ورا

ازیں فال نیک بسیار مسرور شدہ فکر تہیہ سفر حجاز کرد۔ دریں اثنا آصف خان سپہ سالار افواج مغلیہ بالشکر جرار از دہلی بیامد و شہر بیجاپور را محاصره کرد۔ ہمہ ساکنان شہر از بیم این لشکر نیم جاں شدند۔ ملا حبیب اللہ نیز بعارضہ تپ مبتلا شد و بیماری او طول گرفت، چون اجاب متحیر شدہ بیم خود عرض کردند گفت از جانب افواج مغلیہ ہیچ گزند نخواہد رسید۔ آخر ملا حبیب اللہ بتاریخ ہنم ماہ شعبان المعظم ۱۰۷۱ھ روز یکشنبہ بیک اجل را لبیک گفت و روز دوم اورا دفن کردند۔ تاریخ وفاتش قطب آخر الزمان ۱۰۷۱ھ است۔ بعد سہ روز آصف خان نیز محاصره را برداشت و بتاریخ ۱۲ شعبان المعظم از بیجاپور کوچ کرد۔

او از ام حبیبہ دختر خال یعنی سید اسحق کالپی کتخدا شدہ بود۔ سید اسحق در مدینہ منورہ تا دوازدہ سال سکونت داشت و باز از آنجا وارد بیجاپور گشت و دست ارادت خود بدست شاہ برہان الدین بیجاپوری داد و در کالپی وفات یافت۔ ام حبیبہ لا ولد بود مگر از بطن سنی تفاعتہ الحبشیہ (وفات ۱۰۳۶ھ) کہ کینزک بود یک پسر متولد شد و چون این پسر از برکت حضرت سید شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ زائیدہ بود اورا بنام صبغۃ اللہ موسوم گردانید چنانکہ خود گوید

زادہ من کہ دادہ شاہ است نام نامیش صبغۃ اللہ است
 این پسر بیازدہم شعبان المعظم ۱۰۷۱ھ متولد شد و در سنہ یک ہزار و ہشتاد ہجری وفات یافت۔

قاضی رضی الدین مرثی پسر قاضی محمد کبیر عالم و فاضل

و شاعر شیرین مقال بود. رضی تخلص می کرد. یک کتاب در صنائع و بدایع
دشت و آن را بنام تحفه المحقیر بخدمت سلطان ابراهیم عادل شاه
گزارانید و باین نور فخر نمود.

اے رضی تحفه ات پسند افتاد
قدر او بین که از حساب جمل
کاحسنت گفت زهره و مرتج
آفرین گفته آسمان تاریخ
۸۹۹ هـ

نیز گفت

تحفه را چون نباشد زیب
پایه او بهیچ که تاز بخش
که درو لعل و در لسی سفته
آسمان باز آفرین گفته
 $\frac{۸۹۹}{۱۵۲} + \frac{۸۴۶}{۸۹۹} = ۱۵۲$

این کتاب بر یک مقدمه و دو لمحه و خاتمه منقسم است. مقدمه
در بیان اقسام سخن باصطلاح ارباب این فن لمحہ اول در تفصیل
محسنات نشر و تعریف و تمثیل آن لمحہ دوم در تعریف و تمثیل اقسام
نظم خاتمه در خوش طبعی و حکایات و استهزا و هزلیات فرح انگیز. و در
لمحه دوم از اشعار و منظومات خود استدلال آورده

از تاریخ وفات قاضی رضی الدین مر قاضی بیچ اطلاعی نداریم البتہ
او بیچ پسر داشت یکی حسن فضل الله المعروف به محمد نعمت الله دوم
قاضی حسین لطف الله سوم قاضی محمود صغیر چهارم حسین شکر الله پنجم
محمی الدین روح الله. از دو پسران موخر الذکر بیچ اطلاعی نداریم. قاضی
محمود صغیر کتاب مالا بدشافی را که تصنیف لطیف نور الدین محمد الابیجی
است اختصار کرده و آن مختصر هنوز موجود است و بسیار مقبول است.
قاضی حسین لطف الله پدر میرزا عبدالقادر (وفات ۱۰۰۰ هـ) و محمد علی

و قاضی نظام الدین احمد کبیر (وفات بعد سال ۱۱۰۰) است و این میراں عبدالقادر پیر مولوی محمد حسین بیدری شہید المعروف بالام صاحب است کہ بہ تشرع و دینداری و علم و معرفت الہی و فضل و شرف باطنی ممتاز و مشہر بودہ . شہنشاہ ہند اورنگ زیب عالمگیر اودا در مدرسہ محمود گاہاں در محمد آباد المعروف بہ بیدر صدر مدرس مقرر کرد و بخطاب امام المدرسین اودا شرف امتیاز بخشید۔ در حق گوئی و حق نویسی بیباک بود اکثر حکام و امرا را بر اصلاح امور رعایا و احوال طلبہ و رد فواحش و منکرات متوجہ ساخت ، فریضہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر را کما حقہ بجای آورد۔ حدیث شریف کلمۃ حق عند سلطان جائز پیش نظر خود داشتہ بود۔ چون یکی از زمینداران قوم بیڈر در صوبہ محمد آباد بیدر بعض زنان مسلمانان را غاصبانہ در قبضہ تصرف خود آورد و بیچ حاکم و امیر بداد او نرسید۔ مولوی محمد حسین غضبناک شدہ رقعہ پر غیظ بنام اورنگ زیب عالمگیر نوشت مضمونش این بود۔

”پیش ازین دو بادشاہ بدعتی درین ملک بودند۔ عالمی از خدا التجا می کردند کہ حق تعالی این دو بادشاہ بدعتی را اخراج نمودہ بادشاہ سنی را درین ملک بیارد۔ حق تعالی شما را آورد و در سلطنت شما بیڈر شقی این قدر سرافساد آوردہ کہ شرم سادات یغما نمودہ، حالا از حق تعالی مروت دعا می کنند کہ بہاں بادشاہاں را بیارد و شما را اخراج نماید“

اورنگ زیب عالمگیر فی الفور جواب نوشت : ”حق تعالی این مرد بزرگ را سلامت دارد ما از چندین معنی خبر نہا شدیم، خبردار فرمید“

خان فیروز جنگ را قہنہ کر دیم - السعی منی والانتہام من اللہ

در تفسیر و عقاید و تصوف چند کتاب ہا و رسالہ ہا نوشتہ - یک

کتاب لطیف در علم عقاید بنام عقاید نامہ حسینی تالیف کردہ کہ بر دو باب

منقسم است و ہر باب بر چند فصل - باب اول در اثبات صالح و وجود

و صفات او باب دوم در اثبات نبوت و آن بر سہ فصل منقسم است۔

مگر ہنوز از تکمیل این کتاب فراغت یافتہ نبود کہ بشب یازدہم رمضان المبارک

۱۰۸۰ھ برق فاطمہ بر آتشخانہ کہ متصل مدرسہ محمودگاہاں بود افتاد و

مدرسہ و مسجد را منہدم ساخت - مولوی محمد حسین با نمازیان دیگر نماز تراویح

ادا می کرد۔ در قعرہ دوگانہ اولی بود کہ از صدمہ برق و صاعقہ آسمانی سقف

مسجد افتاد و ہمہ نمازیان شہید شدند حاکم و مردم شہر در شہادت گاہ

رسیدند و یک یک را از تودہ خاک جدا کردند۔ مولوی محمد حسین در عالم تشہد

بود انگشت او باداے شہادت برداشتہ بود و قرآنی کہ متصل مصلی بود

بر از خون شدہ - شخصی تایخ شہادت او باین طور گفتہ

امام زمانہ محمد حسین کہ زہد از وجودش گرفت است زین

ولایت مآبی کہ مدّش بود بر ارباب دین فرض مانند دین

اجل برق آسا بسویش شتافت سراپا جہاں سوخت از برق بین

پچہ رویت ایزد ذوالجمال ز دنیاے فانی جو پوشید عین

سروش خرد گفت تایخ فوت یقیناً بہشتی محمد حسین

قاضی نظام الدین احمد کبیر مردے فاضل و نیکانہ روزگار بود۔ در علوم

عقلیہ و نقلیہ مہارت تمام داشت از شیخ عوض بن محمد الضعیف السقاف

سند روایت حدیث حاصل کرده بود - میرمنشی دربار سلطان علی عادل شاه و سلطان ابراهیم عادل شاه والیان بیجاپور بود - بعد از سال یک هزار و یک صد هجری در بیجاپور وفات یافت .

از نسل قاضی نظام الدین احمد کبیر بسا علماء و فضلا برخاستند مثل محمد عبدالله شهید (۱۰۸۰ - ۱۱۴۵ هـ) پسر قاضی نظام الدین احمد کبیر و قاضی نظام الدین احمد صغیر (۱۱۱۳ - ۱۱۸۹ هـ) پسر محمد عبدالله شهید و مولوی ناصر الدین محمد (وفات - ۱۲۰۶ هـ) پسر قاضی نظام الدین احمد صغیر و مولوی محمد غوث شرف الملک غالب جنگ بهادر (۱۱۶۶ - ۱۲۳۸ هـ) پسر مولوی ناصر الدین محمد و مولوی عبدالوهاب شرف الملک دارالامرا بهادر (۱۲۰۸ - ۱۲۸۵ هـ) و مولوی محمد صبغة الله قاضی بدرالدوله بهادر (۱۲۱۱ - ۱۲۸۰ هـ) پسران مولوی محمد غوث شرف الملک بهادر - قاضی نظام الدین احمد صغیر و مولوی محمد غوث شرف الملک بهادر و مولوی عبدالوهاب شرف الملک دارالامرا بهادر در زبان عربی و فارسی و مولوی محمد صبغة الله قاضی بدرالدوله در زبان عربی و فارسی و هندی تصنیفات و تالیفات بسیار کرده اند که تفصیل هر یکی از اینها درین مقدمه مختصر گنجائش ندارد - لهذا از اینها اغماض کرده احوال اولاد حسن فضل الله المعروف به محمد نعمت الله را بیان می کنیم .

از اولاد حسن فضل الله مولوی محمد حسین المعروف به شیخ احمد بود که در زمانه اورنگ زیب عالمگیر بر خدمت و قائل و سونخ نگاری و خفیه نویسی احسن آباد المعروف بکلیگر مامور بود، هرگاه یار علی بیگ خان که امیر کبیر و بخشی سونخ نگاران بود رودادگاه و قائل صوبجات را در حضور شهنشاهی

ارسال می نمود اورنگ زیب عالمگیر پیش از ہمہ روداد شیخ احمد سوانح نگار را ملاحظہ می نمود زیرکہ او برو اعتماد کلی داشت .

ہمہ حکام و امرای بادشاہی اورا بسیار معزز و محترم داشتند و ملال خاطرش را باعث صدر بخ و تعب می دانستند . از رقعات مولوی محمد حسین بیدری شہید کہ برادر زوجہ شیخ احمد سوانح نگار بود ، چنان ظاہر می شود کہ ہر روز قریب پنجاہ کس از سفرۂ خوان اولزت اندوز می شدند . بسیار مخیر و عالی ہمت بود . شاعر خوش فکر محمد برہان نام بسبب افلاس و تنگدستی پریشان حال شدہ بمخدمت شیخ احمد سوانح نگار یک قصیدہ و مثنوی و رباعی گزراند و صلہ و انعام شایاں ازو حاصل نمود - برہان گوید .

اے صاحب کریم کرم بخش نامدار	برخی بیاں کنیم غم دل ز صد ہزار
تا بحر بخشش تو در آید بجوششی	از فیض تو رسم ازیں قعر برکنار
این باد مفلسی کہ وزیدہ است در جہاں	چوں غنچہ خزاں شدہ دل ناتوان زار
وقت غریب و جاے غریب است ما غریب	در مردمان شہر نداریم اشتہار
خالی است جیب و کیسہ ما از پشیم و دم	محتاج قوت شب شدہ ایم اندرین دیار
سامان رخت و بخت نداریم ہیچ چیمیز	فرشم زمین و ابر لحاف است پنبہ دار
داریم جامہ چوں دل عاشاق چاک چاک	چوں زلف دلبران شدہ دستار تار تار
باقی قیاس کن ہمہ عالم بریں نمط	پوشیدہ نیست در نظر مرد ہوشیار
دستم بگیر و جوہر مارا نگاہ کن	عریانم ار چو برہنہ شمشیر آبدار
بے خرچ و بے وسیلہ و بے ساز و بے نوا	چیزے کرم نکائی سخن را ہمیں مدار
برہان سخن دراز مکن اختصار کن	دست دعا بر آں بدرگاہ کردگار

یارب دریں زمانہ کہ تا دور مشتری است این فیض بخش را بہماں فیض بخش دار

زہے خفیه نویں شیخ احمد وجودت آیہ خلق محمد

جواں بخت و جواں دولت جولے بذات خود چہانے را جو جانے

ز خاص و عام چوں وصفت شنیدم برائے خدمت این جا رسیدم

پریشاں عالم و بس نا توانم دریں شہر غریبم بے ز بانم

بود نہ سال من بے روزگارم عجب منشوہ دشوار دارم

منم بے دست و پا و بے وسیلہ ندارم غیر الطاف تو حیلہ

توئی مخلص نواز و چارہ سازم ز لطف خویشتن کن سرفازم

قبائل ہفت کس دارم بہمراہ ندارم جز توکل در جگر آہ

ہمہ عریاں و بے سامان و بے دل پریشاں عالم و وقت است مشکل

ز تو آساں شود این مشکل من چو گل خنداں شود غنچہ دل من

بکام خویش برخوردار کردی قبول حضرت جبار گردی

گرہ از کار برہاں چوں کشائی کند ایزد ترا حاجت روائی

آئی کہ پناہ اہل ذات کردند بیچارہ نواز و چارہ سازت کردند

لطفی فرا بحال یاران قدیم شکرانہ آنکہ سرفرازت کردند

در صوبہ احسن آباد المعروف بہ گلبرگہ جاگیر باو مرحمت

شدہ بود کہ بست و چہار ہزار روپیہ محاصل سالیانہ داشت۔ مگر مولوی

محمد حسین بیدری از جاہ و حشمت دنیوی او اندیشناک بود و ہمیشہ اورا

تاکید کرد کہ از کسب مال حرام بسیار اجتناب و در نوشتن اخبار ببارگاہ

سلطانی بسیار احتیاط باید نمود۔ اورا رقمہ باین مضمون نوشت

”بجمل آنکه خود تصدیح باید کشید و از تصدیقات اندیشید و موت را نصب العین داشته و از حرم احتراز کرده که سعادت دنیا و آخرت دارین است، در طعام هم تخفیف بکنند بر شما فرض نیست که البته با چند کس بخورید و فرض است که از مال حرم احتراز ورزید اگر کسی رشوت بگیرد و به فقیر بدد یا بخوراند موجب ثواب نیست. بلکه اگر امید ثواب در تصدق مال حرم داشته باشد بیم کفر است و در حق آن فقیر هم ظلم کرده باشد که مال حرم بخورد و آن بیچاره را داده. الحال شکر بسیار باید کرد که بهر حال منصب دارید و جاگیر هست و از تصدیقات لشکر فارغ هستید و جاگیر شما در محل خدمت شما واقع است و به نان جوار باید ساخت و اگر حرم را بر خود حلال بگیرید ظاهر است که چیزی نخواهد ماند و وبال تا ابد باقی است و در صورت اخذ حرم از رسوائی دنیا نیز امن نیست. غرض اینکه خرج بسیار دارم عذر این نمی شود که حرم بگیرم بر من لازم است که خرج کم کنم و گرسنه باشم و حرم بگیرم. زمین شما هم هست چند سال ازاں مارا خرج می شد. الحال برای خرج خاله صفا و برادران خود بکنند که صورت حل بهم رسانند و از سابق که ما خرج کرده ایم امید داریم که ان شاء الله ادا بکنیم حساب نوشته نگاه داریم.“

”نوشته بودند که آنچه می شنود و می بیند بے کم و کاست حضور بر می نگارد. مشفق من! چون احتمال آن است که نوشته شما بعرض بادشاه رسد لازم است که در نوشتهها بسیار احتیاط بکار برند. بعضی چیزها است که البته باید نوشت و زود باید نوشت مثل آنکه فوج غنیم یا بیژر فلاں جا

آمد و فلاں دبه را تاخت و مولیشی گرفت و چنان و چنین کرد و فلاں سردار بادشاهی با فوج آمد و جنگ شد و بعضی چیزها است که تا یقین نه شود هرگز نباید نوشت مثل آنکه فلاں خان این قدر زر از مخالفان گرفت و این قدر زر تهی کرد و چون باعث دشمنی مردمان و ضرر دنیوی نوشتن این قسم است پس درین نوشتن بسیار احتیاط باید کرد تا آنکه کالشمس فی نصف النهار بر خود ظاهر نشود بمجروح گفته کسی نباید نوشت و بعضی چیزها است که پیش از نوشتن آگاه باید کرد مثل آنکه متصدی بر کس ظلم کند اولاً او را بملائمت باید گفت که ظلم خوب نیست و مانیک خواه دنیا و آخرت شما هستیم اگر از گفته شما از ظلم باز آمد هم شما ثواب حاصل کرده باشید و هم مظلوم سلامت ماند و هم ظالم از ظلم و مثل آنکه مسکرت و غیره منہیات شرعی در جا عام بوده باشد اولاً او را منع در خفیه باید کرد که فلاں جا منہیات است و بر ما نوشتن لازم است که بادشاه برای ما همین کار فرستاده است و نیز اگر ننویسم و خبر برسد بغضب بادشاهی گرفتار شویم بهتر آن است که چون نفع سهل است و ضرر دنیا و آخرت بسیار منع بکنند اگر منع کرد فہما و الا آخر باید نوشت - برادر درین صورت ان شاء اللہ ہم مردمان دشمن نخواهند شد و ہم فرض از ذمہ خود ادا کرده باشیم (رقعات خطی از مولوی محمد حسین)

و مکر التماس نمود

«مکر التماس آن است کہ بہ ہر تدبیر خود را از آفت خدمت مالی بر آرند کہ خسران دارین می نمایند. دنیا متاعی نیست کہ عاقل از بہر آن دست

از دولت ابدی بشوید - مع هذا دریں خدمت سوائے درد سرو تقدیلات
لاطایل چیزے نیست - بہر نحو مسبب سببے سازد کہ ازیں بخوب ترین
وجہ برآیند - حضرت والدہ سلمہا اللہ تعالیٰ ہمیں الحاح دارند، مفصلا احوال
خود برنگارند کہ جمعیت خاطر است"

بمجرد رسیدن این مکتوب از خدمت شاہی سبکدوشی حاصل کرد و
گوشہ عافیت و قناعت اختیار کرد و ازاں پس از گلبرکہ ہجرت کردہ در
محمد پور المعروف بہ آرکاٹ توطن گزید. ناظم آنجا نواب سحارت اللہ خاں
(وفات ۱۱۳۷ھ) دو صد روپیہ ماہوار باو وظیفہ مقرر فرمود آخر بسیزدہم
رمضان المبارک در ۱۳۷۷ھ پیک اجل را لبیک گفت و متصل توپخانہ
در مقبرہ صادق در آرکاٹ مدفون شد .

او از شہر بانو دختر میراں عبدالقادر و خواہر مولوی محمد حسین
بیدری شہید کتھا شد ازو دو پسر محمد عبدالقادر و محمد مخدوم و
یک دختر بیگم صاحبہ متولد شد - بیگم صاحبہ زوجہ نظام الدین علی پسر
مولوی محمد حسین بیدری شہید بود - محمد عبدالقادر در سال یکہزار
و یک صد و پنچ ہجری تولد یافت و از اساتذہ آرکاٹ تحصیل علم عربی
و فارسی کردہ - تدبر و دانائی، مرتبہ کمال داشت - گاہ گاہ بسخن سنجی ہم
رغبت می فرمود، مرید سید علی محمد قدس سرہ المتوفی ۱۱۳۸ھ بود - پیش از
دو ماہ و دو روز از شہادت نواب ناصر جنگ شہید بعمر پنجاہ و ہشت
بہ ہفتم ماہ ذی قعدہ ۱۱۶۳ھ در آرکاٹ وفات یافت و در مقبرہ مرشد
خود در تاجپورہ مدفون شد .

محمد مخدوم پسر خرد شیخ احمد سواخ نگار در سال ۱۱۵۰ هجری قمری
 یافت، در فقه و عقاید و ادب فارسی چهار تنی بهم رسانیده و از علم باطن
 نیز حظ وافر داشته از مریدان خصوصی حضرت سید علی محمد قدس سره بود
 و بمرهفتاد سالگی به بخت و ششم شوال المکرم ۱۱۸۵ هجری قمری جهان فانی
 در گذشت و در مقبره تاجپوره بجانب غربی گنبد مرشد خود قدس سره
 مدفون شد، در قبول دعا مقبول همگنان بود. میر اسد الله خاں که از
 جانب نواب محمد علی والا جاه المتوفی ۱۲۱۰ هجری قمری نیابت صوبه داری آرمکات
 داشت از او ملتی شد که برای نزول باران رحمت نماز استسقا ادا می کند.
 هنوز از مصلی بر سخاسته که آن قدر باران بارید که در کوچه و بازار گذر
 خلائق دشوار افتاد.

مولوی محمد ندیم الله ندیم پسر محمد عبدالقادر در سال ۱۱۷۸ هجری قمری متولد
 شد و از اساتذ و قلم علم عربی و فارسی حاصل کرد. در زبان پارسی
 چهار تنی داشت که مزید بر آن متصور نمی شود خط نسخ خوب ترمی نگاشت
 اکثر دوستان و شاگردان در فن خطاطی از او بسیار مستفید گشتند.
 نهایت وجیه و بالا قدر بود و در اوصاف نیک و اخلاق جمیل ممتاز بود
 عم محترم مش محمد مخدوم دو دختر داشت - دختر کلاں حسین بی بمولوی
 ناصر الدین محمد پسر قاضی نظام الدین احمد صغیر منسوب شد و دختر خورد
 شهر بانو بعقد نکاح مولوی ندیم الله ندیم در آمد. شهر بانو در صلاح و تقوی
 و عفت و اخلاق یگانه روزگار بود. از سن هفت سالگی تا روز رحلت
 بجز عذر شرعی هیچ نماز و روزه را قضا نه کرد. بروز شادی هم از نماز

غافل نہ شد۔ چوں بر ادائیگی رسم جلوہ بر تخت عروسی نشست و بوجہ
نغمہ پیرائی مشاطگان رسم جلوہ بطول انجامید بدایہ خود کہ از زمان طفلی مانوس
بود گفت دریں رسم نامشروع نماز فرض عصر بر باد می رود۔ باید کہ پردہ نموده
سامان برائے ادائیگی نماز ہیا کئی ورنہ ازین حجاب عرفی بدر آئیم و فرض خود را
ادا کنم دایہ اش اورا بجانبہ برده مصلی ہیا ساخت و بگستر و شہر بانو برو
ایستادہ نماز ادا کرد۔

بعد از یک سال و چند ماہ بتایخ یکم ماہ صفر ۱۰۴۳ شب یکشنبہ
ہنوز نماز عشا ادا نکرده بود کہ درد زہ برخاست۔ باوجود درد زہ نماز عشا ادا
کرد۔ بعد اندک وقت پسرے تولد شد کہ اس را بنام غلام محی الدین موسوم
گردانید۔ مادرش شہر بانو علیل و فریش شد و بیچ علاج فائدہ نداد۔ سرشتہ
امید زندگانی از دست رفت۔ بشب پنجم از ولادت این پسر شمع نور خانہ
ہم گل شد۔ مادرش بی بی مخدومہ اشرف دختر محمد عبداللہ شہید کینزک خود را
نما داد و گفت بزودی دریں جاشمع روشن کن۔ شہر بانو گفت ای مادر عزیز من!
افروختگی شمع احتیاج ندارد۔ چراغ نور ایمان کافی است۔ و پس این شعر ہندی
برخواند۔

اگر شمع ایمان تجھ سات ہے

اندھیری لحد تجھ پہ شب برات ہے

یعنی اگر شمع ایمان ہمراہ بست قبر تاریک ہم برائے تو حکم شب برات دارد کہ
درو روشنی بسیار چراغاں میشود۔

و نیز گفت اے مادر من بمادر مادر تو یک دختر تولد شد و بفضلہ

تعالیٰ کثیر الاولاد گردید و ہنوز سلسلہ نسل او جاری است۔ من این پسر خود

را بتو ہی سپارم خداے تعالیٰ قادر است کہ این بسر را نیز معزز و طویل العمر گرداند و سلسلہٴ اولادش تا قیامت جاری باشد۔ باید کہ بہ پرورش این نور دیدہ من کما حقہ متوجہ شوی و یکسے دیگر اورا نہ سپاری۔ شہر بانو ہموں شب کہ شب جمعہ ششم ماہ صفر بود پدر و مادر و شوہر و ہمہ اقارب را الوداع گفت و سفر آخرت اختیار نمود و در مقبرہٴ تاجپورہ با دوستان خود بیامو۔

بعد رحلت زوجہ خود مولوی ندیم اللہ نیکم بخانہ داری بیچ رغبت نفرمود۔ وقتیکہ نواب حیدر علی از یسور بر آکراٹ لشکر کشی کرد اکشر ساکنان آنجا باطراف و جوانب منتشر شدند مولوی ندیم اللہ نیز باخویشاں و دوستان خود بر کوہ ہی منڈل گڑھ کہ دران وقت دار امن و سلامتی بود پناہ گزید۔ و کسان دیگر ہم دران جا آمدند و سکونت ورزیدند۔ سوء اتفاق است کہ اکثر ساکنان این کوہ بعارضہٴ تپ مبتلا شدند و بعضے ازال راہی ملک بقا گردیدند۔ بعد چندے مولوی ندیم اللہ نیز بیمار شد۔ روز بروز تپ او زیادہ شد و بیچ علاج فائدہ نمی بخشید۔ آخر کار حاجی سید عبد اللہ بن سید قاسم کہ داماد مولوی ناصر الدین محمد بود از کوہ ہی منڈل گڑھ بآکراٹ رفت و از صوفی بزرگ عثمان خان سپہرور (وفات ۲۹ رجب ۱۱۹۰ھ) تلوید گرفتہ باز بر کوہ ہی منڈل گڑھ بعد نماز جمعہ رسید۔ دید کہ مولوی محمد ندیم اللہ جان خود را بجان آفریں سپردہ۔ بسیار حزین و متاسف گشت۔ دوستان و خویشانش جمع شدند و تہیز و تکفین کردہ بعد نماز مغرب اورا متصل دروازه قلمہ دفن کردند۔ تا بیخ وفاتش بست و دوم جمادی الاول ۱۱۸۰ھ بود و عمرش دران وقت سی و دو سالہ بود۔

مولوی ندیم اللہ شاعر خوش فکر بود - ندیم و ندیمی تخلص ہی کرد.
دیوانے مشتل بر غزلیات یادگار مانده . کلامش پختہ و مضامین نازک
و رنگین است - این جاسہ غزلیات نقل کرده می آید -

شکست عارض صاف تو قیمت گل را نگند زلف تو در پیچ و تاب سنبل را
فروخت عارض گل شمع وادی این بیاض منصب پرواگی است بلبل را
میان عاشق و زاهد مسافتی است بعید کہ این جمال تو می جوید آں تجمل را
چمن شناخت کہ گلبن شد است فتنه بتو نکرده بیہدہ ز بخیر پائے سنبل را
فتیلہ از پر پروانہ خوش بود اے عشق چراغ مشہد بلبل اگر کنی گل را
بہ غمزہ دادہ اجازت بچنگ گل چشمت بہانہ ساختہ آشفتنہ کاری مل را
ربودہ دلم از عشوہ لیک جانب من نمی کنی نگہی بسندہ ام لغافل را
خموش بود ندیمی بگفت و گو آمد

شنید تاز صراحی لزلے قلقل را

گل چو داغ دل من ز باغ من غلط است
سوخت لالہ گر از رشک داغ من غلط است
بہ بحر حسن شدم محو قطر و اے خضر

مستاز بیہدہ کرد تو سداغ من غلط است
ز داغ فرق نشد فرق در جنوں یک مو
بداغ فکر صلاح دماغ من غلط است

کسی بداع دل من نہ سوخت جز دل من
کہ خانہ سوزی غیر از چراغ من غلط است

بدور چشم تو کن جور پایالم ساخت

بغیر خون جگر در ایام من غلط است

ندیم بے تو اگر باغ جنت است گلشن

ہواے آں بدل بے دماغ من غلط است

تا کی افسردہ نشینی شرے پیدا کن دلبرے غمزہ زنے عشق گرے پیدا کن
ہر طرف جلوۂ حسن است نہ واقف از آن برو از بہر تماشا نظرے پیدا کن
تا بسر منزل مقصود کہ راہی است دراز نہ رسی زین تنگ و دو بال و پرے پیدا کن
کاشت دہقان محبت بدلت تخم وفا از پنی نشو و نما چشم ترے پیدا کن
تا کی از کوہکن و وہم و مجنوں گوئی از پنی شہرت خود ہم سمرے پیدا کن
مغلساں را نبود پیش بتاں منزلیتے وصل ایشاں طلبی سیم و زرے پیدا کن

زہد خشک نہرِ راہ ندیمی جلے

میل خاطر بہ بتاں ہم قدمے پیدا کن

پسرش مولوی غلام محی الدین چنانکہ ذکر کردہ ایم در آغوش مادر مادرش
بی بی مخدومہ اشرف پرورش یافت و تا سیزدہ سال چنان زندگانی گزارند کہ
پانچ وقت فقدان مادر خود را محسوس نمی کرد۔ اولاً از اساتذہ اکرام درس
فارسی و خطاطی آغاز کرد و در ۹۰۰ھ با خویشان و اقارب خود بمدرس
منتقل شد۔ و از میر حسن خاں امتیاز المتوفی ۹۹۰ھ و محمد عاصم خاں
المتوفی ۱۰۱۶ھ و امیر الدین علی المتوفی ۱۰۰۸ھ و مولوی باقر آگاہ المتوفی ۱۰۲۳ھ
و مولوی محمد غوث شرف الملک بہادر المتوفی ۱۲۳۸ھ علوم عربیہ و فارسیہ
حاصل کرد۔ لواء محمد محفوظ خاں۔ بہادر شہامت جنگ فرزند کلان لواء

سراج الدولہ الخوالدین خان بہادر شہید بسابقہ معرفت کہ با اولاد شیخ احمد سوانح نگار داشت غلام محی الدین را از کمال قدر دانی تائید مالی می نمود۔ غلام محی الدین معجز تخلص می کرد و اشعار خود را از نظر مولوی باقر آگاہ بھی گزارد۔ و در اندک مدت نکات و غوامض شعری را یاد گرفت و مقدمات علمی و شعری را خوب می فهمید۔ او بیک واسطہ شاگرد میرزا عبدالقادر بیدل بود و نسبت شاگردی از علی دل خان مروت المتوفی ۱۲۱۱ھ داشت کہ از مرزا عبدالقادر بیدل اصلاح گرفته۔ در اندک مدت فضایل و کمالات معجز شہرت گرفت و بلند آوازی علم و ہنرش بہ ہر سوزفت۔

روزے در تبتج سلطان قلم و سخندانی حکیم افضل الدین خاقانی قصیدہ لغتیه کہ مشتمل کہ بر پنجاہ بیت بود نوشتہ بمخدمت آگاہ روانہ کرد تا دو روز پیش خود نہاد و بحشم انصاف آں را مطالعہ کرد و باز آں را واپس کرد و نوشت :- کلام شما بسیار مربوط و مضبوط است۔ بیچ گنجائش اصلاح ندارد۔ این قصیدہ در گلدستہ اشعار معجز موجود است مطلعش این است

در شب ہجر تو اے خورشید مہ سیماے من

زد بہم نظم کواکب آہ محشر ز اے من

در زبان فارسی بعد آگاہ شہر اوستاد بود۔ نواب امیرالامرا المتوفی ۱۲۱۳ھ

پسر خود نواب محمد علی والا جاہ المتوفی ۱۲۱۰ھ اورا برائے تعلیم و تربیت

پسر خود عبدالعلی خان کہ بعد ازاں بمخاطب نواب عظیم الدولہ بر مسند نشست مقرر

فرمود۔ شش سال اورا تعلیم نمود و چون نواب امیرالامرا وفات یافت نواب

محمد علی والا جاہ اورا برائے تعلیم و تربیت دامادان و بنبرہ گان مامور کرد۔ چون

نواب عمدة الامراہین خزانہ نش بر مسند حکومت جلوہ گر گردید بسبب اختلاف مسلک و مزاج ازو برگشت و در دور حکومت خود اورا جبہ نداد حتیٰ وجہ یک سالہ کہ بر پدرش واجب الادا بود آں را ہم در خزینہ خود نہاد۔ در اوایل ریاستش منکوحہ نواب محمد علی والا جاہ مسماة رئیس النساء بیگم اورا برائے تعلیم پسر خود معین فرمودہ بود۔ قریب یک سال در تربیتش سعی بلیغ بکار بردہ چنان حق یک سالہ ہم رائیگاں رفت۔ و چون نواب عظیم الدولہ در ۱۲۱۴ھ بر مسند ریاست متمکن شد یک صد و چہل روپیہ ماہوار با ستاد قدیم خود مقرر فرمود۔ کہ تا وفاتش جاری بود۔

معجز اکثر در زبان فارسی طبع آزمائی می نمود۔ گاہے گاہے در عربی و ہندی ہم سخن سنجی می کرد۔ اکثر غزل می سرود و قصاید لغتہ و منقبتہ ہم می نوشت۔ از مدح و قدح حکام و امرا و اہل دنیا بالکلیہ پہلو تہی کرد۔ در دیوانش بیچ قصیدہ در مدح و منقبت امیرے از امرائے زماں یافتہ نمی شود۔ خود را غلام محی دین حضرت عبدالقادر جیلانی می پنداشت چنانچہ گوید

زہول این و آں معجز چہ می ترسی قوی دل شو
کہ داری درد و عالم محی دین مشکل کشا بیرے

در یک بیت ہندی ہیہں مضمون را ادا کردہ است

کچ روی سے چرخ کے معجز نہ ڈرنا زینہار
تو غلام محی دیں ہے ہر بلا سے پار ہے

یعنی اے معجز از کچ روی چرخ بد رفتار ہرگز مترس۔ زیرا کہ تو غلام محی دین است و از ہر بلا آزاد است۔

آخر در سال ۱۲۲۹ھ اورا مرض اسہال لاحق گشت و با این ہمہ روزہ ہائے رمضان را ترک نکرد و خواست کہ شش روزہ ہائے نفل شوال را نیز ادا کند۔ پسرانش مانع آمدند گفت نمی دانم کہ این سال بر من خواهد گذشت از روز دوم شوال روزہ شروع کرد درد شکم زیادہ شد۔ روز چہارم از شوال دستہائے خونی آمدن گرفت پسرانش برائے افطار اصرار نمودند پذیرا نفرمود۔ روز پنجم بہ جبر و اکراه اورا از روزہ باز داشتند۔ حالت او روز بروز بتزلزل رو گرفت تا آنکہ فریض شد و از اشارہ نماز ادا کرد۔ بہ بست و چہارم ماہ شوال ۱۲۲۹ھ جان خود را بجان آفریں سپرد۔ روز دوم در مسجد النوری مدرس نماز جنازہ ادا کردند و در صحن مسجد میلاپور اورا دفن کردند۔ پسر کلانش مولوی غلام عبدالقادر ناظر تالیخ وفاتش چنین تحریر فرمود۔

حضرت محی دین ز صرصر مرگ
بود سالار اہل فضل و کمال
ما تم آنجناب بے ہمتا
ہا لقم گفت با لب افسوس

بچوں صبارفت سوئے باغ نعیم
متصف با سخا و خلق کریم
دل این مضطرب نمودہ دو نیم
سال مرگ پدر کہ درد عظیم

۱۲۲۸ + ۱۱۲۲۹ھ

دو دیوان قصاید و غزلیات یکی در فارسی و دیگر در ہندی دارد۔
بترتیب دیوان خودش نپرواختہ و اتفاق تصنیف ہم نیفتادہ۔ ذکاوت مزاج
و رسائی فہم مہر تبہ داشت کہ اگر بہ تصنیف و تالیف متوجہ شدہ بسا
تصنیفات و تالیفات کردہ۔ رفقات بر طرز بیدل ہی نگاشت پیش از
سی سال از وفاتش قصیدہ لامیہ مشتمل بر اصطلاحات علوم و فنون از صوبہ

بنگالہ بہار اس رسید خواست کہ در نتیجہ این قصیدہ قصیدہ لامیہ دیگر
نویسد و لیکن اتفاقش نیفتاد بعد چندے آں قصیدہ را تلاش کرد۔ در
ہیچ جا آں را نیافت۔ باز بعد پانزدہ سال روزے در محفل یاران ذکر
این قصیدہ آمد۔ فی الفور بحوالش پرداخت و در یک نشست سی بیت
نظم کرد و از تشبیب تا حسن اتخلص رسید۔ باز گفت اکنون این امر
مشقت طلب است۔ مگر ان شاء اللہ المستعان بوقت فرصت این قصیدہ
را با تمام رسانم۔ لیکن اتفاق اتمام و نظر ثانی ہم نیفتاد۔ تہرکا آں سی
ابیات را این جا نقل می کنیم۔

امروز منم مصدر الزاع فضایل	در اہل کمالات مضاعف بجلائل
اجوف بود از علت ایراد کلامم	ہر طبع صحیح است ازین مسئلہ قایل
منفی است ز حکرم اثر معنی ناقص	مثبت بود این صیغہ باصحاب فوائد
لفظم ہمہ با معنی سنجیدہ لفیف است	کوہست نہاں از نظر محفل جاہل
ماضی بود امرم باقالیم معانی	مستقبل آں ہنی نماید بر کامل
تاکید کنم نفی مخاصم چو بیک حرف	مجدد نبود قدرت حاسد بمقابل
مفعول بود واہمہ خصم غلط کار	در درک کلام کہ بود بر ہمہ فاعل
از دقت حکرم کہ بود مبتداء عقل	پر بلے خبر آمد نظر جاہل غافل
از معرفتم صاحب ادراک رسا را	تسکیر مقالات فضولان شدہ حاصل
در بزم ادب بسکہ منادی شدہ اسمم	ترخیم پذیرفت از اں نام افاضل
از رفیع مقام شدہ مجرور بداندیش	نصب علمم کردہ نگوں اہل رذایل
ہرگونہ کملے کہ بود ہست مضافم	موصول منم باہمہ اقسام فضایل

مبتورع بود جودت ذہنم بکمالات
معدول بود دشمنم از جادہ تحقیق
وضعم ہمہ ظاہر و محتاج بیان نیست
وضعم نشود بچو خواں جمع بتانیث
امکان حد کس نبود رسم لطیفم
شد صلح کلم خاصیت از مبداء ایجاد
کارم نبود پیچ گہی با عرض عام
کلی چو منم در ہمہ اخلاق محالی
واجب بود اقرار کمالم بحز و کل
مدلول کمالم بدلالات ثلاثہ
با من نزد خصم مرا لاف تساوی
موضوع بود ذاتم و محمول مکافوم
طبعم جو بود مانعہ الجمع بلا دست
مفہوم بسیط است قضایای کلامم
در نہر حیات دل من روح سخن تا
املاک معانی شدہ موجود ز رشحتش
توحید و جیدی کہ بود وحدت ذاتش
واریخت ز اوج قدمش سلم برہاں

باقی ہمہ اذہاں بودش تابع و ناقل
تخیر من از عدل و منم منصف عادل
ترکیب وجودم شدہ از حسن خصایل
موزوں بود افعال من از لطف شمایل
جشنم ہمہ عالی است نہ از نوع اسافل
از کینہ دہر فصل مرا طینت فاصل
چون جوہر من گشتہ مخمر بحزایل
با من چه کند جزئی کم پایہ ساقل
شد ممنوع انکار ملامت گر عاذل
این امر بدیہی است بر ناظر عاقل
باشد متباین ز ازل ناطق و صاہل
شرطیہ من منفصل از صدق رذایل
شد منع خلو لازم اوصاف کوا مل
نی قول مرکب چو سخن وار مجادل
زد غوطہ و افشانہ پیر و بال بساقل
در کعبہ توحید مسجج بجلائل
بیگانہ ز اعداد و مبراز اماثل
بگستہ ز کاخ صفتش حیل دلائل

بعد از وفاتش پسر کلانش مولوی غلام عبدالقادر ناظر بترتیب
مجموعہ ہائے اشعارش در فارسی و ہندی پرداختہ بخرہ مجرم از تسوید دیوان

فارسی و بغره رمضان المبارک ۱۲۳۲ هجری از تسوید دیوان هندی فراغت حاصل کرد - از دیوان فارسیش سه غزلیات این جا نقل کرده می آید -

تا یکی محروم داری زده بیتاب را	جلوه گر فرما زمانی مهر عالم تاب را
حسن جانان بے نیاز از طعنه بدین بود	از خروش سگ چه نقصان پر تو همتاب را
غنچه اش تا کلفشانی کرد در صحن چین	سرفروشد از خجالت هر گل شاداب را
گل نه تنها خوں شده ای جان گلشن درخت	خار و گل با هم کشد هر لحظه خون ناب را
کی کشد بلغ محبت منت ابر بهار	ابر باشد گریه این گلزار آتش تاب را
نیست غم، نخوت سر که بهر تعظیم خاست	مست لای عقل چه داند شیوه آداب را

معجزا از درگاه سلطان جیلاں رخ متاب

قبله خود همچو باب الله ساز این باب را

ز دنیا حاصل رنگ وفا نیست	گل این باغ جز جور و جفا نیست
گرفتاران دم عاشقی را	پر پرواز جز آه رسا نیست
چه می جوئی ز گردون ساز عشرت	نوائے عیش در ماتم سرا نیست
ز اقبال کف پایش سرم را	خیال سایه بال همنایست
بحان دردمند مبتلایم	بجز لعل لبست حاجت روا نیست
برنگ عقد شبهنم آب گردد	بخورشید رخت چشمی که وایست
چو جوهر همدم شمشیر بادا	سری کو در سر راهت فدا نیست
به بند کلفت و غم مبتلا باد	دلی کو بنده زلف شما نیست
شود پامال همچون خاک یارب	هر آنکو بر در تو جبهه سانیست

دل الفت پرست معجزم را

بجز وصل تو جانان مدعا نیست

بدم زلف شب رنگ پری تا مبتلا گشتم
 چو شمع از جلوه صبح جالش جاں فدا گشتم
 پی اوج محبت جانکنی ها کردم و آخر
 سراپا شعله گشتم سوختم آه رسا گشتم
 دلا سر باختن در راه اولیش اجر ها دارد
 بکویش تا فدا گشتم شهید کربلا گشتم
 فکندم شعله ایمن بصحرای جهان یکسر
 بباغ آرزو تا در غمش آتش فدا گشتم
 نمودم خولیش را تا خاک جولا نگاه شبر نگش
 بچشم قدسیاں خلوت گزین چوں تو تیا گشتم
 رسیدم در حریم وصل آن صبح چمن پیرا
 برنگ رنگ گشتم، همچو بو گشتم صبا گشتم
 کشیدم سر ز اوج عرش هم یک نیزه بالا تر
 بنخاک آل احمد تا چو معجز جبهه سا گشتم
 مولوی غلام محی الدین معجز از این صاحب کتخدا شده بود که در ۱۱۸۱ هـ
 تولد یافت و بعد مرگ شوهرش چهل سال زیست تا آنکه بیازدهم
 رجب ۱۲۶۹ هـ وفات یافت او دختر حافظ ابو محمد پسر حافظ محمد سعید
 پسر حافظ حسین قادری بوده، اکثر افراد خاندانش حافظ قرآن بودند،
 حافظ حسین قادری در نصرت گدّه المعروف به چخی سکونت داشت،
 در زهد و تقوی و خدا شناسی و خدا رسی معروف و مشہر بود،

خرقه خلافت از سید شاه مصطفی قادری خواهرزاده حضرت سید میرزا محمد
قدس سرها پوشیده، بعمده ششاد و شش سال به هفدهم محرم الحرام
۱۱۵۸ هـ در ندرت گذره وفات یافت - تاریخ وفاتش ۵

از کرم مصطفی بخت برد -

پسرش حافظ محمد سعید در فقر و خاکساری مشهور بود، از پدر
بزرگوار خود خرقه خلافت در بر کرده، بیازدهم ماه مبارک ربیع الاول ۱۲۱۶ هـ
بهر نود و یک سال در میلپور مدراس وفات یافت - مولوی باقر آگاه
قطعه در تاریخ وفاتش چنین نوشته

چو حافظ محمد سعید آنکه بود بفضل و کمال و بزرگی و جید
نشان سعادت ز نامش عیاں فروغ عبادت ز رویش پدید
بریں دار کلفت بر افشاند دست بنزعت سرائے تقدس رسید
بتایخ سال رحیلش خیال سراسیمه هر جانبه می دوید
بگفت از سر پیقراری سرورش ز خود وارھید و بحق آرھید

۱۲۱۳ = ۱۲۱۴ هـ +

از اولاد حافظ محمد سعید دو پسر نامور گردیدند یکی حافظ ابو محمد
(ولادت ۱۱۵۵ هـ) و دوم حافظ حسین قادری (۱۱۷۷ - ۱۲۵۹ هـ) که داماد
مولوی باقر آگاه بود و در مکه معظمه وفات یافت سلیمه بی دختر حافظ محمد
سعید زوجه مولوی محمد غوث شرف الملک بهادر و مادر مولوی عبدالوہاب
دارالامرا و مولوی محمد صنفه اشد قاضی بدرالدوله بود - در ۱۲۱۳ هـ
بسبب گزیدن مار در سدهوٹ قریب کڈپہ وفات یافت و در انجا مدفون شد -
پدر مادر این صاحبہ نیز حافظ قرآن بود - ناش غلام محی الدین بود

در دارالنصر منتہی نگر المحروف بہ ترجیائی سکونت داشت، گاہ گاہ بکدر اس رسید و چندے دیں جا اقامت ورزید۔ بہ بست و نہم ماہ محرم الحرام ۱۲۱۳ھ روز شنبہ بچانہ امین صاحبہ بیامد و بعد از فراغت طعام بہ بستر خواب رفت۔ باخ شب سہ بار ندائے اَللّٰہ بگوش حضار رسید۔ گمان بردند کہ حسب عادت در ذکر الہی مشغول است چوں صبح شد و آفتاب برآمد و او از حجرہ خود بیرون نیامد اندرون رفتہ دیدند کہ روح او از قفس جسد عنصری پرواز کردہ است۔ انا اللّٰہ وانا الیہ راجعون۔ و ہمچنین شیخ میراں بارہ ہزاری پدہ حافظ غلام محی الدین موصوف مردے مقدس و عابد و متاض بود ہر روز دوازدہ ہزار بار درود محی خواند۔ بایں سبب اورا بارہ ہزاری می گفتند تا دم واپسین خود را ازین نعمت عظمی محروم نداشت۔

معجز را چہار پسر بود۔ یکی غلام عبدالقادر ناظر دوم غلام رضا سوم محمد صبغۃ اللہ چہارم محمد ندیم اللہ۔ محمد صبغۃ اللہ (۱۲۰۹-۱۲۱۴ھ) در طفلی مرد۔ غلام رضا و محمد ندیم اللہ از خوشہ ہائے شجر حیات ثمر بر چیدند و

لہ تلایخ ولادتش از معجز

- (۱) در خانہ بندہ چوں پسر شد از فضل خداے بے ریائے
(۲) موسوم بہ نام صبغۃ اللہ کش باد پینہ ز ہر بلائے
(۳) یارب بحکایت خودش دار محفوظ بہر زمان و جائے
(۴) در سال تولدش برآمد فرخندہ سیر ز دل ندائے

۱۲۰۹ھ

تا تاریخ وفاتش از معجز

اے جان عزیزم چو ازین دار فنا رفت
لخت جگر من سہمی نائب مختار
در جوش الم فاطر آمادہ اندوہ
زد نالہ سوز عجبی بال ب افسوس
خلقی زدہ آہی کہ عجب جان چہاں شد
ہیبتاں چہ گویم ز برمن بچاں شد
در فکرت سال غم آں راحت جاں شد
ہاقت ز فلک کماں گل خنداں بچناں شد

۱۲۱۴ھ + ۱۲۱۴ھ

صاحب اولاد شدند غلام رضا بتایخ ۲۸ رمضان ۱۲۰۵ هـ متولد شد و
بتایخ ۲۸ ربیع الآخر ۱۲۹۲ هـ وفات یافت و برادر او محمد ندیم الله در
سال ۱۲۱۳ هـ تولد یافت و به پنجم شعبان ۱۲۹۰ هـ پیک اجل را لبیک
گفت، تذکره ایات و ازواج و اولاد ایشان که تا حال جاری است خالی
از طوالت نیست. لهذا بر احوال مولوی غلام عبدالقادر ناظر فقط اختصار
کرده می آید.

مولوی غلام عبدالقادر ناظر بتاریخ هفتم ماه جمادی الاولی ۱۲۰۰ هـ
در ترکمکیشی مدراس بخانه پدرش که قریب مسجد انوری بود، تولد یافت
پدرش بتایخ ولادتش بدینگونه نظم کرده

چون ز فضل قادر بے ریب و عیب شد باین عاصی پسر فرخنده خو
ساختم نامی بعبدالقادرش تا معین او شود محبوب او
کردم از دل بر در دانائے غیب هر تاریخ تولد سر فرو
از سر آیین بگفتا با تلم + والی بغداد یادای خون او
۱۱۹۹ = ۱۲۰۰ هـ

۱ هـ بتایخ ولادت غلام رضا از معجز

غلام رضا شد باو نام نامی
مناجی بدرگاه رب الانامی
جناب امام رضا باد حامی
۱۲۰۵ هـ

چو فرزند مسعود شد کمترین را
شدم هر تاریخ سر در نقشکر
درین فکر بودم ز هانت ندا شد

۲ هـ بتایخ ولادت محمد ندیم الله از معجز

جلوه آرا گشت در دار سرور
گفت بر خور دار بتایخ ظهور
۱۲۱۳ هـ

چون ندیم الله از فضل خدا
حضرت معجز ز جوش انبساط

تایخ وفاتش این است

داد فضل عابدان داده ندیم الله خال
در نماز صبح جان داده ندیم الله خال
۱۲۹۱ = ۱۲۹۰ هـ

با عبادت زنده بود و در عبادت جان سپرد
حسب حالش سر به پیش انگنده فرمود آسمان

روز تولد مادرش بسیار ناتوان بود - معجز از ناتوانی او خائف شده بخدمت حضرت قتلح شاه مجذوب بمتیال پیٹھ مدراس رفت - دید کہ مجذوب موصوف بکنار دریا می رود - بآہستگی درود خواند و گماں برد کہ موافق مضمون حدیث اگر آں مجذوب واقعی بود باو التفات آوردہ از مطلوب و مقصودش آگاہی نماید - مجذوب مذکور فوراً بطرفش متوجہ گشت و بزبان ہندی گفت "سوہات کی پگڑی" یعنی "دستار صد دست" معجز مطمئن شد کہ حق تعالیٰ اورا فرزند صالح و طویل العمر عطا خواہد کرد زیرا کہ او کلمہ بد از زبان مجذوب نشنیدہ - بخانہ خود باز آمد و ہموں شب پسرے زائید کہ آں را بنام غلام عبدالقادر موسوم گردانید -

بعد از ادائے رسم مکتب و بسم اللہ خوانی بعمر چہار سال و چہار ماہ و چہار روز جزو الف بے را شروع کرد و در عرصہ یک دو ہفتہ آں را با تمام رسانید - پس ازاں قرآن مجید شروع کرد و در ضمن آں پند نامہ سعدی و رسالہ آمدن یاد گرفت ، و منظومہ کفایت الاسلام در فقہ شافعیہ تصنیف حضرت شاہ نعمۃ اللہ ولی نیز حفظ کرد - بعد ازاں گلستان و بوستان سعدی و النشائے خلیفہ و یوسف زلیخائے جامی و رسالہ عقایدش و رسالہ احسن التبیین فی آداب المتعلین مصنف مولوی محمد باقر آگاہ را سبقتاً سبقتاً از پدر خود خواند - و بعمر دوازده سالہ بدرس علوم عربیہ پرداخت اولاً از مولوی محمد باقر آگاہ رسالہ میزان تیمنا و تبرکاً شروع کرد و در مدت چہار سال اکثر کتب درسیہ مثل میزان و اوزان و صرف میر و ہدایۃ الہر و زنجانی و مائتہ عامل و شرح مائتہ عامل و سجاوندی و مصباح و کافہ

باتمام رسانید و در ضمن آن سکندرنامه و گلشن سعادت و دفتر اول انشاء
ابوالفضل و رساله قانون فارسی مولفه عبدالواسع هانسوی که بنام دستورالحمل
نیز مشتهر است و رساله حسن و عشق نعمت خان عالی را با همدرسان دیگر
سماع کرد. معانی و مطالب سکندرنامه کماحقه ذهن نشین او نشده بود.
بار دیگر پیش پدر خود قرات نمود.

بعد از وفات نواب عمده الامرا چون نواب عظیم الدوله مسند نشین
شد مولوی غلام محی الدین معجز بسابقه محبت که با او داشت اوقات عزیز
خود را در همنشینی او صرف می کرد. لهذا پسر خود را حواله مولوی حافظ محمد
حسین قادری برادر علاق مولوی حافظ ابو محمد نمود تا او را در علوم عربیه تدریس
کند. در خرد سالی ازو گلستان و بوستان سعدی خوانده بود. اکنون
فوائد ضیائیه المعروف بشرح ملا جامی و کتب منطق مثل رساله صغری و کبری
و قال اقول و شرح تهذیب و شرح ایساغوجی خواندن آغاز کرد. مگر بمر
بست سالگی مزاجش بعارضه نفث الدم علیل شد و سه سال تعلیمش موقوف
گردید و چون صحت یافت کتاب مختصر المعانی پیش پدر خود خواندن گرفت.
فن اول و دوم که متعلق به معانی و بیان است ختم نموده فن سیوم که در
بدایع است آغاز نمود. چند اسباق ازاں یاد کرده بود که دشمنان معجز خلافتش
شورش برپا کردند معجز از دوبار قطع تعلق کرده خانه نشین شد. درین
زمان مولوی غلام عبدالقادر ناظر دیوان ناصر علی سرهندی و رساله
عروض سیفی و رساله قافیه مولانا جامی و سه نشر و پنج رقعات ملا ظهوری
نرشیزی و رقعات مرزا عبدالقادر بیدل از پدرش خواند و هماره در زبان پارسی

بہم رسانید۔ در فارسی و ہندی سخن سنجی ہم می کرد و از پدر خود اصلاح می گرفت۔

عبدالعلی خان فرزند نواب امیرالامرا پیش از تخت نشینی خود ماہوار پانزدہ روپیہ بہ مولوی غلام محی الدین معجز برائے میوہ خوری پسرکلاش از سن دو سالگی می داد و چون بہ بست و نہم ربیع الاول ۱۲۱۶ھ روز جمعہ اورنگ نشین شد مولوی غلام عبدالقادر ناظر را منشی دربار مقرر فرمود و ماہوار سی روپیہ می داد و بعد چندے اورا داروغہ کتب خانہ و میرساہان توشک خانہ گردانید و بہ ہفدہم ذی قعدہ ۱۲۱۹ھ بوقت جشن استقلال اورا بخطاب قادرعظیم خان بہادر و منصب دویزاری و عطاے پاکلی و دوشالہ لاکھی و اضافہ ہفتاد روپیہ ماہوار سرفراز کرد۔ شخصے قطعہ تاریخ این خطاب یافتگی چنین تحریر کردہ۔

خان قادرعظیم را چو خطاب شد بفضل عظیم بے ہدم
سر دشمن بریدہ ہاتف غیب گفت سالش بہادر اعظم
- ۱۲۲۳ = ۱۲۱۹ ھ

در ۱۲۲۲ھ شال سفید محبت کرد و بعد چند ماہ دو ہزار روپیہ بہ تقریب رسم خواستگاری کتخدائیش بہ مولوی غلام محی الدین معجز فرستاد و وعدہ کرد کہ بعد از وصول زر پنجم حصہ محاصل ریاست کرناٹک برائے ادائے کار کتخدائی پنج ہزار روپیہ خواہد داد۔ معجز ہامید وصول این زر قرض گرفتہ ہمہ رسوم کتخدائی ادا کرد۔ مگر حسب دستور انتظام رقص و سرود فرمود یکی از دوستان پدرش قطعہ بدیگونہ گزرا ند

کرد قادرعظیم خاں شادی برضائے پدر چہ نیک پسر
بودم اندر خیال تاز بخش ہاتقم گفت شادیش بہتر
۱۲۲۲ ھ

از زر موعود از جانب نواب ممدوح فقط نصف زر موصول شد.

هرگاه نواب عظیم جاه فرزند نواب عظیم الدوله برای زیارت جناب حضرت قادر ولی گنج سوائی و حضرت مختصر ولی قدس سرها بجانب ناگور و ترچنابلی نهضت فرمود مولوی غلام عبدالقادر ناظر را بسر انجام و انتظام امور سفر میمنت اثر معین نمود و چون بشیالی رسید حکم کرد که وقایع و سوانح روز مره این سفر میمنت اثر را نگاشته بعد اختتام این سفر براه چغنی و چیت پیٹ و آرئی و آرکاٹ بصورت کتاب پیش کند چنانچه حسب حکمش کتابی بنام بهار عظیم جاهی که نام تاریخی است تحضو نواب ممدوح گزرا نید و در اقران و امثال خود علم عزت و اعتبار افراشت. مگر بعد از پنج سال به چهارم شوال ۱۲۳۳ هـ ازین جهان فانی درگذشت.

یک تصنیف بنام روضۃ النساء بزبان ہندی در فقه شافعیہ و پنج کتاب ہا بزبان فارسی گزاشته تفصیلش این است.

۱- گلستان نسب - رسالہ مختصریست مشتمل بر ۱۵۶ صفحات کہ در ۱۲۲۲ هـ در احوال خانوادہ خودش نوشته بر یک مقدمہ و سہ ابواب و یک خاتمہ منقسم است

مقدمہ در بیان مولد و توطن آباد و اجداد و برخی از احوال این عاصی (ای مولوی غلام عبدالقادر ناظر) عجز بنیاد عفی اللہ عنہم

باب اول در بیان فضیلت قوم بنوناہٹ

باب دوم در بیان نسب راقم سطور (ای مولوی غلام عبدالقادر ناظر) کان اللہ لہ فی جمیع الامور و آں متضمن است بر سہ فصل

فصل اول در بیان سلسله پدری فصل دوم در بیان سلسله مادری

فصل سوم در بیان سلسله صهری

باب سیوم در بیان فضیلت اسلاف بزرگان خود

خاتمه در بیان رسیدن سلاسل اقارب بجد اعلیٰ رحمه الله تعالیٰ و اختتام رساله نسخه خطی ازاں در کتاب خانہ مدرسہ محمدی موجود است و ہرچیکہ درین مقدمہ مختصر از احوال این خانواده بزرگ ذکر کردہ ام اکثر آن از ہمیں کتاب ماخوذ است۔

۲۔ روضہ دلکشا شرح یوسف زلیخاے جامی۔ این ہم رسالہ ایست مشتمل بر ہشتاد و دو صفحات۔ در دیباچہ آں می گوید۔

” لہذا آنجناب کرامت اغتساب (مراد ازاں پدرش مولوی غلام محی الدین معجز است) کہ زبان در محامد ذاتی و صفاتی او بس قاصر است زنگ شبہات مشککہ این کتاب مستطاب کہ در سن دہ سالگی بقرات آمدہ بود از مرات خاطر عجز مآثر زود و بحسب فہم و استعداد نارسا جادہ تالیف این اوراق پیمود و موسوم بروضہ دلکشا شرح یوسف زلیخا نمود۔“

این رسالہ را در ۱۲۲۶ھ تالیف کرد و برای اصلاح بحضرت پدرش حاضر کرد۔ و او در اوایل جمادی الاخری سنہ الیہ آں را بانجام رسانید نسخہ خطی ازاں در کتاب خانہ امیر نواز جنگ دیوان صاحب باغ مدراس موجود است۔

۳۔ بشرح مسکندر نامہ نظامی گنجوی۔ مسودہ اصلی این کتاب

نزد حاجی ابوالاحمد محمد عبداللہ، دیوان صاحب باغ، مدرس موجود است مگر اوراق پریشانش کہنہ گشتہ و چنان پر از حک و اصلاح و اضافہ است کہ اذان استفادہ کردن خیلی دشوار است۔

۴۔ **خلستان** شرح بوستان سعدی۔ یک نسخہ خطی ازین کتاب در کتاب خانہ سعیدیہ حیدرآباد موجود است

۵۔ **بہارِ عظمِ جاہی**۔ یک نسخہ ازین کتاب در کتاب خانہ مخطوطات شرقیہ محکمہ مدرس موجود است، مصنف این کتاب را در چہار چمن منقسم ساختہ و ہر چمن مشتمل بر چند گلستہ است۔ این کتاب بچند وجوہ داراے اہمیت خصوصی است۔

یکی آنکہ مارا از مردمانی کہ در خاک مدرس آسودہ اند معلومات ہیا می کند۔ دوم آنکہ احوال وضعیہ سیاسیہ آں زمان را ایضاح می کند و از امرای مسلمین و راجگان ہنود ہم خبر می دہد سوم آنکہ از مساجد و باغہا و بناہای شہرہای قدیم مثل نمنہرنگہ المعروف بہ ترچنابلی و محمد پور المعروف بہ آرکاٹ کہ اکثرے از آہنا ویران شدہ احوالے فراہم میکند۔ مولوی غلام عبدالقادر ناظر شاعر خوش فکر ہم بود۔ بعضے از غزلیاتش در تذکرہ صبح وطن مذکور است آں را این جا نقل می نمایم۔

خداوندم بود آں صاحب تلج	دو عالم بر در او می دہد باج
چو دیدم آب و تاب روے اورا	بلا شک شد دل من بحر موج
شدہ چوں فوج عشق او صف آرا	بیک دم قلعہ دل کرد تاراج
کماں ابرو نگاہی کرد بر من	خندگش را دل من گشت آماج

بدرگاهت چنین ناظر کند عرض

خدا و ندا مکن محتاج محتاج

کفر و ایمان را فدا سازم بروی یار خویش

تار زلفش ساختم هم سبزه هم زنار خویش

کرده ام آهنگ کسب عشق از قانون او

می کند ساز دل من نغمه دلدار خویش

جوهر بد اصلا باقصای مدارج سرکشید

بر خدا تفویض کردم جمله کار و بار خویش

گشت بر اعدا مظفر ناظم از فضل حق

چونکه دارد در حمایت حیدر کرار خویش

جلوه تا کرد در آئینه دل شوخ همک

نشدم سایه و شس از مهر جمالش منفک

وصل او دست نداد از فلک کج رفتار

گرچه مانند فلک ساخته ام گردش و تک

خال مشکین برخت طرف تماشا دارد

سوره لیل و ضحی جمع شد اللہ معک

تا دلم سوخت بیاد لب میگون کسی

محو شد از دل من لذت صہبا و گزک

دیدہ ناظر ما ابر صفت می گرید

برق ساں می زند آس شوخ شکر چشمک

بہند بچشم تیز اگر آں نگار گل از حدت نگاہ شود تار تار گل
ہر گاہ کرد زان رخ چوں ہر ہمسری بر روے ہر دکاں شدہ بے اعتبار گل
از رشک چہرہ بت نازک ادلے من از خوی الفعال شدہ آبشار گل
گر ہر سیر آں بت گل پیر ہن رسد از سر شود پہلے بت من نثار گل
ناظر شود بسوی چمن چون نگار من

خندد بد لکشاٹی صبح بہار گل

نوک مژگان تو شد از جگم نیست اندیشہ ز تیر و تبرم
بستہ ام خاطر خود با زلفت مثل زنجیر مکن در بدرم
تخم مہر تو بدل کاشتہ ام کردہ حاصل بخدا برگ و بزم
در خیال گہر دندانست ہر زماں ابر صفت چشم ترم
گشتہ ام ناظر روے محبوب

ہست چتر کرم او ب سرم

بہر نظارہ ات ز عدم وار سیدہ ام

اڑ سر نمودہ پا قلم آسا دویدہ ام

چوں گشت یار من بخط سبز جلوہ گر

بر خط دلبران چہاں خط کشیدہ ام

ز نار کفر و سبجہ اسلام را بہم

جز تار شمع و دانہ اشکش ندیدہ ام

دل منقبض ز صحبت اغیار گشتہ است

عنقا صفت ز مجلس اینہا رمیدہ ام

یارب بیاس احمد مختار و آل او

ناظر برحم شو که مضرت چشیده ام

زهد بهتر به شباب است تو هم می دانی عمر خود پا برکاب است تو هم می دانی
تکیه بر هستی فانی مکن اے باده فروش زندگی مثل حباب است تو هم می دانی
غره زهار مشو یار بر افسانه دهر این جهاں صورت خواب است تو هم می دانی
مصحف چهره خویش بنظر دار مدام مولس مرد کتاب است تو هم می دانی
ناظر بر سخن یار چرا دل بستی

و معده اش نقش بر آب است تو هم می دانی

مولوی غلام عبدالقادر ناظر از خیر النساء عرف خرو بی دختر
عبدالقادر مخاطب بقادر علی خاں پسر محمد اولیاء کتخا شد - و این
خیر النساء که خواهر خورد رقیه بی زوجه مولوی عبدالوہاب شرف الملک
دارالامرا بہادر بود از ناظر دو دختر و یک پسر داشت و بعد از وفات
شوہر خود قریب پنجاہ و دو سال زیست و بہ پنجدہم ربیع الثانی ۱۲۹۵ھ
وفات یافت. دختر کلانش شہر بانو عرف بڑی بی بہ بست و دوم
رمضان المبارک ۱۲۲۲ھ متولد شد و بہ چہار دہم ذی حجہ ۱۲۳۳ھ از
محمد رحمت اللہ پسر غوث محمد خاں کتخا شد و بیاز دہم شعبان المعظم
۱۲۵۹ھ وفات یافت و خواہر خوردش بی بی محذومہ عرف اشرف بی

۱۲۵۹ھ زہی اختر بافرایش سرابنساط تایخ ولادت است - قطعہ تایخ از مولوی

غلام عبدالقادر ناظر ۱۲۲۴ھ
بمن دختر عطا فرمود قادر
ز جوش دل جناب قبلکامی
قدوم او مسرتہا بیفزود
بتایخش زہی اختر بفرمود
۱۲۲۴ھ

بہت دشتم ذی الحجہ ۱۲۷۵ھ از حکیم صیفۃ اللہ خاں (المتوفی ۶ صفر المظفر ۱۲۶۶ھ) کتبخدا شد و بہ بت و یکم جمادی الاخری ۱۲۸۵ھ وفات یافت
برادر ایناں یعنی مولوی محمد حسین مخاطب بقادر عظیم خاں ثانی در ماہ صفر ۱۲۲۷ھ تولد یافت، و از صاحبینی صاحبہ عرف زہرا بی دختر حضرت صاحبہ خواہر خیر النساء کتبخدا شد و بہ ہشدم محرم الحرام ۱۲۹۹ھ وفات یافت۔ سلسلہ اولاد ایناں ہنوز جاری است۔ و تفصیلش دریں مقدمہ مختصر گنجائش ندارد۔ لہذا برخیز از احوال مولوی محمد حسین مخاطب بقادر عظیم خان ثانی این جا ذکر کردہ می آید۔

مولوی محمد حسین از پدر خود مولوی غلام عبدالقادر ناظر و دیگر اساتذہ بزرگ مدرس مثل قاضی ارتضا علی خاں خوشنود (المتوفی ۱۲۷۰ھ) وغیرہ تحصیل علم نمود۔ در خطاطی و خوشنویسی ہمارے تمام داشت۔ بعضی از کتابہائے عربی و فارسی کہ او بدست خویش نوشتہ در کتاب خانہائے شخصی مدرس یافتہ می شود۔ بعد از وفات پدر خود از نواب عظیم جاہ خطاب قادر عظیم خان ثانی یافت و صد روپیہ ماہوار بنامش قرار گرفت۔ و قسٹیکہ غلام محمد غوث خاں بہادر در ۱۲۵۵ھ مسند نشین شد و در مشاہرت ملازمین سرکار تخفیف بعمل آید پنجاہ روپیہ از مشاہرہ مولوی محمد حسین کم نمودند۔ بعد چندے یک قطعہ عرضی متضمن

ماہ قطعہ تاریخ ولادتش از مولوی غلام عبدالقادر ناظر
بفضل خدا چون محمد حسین بہزت سرای جہاں گشت ظاہر
بافزایش سال تاریخ او بفرمود جدش بود فضل قادر
۱۲۶۷ھ

تکلیف و تباہی خود بحضور نواب معلی گزرا نید۔ و او بدستخط خاص خود حکم اجراء پنجاہ روپیہ مخففہ در دفتر سکرکار خود ارسال نمود۔ مگر پیش ازیں کہ برائ عمل شود نواب موصوف در ۱۲۴۳ھ وفات یافت و ہمہ اختیارات حکومت ریاست کرناٹک نیز بدست صاحبان انگریز

ایسٹ انڈیا کمپنی - East India Company رفت۔

مولوی محمد حسین یک عرضداشت بحضرت صاحبان انگریز روانہ کرد و مترصد بود کہ در بارہ اجراء معاش قدیمیش کہ یک صد روپیہ بود حکم خواهند فرمود و نیز اندر بارہ مرحمت کردن وجہ بقیہ پنجاہ روپیہ مخففہ از زمان دستخط نواب غلام محمد غوث خاں بہادر اجازت خواهند داد۔ منی دہیم کہ ایں وجہ مخففہ بحال شد یا نہ -

اکنون کلمات چند متعلق تصحیح و تحشیہ کتاب بہارِ اعظم جاہی گفتہ می آید۔ سولے یک نسخہ خطی کہ در کتاب خانہ مخطوطات شرقیہ حکومتیہ

مدارس Government Oriental Manuscripts Library, Madras.

محفوظ است از نسخہ ہای دیگر ہمدست شدہ ناچار برای یک نسخہ اکتفا نمودہ از روزنامہ مولوی عبد الوہاب شرف الملک مدارالامرا بہادر و کائنات دیگر قدیم کہ بنزد حاجی ابو احمد محمد عبداللہ موجود است استمداد نمودہ حواشی ضروری نوشتیم۔ و بعد اتمام تصحیح و تحشیہ مسودہ کتاب بہارِ اعظم جاہی را حوالہ چاپ خانہ کریم - بعد چندے

۱۰ مسودہ ایں عرضداشت تا ایں زمان نزد حاجی ابو احمد محمد عبداللہ پسر مولوی حاجی عبدالرحمن پسر مولوی غلام محمد شرف الدولہ پسر مولوی عبد الوہاب شرف الملک مدارالامرا موجود است۔

وقتیکہ زیادہ از نصف کتاب بہارِ اعظم جہاں نوشتہ شد در دوران تلاش و تحقیق صندوقی پُر از مسودات تصانیف اصلی مولوی غلام عبدالقادر ناظر نزد حاجی ابو احمد محمد عبداللہ برآمد۔ و چون مطالعہ کردیم دیدیم کہ در ہر مسودہ کتاب حک و اضافہ بسیار است و این مسودات در ترتیب و تسوید عبارات از نسخہ ہائے خطی کہ در کتاب خانہ ہا یافتہ می شوند۔ اختلاف کلی دارند۔ چنان معلوم می شود کہ ناظر ہر یک کتاب را دوبارہ نوشتہ است و ہر یک را بر ترتیب جدید مرتب کردہ۔ ازین سبب از مسودہ بہارِ اعظم جہاں مقابلہ کردن خیلی دشوار بود۔ و بیج فائدہ نداشت۔ البتہ در یک دو جاہائے مشکوک مسودہ اصلی را مطالعہ کردیم۔ مثلاً در بیان اذات حضرت شیخ نمحرولی کہ در ترجمانی مدفون است در مسودہ اورا مرید حضرت شیخ شہاب الدین ابو حفص عمر بن محمد السہروردی المتوفی ۶۳۰ھ گفتہ و لکن در نسخہ خطی اورا مرید مرید حضرت شیخ موصوف ظاہر کردہ و چون او از نام این مرید غیر نداشت آن نام را بیاض گذاشتہ۔

درین کتاب ہر جا نامہائے دیہات و قریہ جات کہ بعضی از انہا تا این زمان موجود است یافتہ می شود۔ مقامات معروف را در حروف لاطینی نیز نقل کردہ ایم تا تلفظ نامہائے غیر مانوس آسان شود۔ ہر کجا کہ حروف (R. S.) در قوسین است مراد ازان است۔ یعنی آن مقام اکنون محطہ Railwav Station

قطار شدہ است۔

ناظر در ہر جا نام روز و تاریخ نوشتہ مگر ماہ و سنہ را
 ذکر نکرده - برائے سہولت خوانندگان کتاب ما مناسب دانستیم کہ بمقابل
 روز و تاریخ ماہ و سنہ ہجری و عیسوی یعنی مسیحی را نیز ذکر کنیم -
 باوجود سعی و جد و جہد بلینج در تصحیح و تحشیہ کتاب غلطی ہا
 در طباعت راہ یافتہ - قلت وقت و ضیق مجال فرصت نداد کہ پیش
 از طباعت ہر یک غلطی را درست کنیم - امید کہ خوانندگان کتاب
 بچشم اصلاح بینند و غلطی ہا را درست کنند - و ما توفیقنا
 الا باللہ - علیہ توکلنا و الیہ انبنا و الیہ المصیر -

محمد یوسف کوکن عمری (ایم۔ اے۔) فضل العلماء

ریڈر، شعبہ عربی و فارسی و اردو

دانشگاہ مدراس

روز شنبہ

۳۰ شعبان المعظم ۱۳۸۰ھ

۷ فروری ۱۹۶۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حدود سپاس بے منتہا سزاوار درگاہ قادرے است کہ
 بقدرت عظیم خود بجادہ پیمایان دشت عزت را بسر منزل مراد رسانید
 و بل رخ دیدہ آرزومندان قدیم باعانت فضل اعظم شاد گردانید۔
 جل جلالہ و عم ذالہ، گلدستہ صلوات و سلام نذر بارگاہ عرش پایگاہ
 جناب شہنشاہی کہ گروہ تقدس شکوہ حضرات انبیا علیہم السلام بجلوداری
 او دست بسر و گرد و غبار لشکر نصرت اثر آں قافلہ سالار شاہراہ
 قلمرو حق یقین سرمہ بصر آل باکمالش بدرجہ سفینہ نوح است کہ
 تمسک ازاں واسطہ نجات و رستگاری، و سہ تابی بدان کشتی مقصود
 باعث سرگشتگی و گرفتاری اصحاب فیض اغتساب او بمنزلہ نجوم
 برکات منظوم اند کہ اقتدا ازاںہا ذریعہ ہدایت دارین است بلا خلاف
 و اعراض بآں کواکب نورشاں قطعاً سبب سیاه روئی و ضلالت
 نشاقین است بے گزاف، صلی اللہ علی محمد و آلہ الامجد و صحبہ الاسعد
 من الازل الی الابد، تحفہ منقبت ہدیہ خلوت سرای محبوبی کہ بچار
 سوے عالم از پنجم ولایت طبل الاولیاء رعیتی بلند آوازہ ساخت
 و از ارشاد قدحی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ بحکم حاکم مطلق علم
 ناموری در شش جہت افزاخت، الغرض انیس غریبان است و سر شکن
 گردن کشاں، محبتش زاد راہ آخرت، و مال عداوتش وصول اسفل السافلین
 و خانہ بر اندازی عاقبت اللہم بطفیله اعطنا سعادۃ السرمدیۃ
 و اسرنا طریق ہدایۃ الابدیۃ،

اما بعد از کمترین بندگان رب غافر، غلام عبد القادر المتخلص بنائظ، کان اللہ لہ من الاول الی الآخر، بن غلام محی الدین معجز متخلص مشغور مبرور، ملا اللہ قبرہ بالنور، کہ بعنایت و قدردانی خداوند ہنگام طفلی خود یعنی حضرت نواب رحمت مآب نواب والا جاہ امیر الہند دارالملک عظیم الدولہ عبدالحی خاں بہادر شوکت جنگ سپہ سالار علیہ الرحمۃ والعفوان مخاطب بقادر عظیم خاں بہادر گردیدہ معلوم سامعین باد کہ جناب خداوند زادہ قدیم کہ بعونہ تعالیٰ اکنون رئیس مسلمین و ولی نعمت من خاکسار است اعنی امیر صاحب تدبیر، خلائق پرور روشن ضمیر، نیر اعظم برج ریاست، ماہ منور فلک کیاست، امیر الہند والا جاہ حال ادم اللہ تعالیٰ ایام دولتہ کہ ہنگام صاحب زادگی بخطاب نواب اعظم جاہ فخر الامرا مختار الملک روشن الدولہ محمد منور خاں بہادر جنگ بچار سوے عالم مشہور بود۔ و وصف خوبیہاے آبختاب معلی القاب گنجیدہ دریں تنگ میدان کتاب

بمقتضای کمال قدر شناسی و لوازش دلی کہ آفتاب جہانتاب را پرورش ذرہ منظور است یابیں خاکسار کہ از عدم لیافت و ہیچیت مشہر آفاق گشتہ در سفر ناگور فیض معہور بمنزل شازدہم کہ شبیلی نام داشت بشب ہفتم ماہ جمادی الآخرے سنہ یکہزار و دوصد و سی و ہشت ہجری کہ شب چہارشنبہ بود وقت یازدہ گھڑی در باب تحریر احوال منازل

لہ فرزند نواب امیر الامرا بہادر المتوفی ۱۲۳۳ھ فرزند نواب محمد علی والا جاہ المتوفی ۱۲۱۰ھ نواب عظیم الدولہ بتاریخ ۲۴ رمضان ۱۱۸۹ھ تولد یافت و بتاریخ ۱۹ ربیع الاول ۱۲۱۶ھ سنہ نشین شد و بتاریخ ۱۰ شوال ۱۲۳۳ھ وفات یافت۔
صہ وفات ۱۲۲۹ھ

ایسا فرمود۔ استماعِ این معنی بر اقم مضمون مصرع

افتاده کاه من بمیان دو کہربا

یاد دہانید یعنی بے مشقی و عدم استعدادِ این قلیل البضاعت ہمانندت
 این کار می پرداخت و امتثال امر جلیل القدر مستعد می ساخت،
 چار و ناچار موافق فہم ناقص خود بہ تحریرِ این اوراق کمر ہمت بست و
 ہر روز بقدرِ جادہ پیمائی آنچه بر یافت می رسید با قید اسماء دیہ
 و مقابرِ آسودگان گوشہ راحت و مساجد و سرا و اکثہ و دکاکین و جدول
 و نہر و تالاب و چشمہ و باغ و غیرہ کہ در آن مقام ضرور افتاد بحین عبارت
 درآمد بلکہ احوال منازل مالتی ہم اجمالاً بقید قلم در آورد۔ التماسِ این
 ناجیز بخدمتِ اہل کمال ایسکہ بمحاضنہ نقصان عبارت و قصور ربط مطلب
 باصلاحش پرداختند و بریں ناظر بہارِ اعظم سخن و گنجین چمن و تابلیت
 بار منت ہند و از ستم ظریفی و غلوئے جہل و حسد کہ شعارِ ابنائے دہر
 شدہ خاصۃً بحضے اشقیاء کہ ازیں خانہ زاد جناب غوث الوری علی جدہ و
 علیہ التحیۃ والثناء بخجاست باطن انواع عناد دارند ہچو آں مردودان چشم
 عیب بینی نکشایند و لب بہ ہزل و بدگوئی و انا نہ نمایند کہ عیب جینی
 کالے است ذمیم، و پیشہ ایت نامستقیم خندہ بیجا نمودن گلِ فنیحتی
 خود چیدن است کہ جناب محجر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام می فرماید
 "من عاب عیب" خوش گفت کہے کہ گفت

سیمہ صافان را تمسخر می کنی ہوشیار باش

خندہ بر آئینہ کردن خندہ بر ریش خود است

میر غلام علی آزاد بلگرامیؒ کہ مرد مستثنیٰ و جامع الکمال بود بآئین
ہیں بریں مضمون جرس می جنباند

عیب مردم فاش کردن بدترین عیبهاست

عیب کو اول کند بے پردہ عیب خویش را

خدایا این ذرہ ناپیز کہ متابعت حکم جہاں مطاع مہر منور خود بہ بیاض
این اجزا پرداخت منظور نظر خورشید اثرش باد و محاندین کہ ہم شکل
موشک کور یعنی شہر بے نور اند سیاه روئی ابدی نصیب کناد، کوکب عمرو
اقبال نیر اعظم ما تا ابد روشن باشد و اختر طالع ہمایونش ضیا افروز
عالم گردد، آمین بحق طہ و یستین ہر کہ ملاحظہ این منفعۃ بردارد،
برائے غفران راقم بر جرم و خطا از دعلے خیر بیاد آرد، "دعاء الغائب
للغائب اسرع بالاجابة"

این کتاب مسمی بہ بہارِ اعظم جاہی گردید، چہ این لفظ
بطور الہام از اعانت روح جناب اُستادی^{۱۲۳۸} و قبلہ گاہی روح اللہ روح الزکی
بوقوع آمد کہ ہم اسم و ہم تاریخ است و چنیں اتفاق بندرت دست
می دہد، باید دانست کہ ہر کتاب منقسم بمقدمہ و باب و فصل و خاتمہ
می شود لہذا راقم بر عایت نام بجائے مقدمہ گل سرسبد و بجائے باب چمن
و بجائے فصل گلدرستہ و بجائے خاتمہ خیابان طرح ہنہاد و بگل سرسبد و
چار چمن و پنجہ گلدرستہ و خیابان ترتیب داد، نخلبند ازل پچار چمن مدعا
سرسبز کند، و بہنال وجود حمود ما از خزان حوادث در پناہ خود

دارد، بالنون والصاد

پنجمین اول - در بیان جلوہ آرائی از مدراس عشرت

اساس بجانب ناگور فیض معمور و آں منقسم بر ہشتہ گلدستہ است۔

پنجمین دوم در بیان جلوہ افروزی ازاں مقام برکت اثر

بطرف صوبہ دارالنصر تہرنگر و آں منقسم بر ہشت گلدستہ است۔

پنجمین سوم در بیان جلوہ فرائی از صوبہ مذکور بسمت صوبہ

دارالنور محمد پور و آں منقسم بر پانزدہ گلدستہ است۔

پنجمین چہارم در بیان جلوہ پیرائی ازاںجا بسوے دارالامارۃ

مدراس عشرت اساس و آں منقسم بر نہ گلدستہ است۔

گل سرسبد

بِیَعْنِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ حَسْبُ تَوْفِیْقَہُ رَئِیْسُ ذِی اِقْتَدَارٍ مَا صَاحِبِ

ہمت و عزم و مرد بزم و رزم است، از حین حیات جناب رحمت مآب

اسکنہ اللہ تعالیٰ بالجنان و البسہ فلعۃ الرحمة والغفران، کہ مادر دہر

از ولایت چنین سرور والا گہر کہ جامع کمالات خیر و خوبیہائے دین و دنیا

بود اگر ہزار سال عقیقہ ماند می تواند شد ہوائے زیارت مزار فیض بار حضرت

سید عبدالقادر المشہور بہ قادر ولی قدس سرہ الزکی کہ نسبش بدرجہ یازدہم

یعنی از اکابر اولیاء ہندوستانی است در سنہ ہفتصد و دہ ہجری در انکپور متولد شد و تلمیم تصوف و سلوک و اشغال
و اوراد از شیخ محمد غوث گوالیاری المتوفی ۹۷۶ھ گرفت بعد از زیارت حرمین شریفین و اردایں دیار گشت
و بر ساحل سمندر در ناگور سکونت و زید و در انجا بتاریخ یازدہم جمادی الثانی ۱۰۹۹ھ وفات یافت و
مدفون شد۔

منتہی می شود بجناب عرش قباب مالک رقاب اولیا غوث الوری منہظر
قدرت قادر بے ہمتا علی جہ و علیہ التخیۃ و الثنا در سہمی داشت
از انجا کہ مضمون "کل امر مہون باوقاقتھا" متحقق و پیش از وقت
ظہور آل امکان ندارد مہورایے .

کار موقوف بوقت است کہ چون وقت رسید

خوابے از بند رہانید مہ کنعاس را

بمناے صاحبزادگی در ہنگام ریاست بعرصہ ظہور آورد یعنی از استصواب
دوستان شفیق خود موسیٰ نوئل مارکویس آف ہیستنگس بہادر گورنر جنرل
ہندوستان و میجر جنرل سرتاس منرو بہادر گورنر کونسل مدراس بانظام
ہمہ سفر پرداخت و آماجگی اسباب لشکر ساخت، از جانب ارباب
حکومت اشتہار نامہ کہ آنرا بزبان انگریزی نیوس پیپر می نامند
متضمن شوکت و شان حضور و احوال نہفت بچھاپہ شدہ چنانکہ
ترجمہ اش قلمی می گردد۔

» بندگان نواب صاحب بروز دوشنبہ وقت شام از
چیپاک جنوب رویہ بارادہ سفر تشریف فرما شدند و بوقت تشریف
فرائی در باغ دارالامارہ القواب تعظیم شاہی بلند آوازہ گردید بدستور
در قلعہ ہم سر شد و فوزدہ ^{۱۹} فوزدہ ^{۱۹} توپ تعظیم حضرت نواب بیگم صاحبہ ^{۵۷}

۱ Most Noble Lord Moira Marquis Hastings (1813—1827)

۲ News Paper ۷ Sir Thomas Munro (1820—1827)

۳ زوچہ نواب عظیم الدولہ بہادر دادرا عظیم جاہ و عظیم جاہ بہادر۔

و پرس نواب عظیم جاه بهادر نیز سرگردید. بکمال شان و شوکت
عظیم تشریف فرما سفر گردیدند. و سوائے جلوس نواب صاحب کاک
عزت باریکات پاتریل گورنر و فوج گورنمنٹ همراه نواب صاحب بوده
وقت غروب آفتاب سواری نواب صاحب از راسه فرنگی کنده بآرتگی
جلوس کمال شوکت و نور نظر آمده، شاید گاهی بدین طور بطرف
کرناٹک به نظر نیارده باشد، آن روز نواب صاحب وقت مضرب
بامیر باغ رسیدند، و روز سه شنبه بمائلم یعنی موضع است که روشن باغ
درانجا واقع گردیده روانه شدند. و از انجا پیش آن روانه خواهند شد،
معلوم می شود بناگور می روند و از انجا برآم ناهته و ترجاپلی و آرکات
جلوه فرما شده باز به چپاک تشریف خواهند آورد، روز چهارشنبه وقت
صبح از سر شدن اتواب تعظیم در فرنگی کنده معلوم گردید که نواب صاحب
ازان طرف تشریف بردند انتهی

برائے انتظام امور اینجا به ممتاز الامرا امیرالملک عمادالدوله
محمد عمادالدین خاں بهادر ظفریاب جنگ که خال خرد حضور و مرد زیرک
است و فی الحال چنین اشخاص در دولخواهی ولی نعمت و خیر طلبی
خلایق خال خال خواهند بود نصیب فرمود، هزاراں رفیبه به تیاری اسباب
فراش خانه بصرف درآمد و بمقتضای صلاح و تقوی و تشرع و دینداری

که آن کنونینت تمام هوش گویند

Body Guard

که Tiruchirapalli (R. S.) که Ramnad (R. S.) که Mambalam (R. S.)

که وقت ارشیان ۱۲۵۲

St. Thomas Mount

Arcot

بمضمون صدق مشحون حدیث شریف "السعيد من سعد في بطن امه"
 کہ مخمر است، و دریں زمان در ہنگام حکومت و آغاز جوانی خصوصاً بایں
 خاندان چنین جوانان صالح حکم کیما می دارند دو خیمہ عالی شان مسجد
 با مینار و کلس طلع طلائی و حوض چرمی برسم سلطان دین پناہ ابوالنظر
 محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی خلد مکانی طاسب ثراہ،
 تیار کرد تا مسافریں از نماز جماعت محروم نشوند، پس ازاں ہر اسبابیکہ
 شایان شان ریاست و لایق طریق امارت است بایں مرتبہ کہ بیچ چیز
 در عسکر ظفر پیکر مفقود نباشد از عطای زر نقاوی برعایا ہسیا نمود،
 و از علما و مشایخ و اہل خاندان و منصبداران و مدد خرچ و اہل کمال
 ہر قسم و حکما و اہل قلم بجمع کثیرے ہمراہ رکاب سعادت اغتساب حکم
 فرمود، و بہر واحد برائے صرف باورچی خانہ و سواری و باربرداری سولے
 وجہ مقررے ماہواری معین شد، آنانکہ از اہل عزت در ماہہ سواری
 نمی داشتند بہر فرد فرد روپیہ تقرر یافت الا راقم را باوجودیکہ پیش از
 یک سال و چہار ماہ بسبب بے وسیلگی بر در ماہتہ سواری خط نسخ کشیدہ
 شد، برائے مصارف سفر مبلغ شصت روپیہ ہیچو ارباب سواری مقرر
 گردید، ازیں معنی چنان متیقن دل صدق منزل می شود کہ حقیقتاً بد فتر
 تقدیر الہی معاش ایں امیدوار فضل کریم مطلق بفحوائے کلام برکت انضمام
 حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی روح اللہ روحہ الزکی
 او چارہ کار بندہ داند
 چوں ہیچ وسیلش نہاند

سالم و کامل است و بظاہر ناقص لهذا این قسم تعین پذیرفت، بہر حال
رضیتنا برضاء اللہ - ۵

بدرد صاف ترا حکم نیست دم درکش
کہ ہرچہ ساقی ما ریخت عین الطاف است

علیٰ ہذا القیاس اہل سواری را نیز فراخور رتبہ معین گشت و چند کس را
رعایتاً نوبت بصد ہا ہم رسیدہ، غرض درین سفر خیر اثر لکوک روپیہ
و خلاص و کنجواب و دوشالہ وغیرہ بخرچ در آمدہ، و صندوق خزینہ
مفتوح گردیدہ، سوار ہماے محلات مع علاقہ داران زنانہ و اہل امتیاز و فوج
سرکار با احتشام و شاگرد پیشہ و متفرقات مثل بہل و بندپیہا و اخیال و
اشترہا و اسپان و کہاران و مشعلچیان و خلاصیان و مزدوران و غیر ہم
و اہل بازار و لشکر انگریز از بار و سوار یعنی یک ہالین بار و دو صد ترب
سوار با سرداران آہنہا خصوصاً گورنمنٹ ایجنٹ میجر مکڈنل و کرنل مندو
مع احوال و احوال خود ہا کہ ہمراہ رکاب بود ہنگی لشکر ہیڈ کوارٹر مجموعی تخمیناً
زیادہ از بیست ہزار کس بودہ باشد جمع شد و اسباب بار برداری اینقدر
ترتیب گرفت کہ در حکومت روساء دیگر شاید بلشکر پنجاہ ہزار نفر ہم استنباہ
دارد کہ ہیل و بندپی زیادہ از پانصد منزل و کہار و مزدور سوائے ملازم قدیم
و کہاران اہل سواری کہ ہمراہ رکاب ظفر انتساب اند زیادہ از
پانصد نفر و زنجیر فیل و چهار شتر قریب صد و اسپان طویلہ
خاص ناید از یکصد راس فراہم گشت، سوائے خدمات سابق بوقت
دوانگی در عسکر نیز خدمتہاے تازہ تقسیم یافت، خدمت میرمنزلی

بصفتی التمین محمد خاں و در اثناے راه بعد تغیری دارونگی فراش خانہ از
از نبی نواز خاں، بخان مذکور مفوض گردید، و در مقام مذکور بشرف الملک
حال خدمت آمادگی اسباب ضروری لشکر از تحصیلدار مقرر گشت، چنانکہ
نامبرده از صبح تا شام درخیمہ مشارالیه حاضر می بود و موسی الیه آنچه حکم
سرکار می رسانید دست بستہ بسربراهی آں می پرداخت، چنانکہ ہماں روز
خود بدولت بہ کلکٹر چنگل پیٹھ کہ مسٹر اسمالے نام دارد دریں باب بمبالغہ بالغہ
تاکید فرمود، ہرکاریکہ ضرور افتد شخص مرقوم بہ تحصیلدار تاکید کند و او بلاعذر
و حیلہ ادا نماید، ہماں وقت بر کلکٹران دیگر کہ عبارت از مسٹر ہیڈ و
مسٹر گائٹن و مسٹر لنگٹن و مسٹر کوک مع پیشدستان آہنہا است و
تحصیلداران علاقہ شاں حکم نافذ شد بر ہماں اسلوب در سرحد خود ہا
بسربراهی لشکر می پرداختند، و کلکٹران مذکور تا حدود خود ہا دایر و سایر
سواری مبارک بودہ بشرف ملازمت مشرف می شدند، زیرا کہ پیش از خروج
موکب اقبال در مقاماتیکہ گذر سواری خاص خواہد شد دریں باب از
جانب گونہ کونسل بہادر حکم مستحکم صدور یافت، در منزل ششم خدمت
ہراول یعنی پیش خانہ بخلام عبدالقادر بیجا پوری کہ از بلدہ فرخندہ بنیاد
حیدر آباد بقدامت نکجھاری بامید پرورش دریں جا رسیدہ بود از پیشگاہ

۱۰۰ صفی الدین محمد ناصر فرزند قادر علی خاں بہادر فرزند محمد حبیب بن محمد جعفر بہادر فرزند مولوی
باقرا گاہ بود۔ بتاریخ ۲۲ رجب ۱۲۴۳ھ در حیدر آباد وفات یافت۔

۱۰۱ یعنی مولوی عبدالوہاب شرف الملک Vandalur (R. S.)

دارالامرا بہادر فرزند مولوی محمد غوث شرف الملک بہادر در ۲۰ ۱۲۰۸ھ متولد شد
و در ۲۸۵ھ در مدراس وفات یافت۔

عنایت حضرت مفوض گشت، موحی الیه خوف خداوندی بدرجه کمال ملحوظ داشته بر کاره سرکار کمال سرگرمی داشت، چنانکه در حالت خواب هم بزبان او کلمات اہتمام بر فراشان و غیره برائے نصب خیمه ها و سرلوحه ها می میزد، و داروغگی کہاراں سواری خاص مع محلات بمحمد صفدر حسین که بسبب نمک طلایی و سلیقه شعاری تا عرصه بیست سال بمخدمت خانانمانی نزد محمد خان بختان خان بہادر تہور جنگ مرحوم خال خرد حضرت نواب رحمت باب علیہ الرحمہ مامور بود متعین شد، و بقادر محمد خاں خدمت داروغگی کہاراں متعین و بہنگی با عنایت شد، و خدمت داروغگی بنڈیہا بمسح الزمان خاں، و بعد تیزی و در منزل سلمبر بداروغہ مزدوراں و بہل و بندگی صندوقی بہ سید ولی اللہ و بعد عزلش بر اعظم نواز خاں بہادر پسر حاجی محمد مغربی مرحوم کہ مرد شخص و ہشیار است، و ولایت مسجد انوری و مسجد والا جاهی می دارد قرار گرفت، و داروغگی گاواں بہ برہان اللہ، و در نہرنگر خدمت لنگر خانہ بخلام مصطفیٰ فرزند غوث محمد خاں بہادر مقرر شد، چون خدمت بنڈیاں و مزدوراں از نامبرہ در تلور عزل گشت فرزند حاجی مذکور بر خدمت اول و سید حبیب اللہ

۱۰۰۰ سالہ این جا ببارتی است کہ قلمزد شد، بمخدمت داروغگی مقبرہ نواب سراج الدولہ محمد انوار الدین خان بہادر شہدات جنگ کہ حضرت نواب شہید شہور است سرفراز شدہ بود، از ہنجا ہویدا میشود کہ قبل از ورود در ہنجا میر غلام عبدالقادر بجا پوری داروغہ مقبرہ نواب شہید بودہ - نظام عبدالقادر بجا پوری بتاریخ ۱۲۰۰ سالہ و دوم شوال المکرم ۱۲۰۱ سالہ در حیدر آباد وفات یافت ۱۲۰۱ سالہ و محرم ۱۲۰۲ سالہ بتاریخ ۱۶ شوال ۱۲۰۲ سالہ وفات یافت ۱۲۰۳ سالہ ورم ۱۲۰۴ سالہ فرزند سید محمد قاسم خان فرزند سید محی الدین شافعی - ولادت سید حبیب اللہ بنڈہ رجب ۱۲۰۵ سالہ در مدرس بود و بتاریخ ۱۲ جمادی الاخری ۱۲۰۶ سالہ وفات یافت - ۱۲۰۷ سالہ ورم ۱۲۰۸ سالہ بمذوفات ۱۲ رجبیاں ۱۲۰۸ سالہ در رجب پانی

بر خدمت ثانی نصب شد، و خدمت چندول یعنی پس خانه
 بوجیه^{لے} اللہ خاں تقرر یافت، علیٰ ہذا المیاس اکثر خدمات جزئی عزل
 و نصب گردید۔ تا کجا بشرح آں پردازم، خدمات دیگر کہ از سفر
 تعلق نمی دارد بحالی و موقوفی در منازلی کہ بعمل آمد بہ تحریر خواهد آمد۔
 قصہ مختصر کریم مطلق و معین برحق کہ موصل الی المطلوب است بہجتاب
 خداوندی مع لواطت و ہواخواہاں بلکہ سایر لشکریاں مع النیر والسلامہ
 بمنزل مقصود رساند و بطیف جتای رحمتہ للعالمین صلوات اللہ و
 سلامہ علیہ فی کل آن و حین، و وسیلتنا رئیس المحبوبین
 علی جدہ و علیہ التحیۃ و الثناء بوطن مالوف کہ ہے

حب الوطن از ملک سلیمان خوشتر

پیش اہل شعور متحقق است سالم و غانم آرد، و ہر واحد را باہل و
 عیال او براحت و دلجمعی فائز کند، و بتوفیق نیک و ترقی روز افزوں و
 خلائقی پروری و عدالت گستری و ترحم باحوال مادر کلاں و دفع مفسدان
 بر رئیس ما دیدگاہ سلامت داراد بحمد و آلہ الامجاد ہے

ہرین دعا نرد از ساکنان عرش بریں :

باتفاق سرائند نغمہ آمین

چمن اول در بیان جلوہ آرائی از مد راس عشرت اساس بجانب ناگور فیض معمور

و آن منقسم بر ہشتہ گلدستہ است

گلدستہ اول

بفضلہ تعالیٰ بتاریخ بست و یکم شہر جمادی الاولیٰ ۱۲۳۸ ہجری
روز مبارک دوشنبہ مطابق سوم ماہ فیبروری ۱۸۲۳ عیسوی بعد فراغ نماز
عصر رئیس اعظم ما بخلعت زر تار گراں بہا و جواہر آبدار نور و شہ
بسر پائے خود زیب کمال بخشیدہ بر نالکی سبز رنگ منجلی چن آنکہ
مہر عالمتاب از برجے جلوہ افروز می شود، بایزیدہ خویش نجم الملک
ضیاء الدولہ غلام صمد خاں بہادر قیصر جنگ جلوس فرمودہ بشکوہ تمام
و تجل تمام کہ کثرت پاکی نشیناں و جلو سرکار و بٹالین بار انگیزند
مع سواران باری کلاٹ و اجتماع اہل تماشاے آس روز تفوق بر
ہجوم تماشا ثیاں عید می بود، با سوار بہائے محلات کہ عبارت از حضور
قدسیدہ حضرت نواب بیگم صاحبہ یحقی والدہ ماجدہ حضور است کہ

کہ شوہر خواہر نواب اعظم جاہ یعنی شوہر عظیم النساء بیگم دختر نواب عظیم الدولہ

شرح نیک طینتی آنجناب و ہمت بلند و ترحم بر حال بیکساں و پرورش غریباں دریں اوراق مختصر گنجائش پذیر نیست و محل عالیہ کہ عبارت از محل خاص جناب خداوندی است، و ہمیشہ بیگم صاحبہ و غیرہن از دارالامادہ چہیپاک^{لہ} یعنی خاص باغ بامیر باغ کہ از یک میل زیادہ مسافت دارد نہضت فرمود و برادر والا اختر نواب عظیم جاہ امیرالامرا عمدۃ الملک اسدالدولہ محمد علی خاں بہادر ذوالفقار جنگ بر اسپ تیز رو بہ ہمراہ حضور چوں نور بدنبال غیر گیتی افروز حاضر بود ہر گاہ سواری متفصل باغ گونہ رسیدہ، بر قلعہ نشیناں تعظیم برپا گردید و توپہائے عزت حضور و توقیر حضور قدسیہ و صاحبزادہ سرشد ہر فردے از زن و مرد چہ کافر و چہ دیندار در مفارقت حضور کہ گاہے اتفاق سفر نشدہ بود دست بدعا بودند و در طبق چشم گوہر اشک آمادہ می داشتند، زیرا کہ دعائے ہنگام بارش و وقت گریہ مستجاب است، الغرض بوقت نماز مغرب جلوہ افروز باغ مذکور شد و اکثرے از ہمراہیان رخصت یافتہ باین ارادہ عازم فرود گاہ خود شدند کہ فردا منزل قیصر است بامور ضروری خود را پرداختہ محرم حضور خواہند چنانکہ براقم ہم رخصت فرمود، و بسبب شب تار مشعلی ہمراہ نمود، خدائے تعالیٰ چراغ ایمانش منور دارد و باین التفات و واری بر اہل حقوق خود طول حیات و اعتلائے درجات نصیب کند،

گلدرتہ دوم

بفضلہ تعالیٰ بتاریخ بست و دویم بوقت طلوع آفتاب
بر سواری بہل اسپان سوار شدہ بروشن باغ کہ از منزل گذشتہ
زیادہ از مسافت سہ میل است در عرصہ قلیل جلوہ فرا گردید
و بمضمون بیت عاشق بلند پرواز جناب بلبل شیراز سہ
منعم بکوه و دشت و بیابان غریب نیست
ہر جا کہ رفت خیمہ زد و بارگاہ ساخت
در انجا آئندہ اجماع عالم گردیدہ کہ اگر آں قطعہ را بحفظہ اعظم نگر
شہرت دہند بجا است بوقت شب مشرعود چیف سکریٹری گورنمنٹ
دراں کہ از عصر حضرت نواب رحمت مآب محب قریم و دوست صمیم
است بمحققان الفت دیرینہ بملاقات جناب خداوندی فائز شدہ
تا دیر جلسہ نمود و رخصت یافت۔

گلدرتہ سوم

بفضلہ تعالیٰ بتاریخ بیت دسیوم ہنگام بر آمدن دو
گھڑی روز بر اسپ رکوب فرمودہ بمنزل ونڈلور کہ مسافت پانزدہ
میل دارد قریب دو پاس روز جلوہ پیرا گردید۔ تحصیلدار و رعایا

ان چوں مشرکذول رخصت رفتن باد رنگ آباد حاصل کرد در عرض آں مشرعود
(Wood) بتاریخ ۱۰ ذی قعدہ ۱۲۳۱ھ چیف سکریٹری گردید و بتاریخ ۲۸ رمضان ۱۲۳۱ھ
وفات یافت۔ سہ Vandalur (R. S.)

و رقاصگاہ وغیرہم علاقہ داران آں سرحد برسم استقبال حاضر رکاب
 شدہ تا منزل گاہ مثل خدمت گزاراں می دویند، و بعد ورود بخیمہ نذر
 خواہنے میوه بنظر انور می گذرانیدند، فراخور رتبہ ہر واحد بعطائے الفا
 سرفراز می فرمود، حکم مذکور برہیں اسلوب است کہ در ہر منزل ایں
 قسم خدمت گذاری بعمل آرد، و ناخوشی مزاج و ہاج حضور را موجب
 خرابی خود ہا داند، لہذا ہر یکے از علاقہ داران حدود خود آئندہ باطاعت
 و خوف می پردازد کہ مزیدے براں متصور نباشد، دریں راہ منزل
 آبادی فرنگی کنڈہ کہ کیارکین عمدہ دارد و قریہ میٹم پاک و ارملور
 و چاوڑی کولر و دو تالاب و منرو پیٹھ آمدہ . چون سواری مبارک دغل
 سرحد فرنگی کنڈہ شدند، توپہا سٹہ دفعہ موافق معمول سرگردید و نشان
 بر قلعہ کوہی آں برپا گشت و اہل فوج بہ سلام صف آرا بودند .

گلدستہ چہارم

بفضلہ تعالی بتاریخ بیت و چہارم بہ وقت طلوع آفتاب
 بسواری بادپا بارادہ منزل رضا قلی پیٹھ کہ براج کوئل پیٹھ زباں زد
 عوم است و مسافت پانزدہ میل دارد متوجہ گردیدہ . بوقت نہ سہ
 فرود آمد، دریں منزل سہ دیہ یکے موسوم بہ بھیرتی دوم کارا و سوم شگم
 واقع شدہ، جاے کہ مضرب خیام بود تالاب چنگل پیٹھ ازاں انفصال

در بچن اول
 سرحد داران
 ۱۶ فروری
 ۱۸۵۸ء

داشت و بکنار آن مقبره حاجی عمر است که از فقرائے حضرت شاه علی گنج گوهر قادری قدس سره بود و بمسیر اسماعیلی کلاکتر ضلع چنگل پیٹھ دریں جا قوه پنج خواں عنایت شد .

گلدسته پنجم

بفضلہ قلات بتاریخ پست و پنجم بعد نماز صبح بسواری فرس منزل کرکٹ پالہ و آزار کرانگی نیز گویند و فاصلہ پانزده میل دارد گرم جولان شده بوقت نہ ساعت رونق افزا گشت - در راگذر چنگل پیٹھ وارد شد کہ جاگیر عمہ و آباد است و قلعه محکم می دارد و در زمان گذشته بحکومت نواب صلاحیت خاں ملقب بنگاہباں بود بعد تسلط نواب والا جاہ جنت آرامگاه و نظر بدلتخواہی و جالفتاشانی اہل کمپنی ہمراہ کچھی بطریق جاگیر باہنا مرحمت گردید - بعد ازاں سد دیہ و یک رود بمنظر آمدہ میور ، مامندور یک تری رود پالار کہ دریں ہنگام اگرچہ ایام برشکال نیست کن بجور عرض آن عرصہ بہت دقیقہ کشیدہ وجہ تسمیہ اش اینکہ پال در زبان اروی شیر را می گویند و آر بمعنی رود باشد یعنی آب این جوے مثل شیر سفید و صاف است کرکٹ پالہ در قدیم الایام جاگیر جعفر علی خاں بہادر ہکری بود نسبت بدیہات گذشتہ البتہ رونق و آبادی دارد و درانجا قلعه

ایست کہ بے مرمت محض و ویران شدہ ، مقبل آں مقبرہ مراد شاہ
مستان است کہ مرد صاحب دل بود و عرس او بہ ہفدہم شہر ذی قعدہ

لوقوع می آید گلدستہ ششم

بفضلہ تعالیٰ بتاریخ بست و ششم بد فراغ نماز صبح بسواری توسن
نیز رفتار بمنزل ^{۱۲}اچرواک کہ فاصلہ یازدہ میل دارد بوقت ہشت ^{۱۳}عست
سی و پنج دقیقہ زیب افروز گردید و در گذر گاہ سہ قریہ رسید
مدنات ^{۱۴}پاکم ^{۱۵}بر و توتور دران سہ تالاب و یک جدول کہ آں را
عوام الناس نالہ میگویند و قبر سید شاہ احمد برادر شاہ علی مستان
است عرس او بہ پانزدہم ماہ رمضان شریف می شود ۔

گلدستہ ہفتم

بفضلہ تعالیٰ بتاریخ بست و ہفتم بعد طلوع خورشید
بسواری نالکی سبز بمنزل ^{۱۶}و لکور کہ مسافت دہ میل دارد قریب نہ
ساعت فائز شدہ بر گذر قریہ ^{۱۷}نر پتور و ^{۱۸}سہ جدول درآمد ازین
منزل تا سلمبر علاقہ ^{۱۹}ستر ہیڈ ^{۲۰}ککلر ضلع وردا جیل است

Madurantakam (R. S.) ۵۲

Acharapakkam (R. S.) ۵۱

Olakkur (R. S.) ۵۴

Pakkam (R. S.) ۵۳

Vridhachalam (R. S.) ۵۵

گلدستہ ہشتم

بفضلہ قحطی بتایخ برت و ہشتم بوقت شش ساعت
یاندہہ دقیقہ بسواری راہوار بقصد منزل تندلی و لم کہ عرصہ ہفت
میل دارد متوجہ شدہ قریب نہ ساعت رونق بخش گردید و یک
قریہ بنظر منور گذشت کہ مسی است بآلم ببری و آں دو تالاب
و یک جدول دارد -

گلدستہ نہم

بفضلہ قحطی بتاریخ برت و نہم بوقت پنج ساعت
چہل دقیقہ بسواری ادہم برق رفتار بقصد منزل و گر و اندلی کہ
مسافت شانزدہ میل دارد و تالاب و غیرہم کہ سواری از انجا جلوہ
پیرا گردید بشرح می آید گذر سواری جانب جنوب بود و سمت
مشرق کوہی دارد شدہ و بسوی مغرب دہانہ تالاب تندلیہم است
و از انجا قریہ پیشار رسیدہ و بطرف مشرق تالاب و رومک نایا
گردیدہ بعد صحرائے لق و دق و ریگستان ہویدا شد کہ تعلق از قریہ
پنڈہ منگم کہ غربی است دارد و خاج از شارع عام است -
پس از ان مابین شمال و مغرب دیہ گوٹیری پیٹہ و ونگم باری در رسید

دریں مقام خود بدولت از سواری مذکور فرود آئند بر سگساون جلوس
فرمود جانب مشرق تالاب و سمت مغرب کوہ ہائے چبچی ظاہر گشتہ۔
پیش از ازاں قریہ شتوڑ رسید کہ کشت توڑ و بیدانچیر بکثرت دارد
و در اثناء راہ دہانہ تالاب پدروا پتی است و سنگستان دہانہ چند
تالاب درانجا اجتماع پذیرفتہ، بعد از ازاں ہنر پدروا پتی حایل شد، پس از ازاں
قریہ گٹا پتی است کہ زراعت جوار می شود و صحرائے است وسیع کہ
درختان بفاصلہ دارد دریں مقام بکلکڑ ضلع مرقوم پہنچ خوان توره
مرحمت شد۔

گلدستہ دہم

بفضلہ تعالیٰ بسلخ ماہ مرقوم بوقت پنج ساعت و پنجواہ
دقیقہ بسواری سگساون شیردہاں بعزم منزل بیلپور کہ مسافت ہفت
بیل دارد متوجہ گردید۔ و ہنگام ہشت ساعت و بست و ہفت دقیقہ
بجادہ مقصود رسیدہ بضیافت میز بسردار این انگریز پرداخت متر
ہیڈ کلکڑ ضلع مذکور مع ہر دو کلکڑ پیشدست خویش بملازمت حضور مقرر
شد و شریک ضیافت میز گردید و توره پہنچ خواں مرحمت شد۔

درہمیں منزل از قصور کار پردازاں تعلقہ فی الجملہ تکلیف
در فراہمی اسباب بلشکریاں روداد۔ از صدور این حرکت مزاج مبارک
منخفض گشت و بعتاب حضور زہرہ کار پردازاں آب شد یہ ندامت پیش

آمدند و عفو جرائم خواستند و بتدارک مافات پرداختند - از آنجا که
مضمون این مصرع حضرت کعب بن زهیر رضی الله تعالی عنه که از اجل
صحابه بود متحقق است متوجه انتقام نشد و الا بس دشوار بود سه
العفو عند کرام الناس مامول - دیهات و هنر که سواری خاص از آن
عبور یافت بنوک خامه می آید - رود تر و اما تور، پاپن پیچ، منڈم پاک
دریں جا بطرف مغرب نیل خانہ است و ریگ بکثرت دارد چنٹا منی رشت
زار نیل دارد و بجانب مشرق نیز نیل خانہ هست و نگرا تر یا اگر کم کچی پالہ
که هنر چنی در آنجا است -

گلدسته یازدهم

بفضلہ تعالی بغره ماه جمادی الاخری روز پنجشنبہ بسواری
گلگوں صبارفتار بوقت پنج ساعت و سی و نہ دقیقه متوجه سر منزل
پنوتی کہ مسافت پانزدہ میل دارد گردیدہ بوقت نہ ساعت زیب بخش
خیمہ خاص شد - در را بگذر بطرف مغرب بیراگی منڈف و دیہات کہ
واقع شد مرقوم می شود تر پاشانوز کہ باثناء رهش رود پتار دو آمد
و نہایت عریض و طویل است - تر تلو کہ درختان تاڑ بکثرت دارد -

Tiruvamattur ۱
Papanpettal ۲
Mundiyambakkam ۳
Chintamani ۴
Venkata Sriagram ۵
Panruthi ۶
Tiruppathchanur ۷
Pennar ۸

بئی بیٹہ کہ آنرا روشن بیٹہ نیز گویند وجہ تسمیہ ثانی اینکہ
لذاب امیرالامرا بہادر فردوس مکان برعایت نام صاحبزادگی کہ روشن الدلو
بود ہنگام ہم تجساور بآبادی آن پردختہ بایں اسم مسی فرمود
ہنگام رڈی پالم پوتی کہ درانجام دے از رجال اللہ موسوم بحضرت نور محمد
قادری چراغ ہستی خود را بہ کاشانہ خاک بتایخ بست و ہفتم ماہ محرم
محترم روشن کردہ ہر آئینہ دران مقام نور اسلام از نام ہماں بزرگوار است
ولس الحق گنبد او عالی شان و زیارت گاہ مردان است و مسجد و مسافر
خانہ و چشمہ آب دارد حضور ہنگام سواری بر مزار فیض بار او بخضوع و
خشوع حاضر شدہ چشم خود منور نمود و باداے فاتحہ و نیاز گنج سعادت
حاصل فرمود۔ عید گاہ آنجا بفاصلہ اندک خارج از دیہ مذکور است۔

گلدستہ دوازدهم

بفضلہ تعالیٰ بتاریخ دوم بوقت شش ساعت و ہفتہ
دقیقہ بجلوس سکھساون شیردہاں بہمت مشرق متوجہ جلوہ آراے
گردید و بوقت یازدہ ساعت دہ دقیقہ بکنار رود بکنار منجہ کیم
کہ عرصہ دوازده میل دارد و متصل کوڈگور واقع کہ آبادی خوب
و عمارات کثیر انگمیز دارد رسید در آغاز سواری قبر سید شاہ عبدالرحیم

خلیفه شاه مرتضی اند نمایان شده جناب خداوندی بزیارتش
 مستفید گشت و دیهانتی که از نظر انور گذشت بقید قلم می آید.
 بمیل پاله ترویدی کورپک در اینجا سوه شمال سراسه است که مردان
 اینجا چتر می نامند و برای راحت مسافران احداث می نمایند. پتان پاک
 در اینجا مزار قلندر شاه است حضور بعبادت معهود خاسته عینوا من
 اهل القیوس حاضر شده بقرات فاتحه سرایه برکت اندوخت. تر کنده چاتم
 و اژاپه بطرف شمال چتر و جانب جنوب عیدگاه نکی کیم است
 شو کوی شمالی است. نکی کیم مسجد و دو تربت مردان خدا دارد که شیخ محمد
 صاحب و شیخ میران صاحب اشتها دارند. رئیس مالمقتضای توفیق خیر
 بناتحه راحت بروح هر دو شیخ بزرگوار رسانید و از اینجا تا منزل بر
 سواری مهادول جلوده افروز گردید. کارامنی کیم جنوبی است. ویرا ریدی نالم
 نوت پیته کندی دور شمالی است.

گلستانه سیزدهم

بفضله لعل بتاریخ سیزدهم. بوقت پنج ساعت چهل دقیقه
 سواری بود برق برگ باراده منزل اگر کم مسافت نه میل دارد

Attipattu ۴۴

Tirukandeswaram ۴۵

Tiruvadi ۴۶

Nattapattu ۴۷

Karamanikuppam ۴۸

Nellikuppam (R. S.) ۴۹

Agaram ۵۰

Kondur ۵۱

بجانب مشرق بمضمون شہر شیخ محمد علی ماہر اکبر آبادی سے

نہند گرم رواں گر براہ او پارا

چوں آفتاب بے سر کنند دنیا را

متوجہ گرم روی گردیدہ طی ارض مشرق نمود و در فرصت اندک رُخ
بجانب جنوب فرمود، و بوقت دہ ساعت و پنجادہ دقیقہ فائز منزل
گردید۔ زہے فارس مضمار فراست ویکہ تا ز عرصہ ریاست کہ ہجتم بہم
زدن تسخیر دو جانب ساخت امید دارم کہ اگر فضل قادر متعال مشمول حال
شود از دعائے عاجزاں و جبر خاطر شکستہ حالاں بمضمون نشید جاں فزائے
حضرت خواجہ شمس الدین حافظ شیرازی قدس سرہ الزکی کہ سے

تیغ کہ آسمانش از فیض خود دہد آب

تہا جہاں بگیرد بے منتہ سپاہی

حکومت و تسلط بچار سوے آفاق خواہد پرداخت برخی احوال را بگذر
امروز قلم آشنا می شود، در اثنائے راہ رود گزینم و چند دیدہ حایل
شدہ تر با بلی شیل پیم در آن ہر آب شور یعنی کہاری است۔ گوڈوڈور
کہ پرنڈ چاوڑی ازاں اتھال دارد و تھنڈہ مانٹم آتھوڑی کہ درانجا
صحرائے وسیع و دستہ پہلجری کہ بندر قدیم نصارائے فراسیس است
ملحق میشود، اگرچہ تا مدت دراز بندر مذکور در قبضہ اقتدار نواب والا جا
جنت آرامگاہ بود اما دریں ولا برگذر مصالحت قوم انگریز باہنہ
بدستور قدیم گذاشت یافتہ است۔ دریں مقام اکثرے از لشکریاں

علی الخصوص حلال بمخالطہ القفال دو راہہ جادہ مقصود فراموش نموده
براہ دیگر اُفتادند و مشقتہا برداشتند و بعد درنگ بسیار افتان و
خیزان بسر منزل فائز شدند .

گلدستہ چہار دہم

بفضلہ تعالیٰ بتاریخ چہارم . بوقت شش ساعت بیخ دقیقه
بسواری خیل تیز رو بقصد منزل کورنچی پارتی کہ مسافت یازدہ میل دارد
ہفت فرمود و ہنگام ہشت ساعت و دہ دقیقه بچنگاہ زیب و رونق افزود
در راہ گذر دو مقام کہ بکنار دریا است لاحق گشت تیل گذرہ پٹن ، گجہ پٹن

گلدستہ پانزدہم

بفضلہ تعالیٰ بتاریخ پنجم . بوقت بیخ ساعت و سی دقیقه
بر سکھاون طلائی نو خرید کہ مشابہ پادشاہی بہل اسپان است سوار
گردید و بمنزل سکھر کہ جنوبی است و مسافت پانزدہ میل دارد ہنگام بلند
شدن دہ ساعت بست و بیخ دقیقه رونق و عزت بخشید ، در اشلے راہ
موضع بہوگیری در آمدہ و رودے دارد عریض و طویل و عید گاہ و مسجد قدیم
است کہ اکثر مومنین بصرح اکں دفن یافتہ اند و بیشترے ازاہنا علما و فضلا
و فضات ہستند ، بہ ثبوت پیوست کہ بنائے گورستان را عرصہ دو صد سال

بل زاید است، معہذا دران احاطہ دو مرقد اند کہ دو کس بمضمون سے
در ویش صفت باش و کلاہ تتری دار

در صورت جامہ پوشان سبقت بر اہل خرقہ می ربودند و سیاحان قلمرو لاسو
یا پنجاب بودند، باز بمقرہ ایست کہ بنام خان محمد در ویش اشتہار دارد۔
سلمیر شہرے است مختصر آباد کہ دو مسجد سنگ بست در احاطہ واحد دارد
بانی یکے عبدالبنی خان صوبہ دار سدھوٹ و بانی دیگرے لعل خان جاگیر دار سلمیر
کہ مرد صالح بود۔ سلسلہ بیعت از حضرت خواجہ حاجی رحمۃ اللہ نقشبندی
رحمہ اللہ متعلقے می داشت۔ خان مذکور درہیں مقام بصحن مسجد مع اقارب
خود بخواب ہم رفتہ است، و حوض این بہ نہایت خوبی و خوش قطعگی است۔
معہذا نیز مسجدے است قدیم کہ بالفعل چندان آباد نیست، و دران احاطہ
یکے از بنی فاطمہ موسوم بہ سید حسین کہ صاحب دل بود مدفون شدہ و
بفاصلہ ازاں مقبرہ ایست کہ سید امین الدین چشتی در اینجا دفن یافتہ،
قریب ہشتاد سال میشود۔ معہذا متعدد تکیہ فقراء و عیدگاہ است، حضور
بعد فراغ نماز عصر برائے فاتحہ اش بسواری نالکی نیز تشریف فرما شدہ،
وراقم نیز ہمراہ بودہ بعد ادائے فاتحہ و ملاحظہ شہر بمسجد جاگیر دار مرحوم
تشریف فرمودہ بجاعات نماز مغرب ادا نمود و بروشنائی مشعل و قنادیل
بہ خیمہ خاص معاودت فرمود، دریں آبادی اکثرا اہل اسلام بقلقت و ناہوائے ہنود

لہ در سنہ ۱۲۹۵ھ وفات یافت قطعہ تاریخ و مصالح کسے چنین گفتہ

شہ ملک ولایت رحمت اللہ
اگر پرسند تاریخ و مصالح
ز دنیا سوے عقبی رخت بر بست
بگو بارحمت اللہ پیوست

بکثرت است اگر بکفار پور تشہیر کنند سزا است، احوال بتان آہنجا چہ
 رقم کنم پہلوے لات و منات و ہبل و عزى است کہ در عالم جاہلیت بسجہ
 عرب زور و شوری داشت۔ و بتکدہ و قلعہ ایت مستقل و مستحکم، میگویند کہ
 دیو آہنجا از اکیر است و سفالش از طلا و مس، و غلط عوم کالانعام است
 کہ سریر باوقیر جناب فرمازوائے انس و جان حضرت سیماں علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ
 والسلام ہم دران جا متمکن است۔ چنانکہ بعض ہمراہیان مخالفہ این کار نمایا
 اندرون بتخانہ اقدام گذاشتند چون خلاف گفتار یافتند پشپا شدہ بہ ندامت
 پرداختند عفی اللہ عنہم و اکثرے پست اعتقادان و ناقص الایمانان از سر
 اہو و لعب دران مقام ضلالت انتظام بشک ہدایت بار یافتند و خوف عالم
 برحق و منتقم مطلق از خاطر بدر کردند۔ فذو باللہ متہلہ و من سیئات اغمالہم
 او تعالیٰ برئیس ما دیر گاہ سلامت دارد کہ بستماع این معنی از حرارت
 اسلام نایرہ غضبش بزرگ شعلہ جوالہ مشتعل گردید و پیرہ جوانان سرکار
 و کمپنی بتاکید اکید و قدرن شدید بر در بتکدہ ہا فرستاد و بہ تحصیلدار و غیرہ
 کارکنان آہنجا حکم محکم داد کہ ہر کسے از اہل اسلام دران جا پا گذارد دخل
 نیابد۔ و اورا حاضر حضور سازد۔ اگرچہ آں گمراہان از خوف سلطان مطلق
 بے فکر بودہ با قدم این کار می پرداختند لکن خشم و تقید رئیس دین پناہ ما
 بآہنجا ازین حرکت باز داشت۔ والا بس دشوار بود یا الہی بخداوند ما کہ در خطہ
 کہ نازک حامی دین متین و مرجع مومنین است بایں توفیق خیر و عالم پروری
 و تشرع و دینداری بہ درازی عمر و عطایہ ولد صالح بسم مراد رسانی و
 ہمیشہ از صحت اہل بدعت و فساد در ظل حمایت خود داری آمین۔

از تحریر چند فقرات بعض ابنائے روزگار ازیں خاکسار از غبارہ نفاق در
 دل کدورت منزل خواهند داشت و ہمت بر عداوت خواهند گماشت زیرا کہ
 دیوانہ را ہوسے بس است مہذا اکثر اشقیاء خذ لہم اللہ تعالیٰ بے وجہ
 ازیں غلام محبوب کبریا عناد می دارند و بہ اصناف بدی لب کشائی می سازند
 لہذا بآں جماعہ روسیاء بر منتقم حقیقی سپردہ ام۔ ہر آئینہ وسیلہ عظم ما بحول
 و قوت قادر مطلق بحکایت ناظر خود خواهد پرداخت و تدارک این عاجز در ماندہ
 از ہمہ حاسدین و اعدا بواقعی خواهد ساخت و حمد اللہ علی قائلہ
 با صاف دل مجادلہ از خویشش دشمنی است
 ہر کس کشد بر آئینہ خنجر بخود کشد

گلکڑ سوم ضلع مذکور بسبب اتمام سرخود درینجا رخصت یافت و تودہ چہار
 خواں عنایت شد۔

گلدستہ شانزدہم

بفضلہ تعالیٰ بتاریخ ششم بوقت ہفت ساعت پنج دقیقہ
 بعزم منزل شیالی کہ فاصلہ میزدہ میل دارد بسواری ہکساون سمت جنوب
 تشریف فرما کردند و بہ ہنگام بر آمدن یازدہ ساعت مع الخیر بمقام مذکور
 رسید، در اثناے راہ بسوے مغرب یک چہتر و پس ازاں رود گولڈم بمیان
 آمد دیہاتے کہ گذر سواری از انجا بوقوع آمد بقلم می آید۔ پیر و اگر دینی رود
 مذکور دریں جا ہم لاحق گشت آری گاؤں و کثرتہ ازیں منزل تا سنگا پٹری

لہذا ششم جاری
 ۱۲۳۸
 ۱۲۳۸
 ۱۲۳۸
 ۱۲۳۸

عن سترگاٹن گلکتر تجاور است گلکتر پڑکوره آرچورم چند نکویان آری
پیکه چتره -

گلدرسته هفتم

روز جاری
۸ شوال
۱۲۴۴
۱۲۴۴

بفضلہ نقالے بتاریخ هفتم بعد بسر آمدن هفت ساعت روز
خود بدولت و اقبال بر سکساون شیردان جلوس فرموده در اندک زمان
تا کنار کهاری تنه نزل ابلال نمود، برخنگ پدram سوار شده تا بر آمدن
ده ساعت هماغجا قیام فرمود، بمقتضائے ترحم بر بندگان الہی لشکریاں بلکہ
عامہ مسافراں را مع احوال و ائصال سوار کشتی ہا کنانیدہ عنانف منقطع
کرد و از آب مذکور با ہر لایاں رکاب سعادت کہ عبارت از فیل نشان و نقارہ
و اسپان لوبت و شتر سوار و سواران ترب و جوانان بار و غلامان حبشی
و اہل احشام و شاگرد پیشہ و غیرہم اہل متفرقات است کہ بہ ہیئت مجموعی
ہگی از سدہ نفر متجاوز خواهند بود و ہمیں قدر جلو بیشتر اوقات ہمراہ سواری
خاص می باشد، بتر کتور کہ مسافت چارہ میل دارد و قریب نصف النہار
رواق افزون گردید و بوقت جلوہ پیرائی سواری خاص از ہجا بر اقم سطور
حکم شد کہ مردمان باقی را با اسباب پس آئندہ از زور قہا عبور کنانیدہ
بسہ منزل فایز شود موافق ایما چناں بامثال امر پردہم کہ احد من الناس
را بفرست قلیل ہمکنار کنار ہر ندیدم، معہذا حسب الحکم احتیاطا بحمد احسانند
خان داروغہ مودی قانہ کہ شخص ذی عزت و سلیقہ شعار است با چند

جوانان رساله جیش و دوپره ترب سواران جیٹ درانجا گذاشت که آنچه
 سامان پس مانده درانجا رسد همچو امر جلیل القدر بر زور قها عبور کنند
 درین اشتغال آفتاب جهانتاب از خط معدل النهار درگذشت راقم عازم
 منزل گردید. دیهانتی که بذیر قدم لشکر ظفر اثر در آمد بقید قلم می آورد،
 متبازی دیه است شرقی که چشمه آب و باغ و نود و پنج خانه و چهار
 دوکان و اگرار یعنی محله برهناس دارد، ششاورم هم مثل اوست و در
 طول ازاں زاید کن باغ و دوکان نمی دارد و راسته وسیع و مصفا است
 و رود پلوار از پائین آں می گذرد و ملحق شده است با کساری مرقوم
 کارا موڑ دیه است غربی که سه چهار خانه و چاوڑی دارد، تلت گنڈی نیز
 دیه است غربی مانند آں و یک چشمه آب دارد، کیری گڑی دیه شرقی
 است که چند خانه و درختان سایه دار دارد و نهر صغیر میان هر دو دیه
 می گذرد و جدولی هم از انجا جاری است. بعده کریوه رسید که هر دو
 جانب چهار دیه مختصر دارد. پاشانی پٹی گڑی غربی است، کیلاشالی
 جمیلاشالی شمالی است کاتیر پور دیه است که قریب بست خانه و در
 دوکان و دو چشمه دارد چنچی ترپو جنوبی است ده خانه و یک چشمه آب
 دارد، میلانا گنڈی شرقی است چند خانه دارد گلی ولان هم دیه شرقی
 است که درانجا جدولی از نهر کاویری می گذرد و چشمه آب و چاوڑی است
 مسی بکرنگ چاوڑی و ده خانه میدارد. نر آبلی چاوڑی سمت جنوب واقع است

جدولے از ہنر کاویری ازان جاری است چند خانہ و دوکان و یک چشمہ آب دارد و گرداگرد آں درختان نارحیل است، گروناورم دہ خانہ و چشمہ آب دارد، نئ چنگاڑ دیہے است شرقی قریب بست خانہ و سرچشمہ دارد۔ پونڈالنی چاوڑی نیز باں سواست یک چشمہ آب و چہار خانہ و بارغ مختصر می دارد۔ آگور نود و پنج خانہ و سہ چشمہ دارد، آٹیا پوٹی چہار خانہ و چشمہ و چاوڑی دارد، رترگتور نسبت بدیہات امروز آباد است یکصد و دہ خانہ و دہ دوکان و چہار چشمہ و فی الجملہ کثرت مردمان و وسعت مکان دارد و دریں سفر خیر اثر عادت حضور چنین است کہ بعد فراغ نماز عصر برائے ملاحظہ آبادی منزل سواری ناکی یا اسب کمال آہستگی و سنجیدگی جلوہ فرما می شود۔ عالمے از گرد و پیش آں نواح جمع شدہ بمنہائے آرزو بدیدن ماہ منور ما برنگی چشم و امیکند کہ گویا بقول جنت مکانی نورالدین محمد ابوالمظفر جہانگیر بادشاہ غازی ۛ

ہلالِ عید بر اوجِ فلک ہویدار شد

گلدسته پشته ارم

بفضل قادر مطلق و محین برحق بہشتیہ شہر مرقوم روز پینچشنبہ

بعد فراغ نماز صبح در اول وقت باراده منزل مقصود که عبارت از ناگور
فیض معمور است و مسافت هشتده میل دارد بسواری شبیدز نسیم آسا با
ملازمین معتبر که زیاده از پنجاه شخص پالکی نشین و اسپ سوار خواهند بود
و سواران ترب و جوانان بار و احتشام و شاگرد پیشه و تحصیلدار مع رعایا

روزنامه
روزنامه
روزنامه
روزنامه
روزنامه

سرزمین و دیگر ہمراہیان سواری و اہل تماشا متجاوز باشند از پانصد نفر
 بنا بر این نگری چہتر کہ جانب جنوب واقع است و چند خانہ و دوسہ دوکان
 و یک چشمہ آب دارد فائز شدہ در عرصہ سہ چہار گہری آبادی پُریا ز کہ
 بندر ہے است آباد در حکومت نصاریٰ دین ماز ملحق بمنزگم باری کہ بالسنہ
 از تہنگم باری مشہر است فائز گردید۔ بحجرو داخل شدن سواری مبارک
 در شروع سرحد موافق معمول اقاب عزت سر شد و چیف سکریٹری آنجا کہ
 موسوم است بمسترگف با یک سردار فوج بجلوداری تا آخر حد خود ہمراہ بود
 بر قلعہ نشان تعظیم برپا ساخت و ہم توپہا دریافت برائے ملاحظہ سواری
 باں مرتبہ ازدحام فلائق گشت کہ عرصہ تنگ آمد۔ غرض آبادی خوب است
 کہ شمار خانہا مع دوکان ممرتبہ الوف رسیدہ۔ عمارات و باغات کثیر دارد
 و مسجد و دو مقبرہ سفالی با محجر جوہلی ازاں اتصال دارد۔ میگویند کہ ہر دو
 قبر اہل دل است یکے ازاں میاں خال و دیگر خواہر زادہ است۔ مہذا
 اندرون قلعہ تربتہ است کہ مدفون آل شیخ اسمعیل صاحب است
 احوال آل مرد خدا چنان مہموم شد کہ پیش از یکصد و پنجاہ سال
 در حکومت قوم مذکور صندوقہ باہولج دریا شناوری میکرد آہنا قریب
 شدہ خواستند کہ بیرون آرند مٹا از مخالفت جنس بعید گردید پس ازاں
 اہل اسلام بکمال ادب بقرأت و درود و مولود مستقبل شدند از ایشان
 نزدیک شد بر دوش کشیدہ آوردند و بخاک سپردند کسانیکہ بخدمت آل مرد
 راہ حق بجاں کوشیدند در عالم رویا بمشاہدہ جمال باکمال و تعارف ہم مشہر
 شدند، ہر آئمہ این امر اشتہار یافت۔ واللہ علم بحقیقۃ الحال۔

از اینجا تا فرودگاہ از دیہاتے کہ سواری خاص حبسودہ افزو
گردید بقید خامہ می آید۔ کپورستی چاوڑی دیہے است برکنار کہساری
تینڈلار جانب جنوب کہ چند خانہ سفالی و کلبہ خس پوش و سہ چار دوکان
و یک چشمہ آب و چتر دارد۔ ورتچ کڑی دیہے است ملحق با چاوڑی مذکور
کہ یک دوکان و چاوڑی و چند کلبہ و باغ و سہ چار چشمہ دارد و فقیرے
از فقرے شاہ جلال حسینی در اینجا آسودہ است، گوٹ چیری دیہے است
مائل بجنوب خانہ و کلبہ در آن قریب صد باشد و یک دوکان و دو چشمہ
آب دارد و چند درخت انہ و مہا فراہم است، کاسا کڑی جنوبی است
باغ و چشمہ و چاہ و چند کلبہ و دوکان دارد، گلکڑی ہم دیہے است
بآن طرف چند خانہ و دوکان و یک باغ و دو چشمہ و دو رستہ درخت
بڑی دارد، گوٹ پتو نیز جنوبی است قریب صد کلبہ و خانہ سفالی و
یک چاوڑی و سہ دوکان و سہ باغ و سہ چشمہ دارد و رایش وسیع
و بہ ہر دو جانب سایہ درختان است۔

کاریکال بندریت از علاقہ نصائے فراسیس کہ قریب آبادی
ثلث بندر مرقوم باشد و رستہ عمارات و مکانات و چند باغ و دوکان
اند و چشمہ ایست کلاں کہ برکنارہ آن کارفرمائی آنجا با چند جوان بار
اقامت دارد و مجزولے ہم در آن مقام از مدت ممتدہ طرح سکونت انداختہ
و باسم امام شاہ مستان مشہور شدہ، مردے است معمر و خمیدہ پشت
ثرویلیدہ موسے و پست قامت حضور مع ہمراہیاں بملاقات آن شخص مقدس

از سواری فرود آمدہ تا اندک زمان اقامت فرمود و حسبۂ شد از اشرفی
و روپیہ تواضع او نمود چون خود بدولت رخصت یافت کلمہ نیک بر زبان
آں مجذوب سرزد حاصلش اینکہ بخدای تعالیٰ اعتقاد باید داشت بعدیک
گھڑی راقم ہم درانجا رسیدہ بملاقاتش مستفید گردید بمقتضائے کرم عاجز
نواز بلحاظ نسبت غلامی ایں خاکسار سراپا نیاز کہ باجناب سلطان الاولیا
علی جدہ و علیہ التحیۃ والثناء متحقق است بے درخواست لیموے ترو تازہ
عطا فرمود و برسم سلام دست بسر گذاشت شرف دستوری یافتہ سوار
شدم دیدم کہ از چہرہ آں مرد راہ خرا آثار بزرگی ہویدا است ، و اکثرے
از کافرو دیندار بمضمون ۛ

کہ در ہوائے شکر خور پر بر آورده است

آنقدر ہجوم کردہ بودند کہ گذر دشوار افتادہ اگرچہ خاکساراں در نظر حقیر
اند اما عند اللہ با توقیر رحمۃ اللہ علی قابلہ ۛ
خاکساراں جہاں را بحقارت منکر
تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

گٹھون چاؤڑی نیز جنوبی است کہ پانزدہ کلبہ و یک دوکان و چشمہ دارد
آگری وٹم مابین جنوب و مشرق است بر کنار نہر شیریں ، ترما تا نیم پٹن
بعض کس تہمراج پٹن ہم میگویند فی الواقع تہمکل رابن پٹن است کہ ممر و
ایام تبدیل یافتہ و آں بر جانب دویم نہر مذکور واقع شدہ در آغاز آبادی زیارتگا
است کہ صاحب آں سید عبدالقادر یحیی است بر مرقد او مکان سفال پوش
چہار دری است۔ پٹن مسطور بندرے است در علاقہ نصارانے مزبور کہ

ہم پہلے کاریکال باید گفت چند عمارت و حویلی و دوکان دارد درین معمر آفند
چشمہ آب است کہ در منازل گذشتہ بیچ جا بنظر نیامدہ ، ناظم آنجا با چند جوان
بار دران دیار مقیم است ۔ و ابجی ^{سٹ} اور ہم جنوبی است قریب سد کلبہ و خانہ
سفالی و شش دوکان و یک چشمہ آب دارد ، تنگچی ^{سٹ} مندوا کہ آنرا تنگچی مندہم
نیز می گویند در ابتدا ویرانہ بود کہ خواہر را بڑے تنجاور برائے زیارت پادشاہ ناگور
قدس سدرہ وارد شدہ معمر نمود یعنی یک سرا بنا کرد و یک دوکان حلوائی
و دو سہ دوکان دیگر قریب دہ خانہ ترتیب داد و بہ تشبیہ اش اینکہ خواہر را
بزبان اردو تنگچی میگویند چون اخت راجہ باحدث آں پرداخت باین اسم
شہرت پذیرفت ، بعد اندک فاصلہ کہاری ناگور شریف رسید احوالش چہ نویسیم
کہ بعرض و طول و عمق بچہ دریاے است خطرناک و بے کشتیا عبور محال ،
معاثنہ آں زہرہ خورشید سواراں آب می نماید از آنجا کہ ورود خدیو عالم پرور
ماگردید ۔ اذین کنار تا کنار دیگر بہ تختہ بندی مثل صراط المستقیم شد ہر یک
از اعلیٰ و ادنیٰ بلا مشقت چنانکہ بصحن خانہ خرم میکنند باسانی تمام بساطل
رسید الحمد للہ علی ذلک ۔ جناب خداوندی باوجود ریاست آفتدر عجز و
فروتنی و پاس ادب ملحوظ می دارد کہ دیگرے درین امر مقابل او نتواند شد محمود
فروتنی است دلیل رسیدگان خدا

کہ چون سوار بمنزل رسد پیادہ شود

بہ تعظیم آں بارگاہ گردون پایگاہ از سواری فرود آمدہ زیادہ از یک کرہ تا

قیمہ پیادہ پا رسید، و بحسب تمنائے دیریں بر ہمنوی با توفیق فائز منزل
مقصود گردید، خداوند اہل نو بادہ دولت و جاہ از خزان حوادث در امان
داری و بمقتضائے فضل عظیم خود سرسبز و بارور فرمائی۔

اکنون سطرے چند از احوال آں معمورہ ارجمند بہ تحریر می آید تا
بر دل مشتاقان زیارت آں مزار فیض بار بمضمون بیت جناب مولانا نورالدین
عبدالرحمن جامی قدس سترہ السامی کہ

نہ تنہا عشق از دیدار خمیزد

لباکیں دولت از گفتار خمیزد

و لولہ شوق مستولی شود، عجب شہر خوش اسلوب است و استحکام عمارات
و طرح چشمہائے آب و باغات بس مرغوب، خاصۃً احاطہ درگاہ عالی و جایگاہ
و مسجد و چاہ کہ بسکندر باوڑا مشتہر است و قطعہ باغچہ خاص کہ با انواع
ریاحین مرتب گشتہ تازگی بخش دماغ و نصارت دہ بصر، قہر گردوں شکوہ
و کلس طمع حلائی براں چنان ماند کہ بشب چہار دہم بدر منور طلوع شدہ، و
اکندہ و کار خانجات آں بارگاہ خوقین سجدہ گاہ و چہار مکان کہ معروف است
بچہارچوک و نشیمن چہار گروہ فقرا و گنبد مختصر شاہ یوسف کہ فرزند لطفی آں
جناب بود و مساجد متعدد در اں احاطہ مع حوض بکمال درستی انتظام پذیرفتہ۔
چار مینارش پچار سوے آفاق در ارتفاع و خوش قطعگی مشہر، و قطارہ دوکان
جوہریاں و شامہ خوشبوئیہا و عطریات طبلہ عطاراں باعث تقویت مشام و
افزائش نور نظر، علی الخصوص کہ مینار بہنم کہ خارج احاطہ است در رفعت با
فلک ہفتم سرساقی نمودہ، و روشنائی چراغانش بلا تصنع کہ آسمان خود را

بکواکب آراسته تا کجا بوصف آں پردازم که زبان عجز زبان در تقدیرش قاصر
 و خامه خام به تحریرش عاجز القصه اگر بلحاظ برکت آنرا نمونه بنماید گویم بجا
 است، و باعتبار آبادی ایام عرس شریف مقابلہ بچہاں آباد دہم ہیم زیبا،
 بروز دوم ورود کہ ہنم ماہ بود محمد صغۃ اللہ پسر عموی شرف الملک
 شرف الدولہ مولوی محمد غوث خاں بہادر غالب جنگ مرحوم نور اللہ تعالیٰ مرقدہ
 کہ مخاطب بمعتمد جنگ است محضمت صدر الصدوری و خلعت کارچوبی از
 پیشگاہ مراحم خلاوندی سرفراز و مفتخر شد و ہماں روز محمد علی مرکای کہ انتظام
 امور درگاہ و مصارف آنجا و تقسیم حصہ ہائے مجاورین متعلق ازوت از ملازمت
 حضور مشرف شدہ، لعنایت فرد شال گلناری عزت و اعتبار حاصل نمود و بعد
 فراغ نماز عصر از جانب محلات حضور یعنی حضور عالیہ کہ عبارت از محل اول
 است و مختار النساء بیگم کہ عبارت از محل دوم است نشان گوم سرخ
 زردوزی کہ شوخی رنگش سبقت بر اطلس شفق می ربود و کار زرتار آں بشیاع
 خورشید شرمندہ می نمود، درہا ڈول نور افروز گذاشتہ و پاکلی بھالدار با
 جلو شائستہ باہتمام تام و تجمل تمام بدرگاہ عالی جاہ بوقفہ اندک اندک روانہ
 کردند و بر ستون علم مینار کلاں افزاشتند حضور ہم از جانب محل نو برسم
 ادای نیت مثل نشان مذکور بہارگاہ بلند پایگاہ روانہ کرد و ہماں شب

ماہ پسر دوم مولوی محمد غوث شرف الملک بہادر المعروف بقاضی بدرالدولہ ولادت
 ۵ محرم ۱۲۱۱ھ وفات ۲۵ محرم ۱۲۸۰ھ ۵۲ والدہ نواب غلام غوث حسان
 بہادر - بتاریخ ۲۸ جمادی الاول ۱۲۹۵ھ وفات یافت ۳۵ ہستایخ دوم ربیع الثانی
 ۱۲۹۴ھ روز شنبہ وفات یافت .

زردوزی
 و جانی
 ۸
 ۱۸
 ۳۳

بعد نصف اللیل بکمال خضوع و خشوع سبوحۃً تقرئی کہ از صندل مملو بود
 بر سر خود گذاشتہ با جماعۃ ملازمین اعلیٰ و اعلیٰ و تمامی اسباب جلو بروشنائی
 کثیر و جم غیر بقیۃ نور بار آں محرم اسرار قادر مطلق در رسید و بوقت صندل
 کہ ہنگام طلوع صبح صادق بر مزار رحمت بار می مالند باریاب گردید و بعد
 انقراغ ازاں مخلص دل و اعتقاد کامل مبلغ کثیر بحضور فیض محمور آں جگر گوشہ
 حضرت غوث الوریٰ مظہر قدرت قادر بے ہمتا علی جدہ و علیہ التحیۃ والثناء
 حسبہ شد گذرانید و بخوش نصیبی از نتیجہ نیک طینتی خود و حسن نیت والد
 ماجد علیہ الرحمۃ والفران چنانکہ باید و شاید مردانہ وار زاد دنیا و عقبی حاصل
 نمود و در ظہور این حسنات و امور خیرات نام نامی پدر بزرگوار زندہ فرمود الحق
 زندہ است کہے کہ در دیارش

ماند خلفے بیادگارش

بادائے نماز صبح در مسجد احاطہ آں روضہ مقدس کہ بنا کردہ جد امجد
 خود است پرداخت، بعد فراغ نماز تا حاضر شدن بدرگاہ معلی عالمے آنجناب
 را امشبہ مرشد کامل خود دانستہ بہزار ثنا برائے پاٹے بوس جوں پروانہ بشمع
 بر قدم حضور می افتاد، ہر واحد می خواست کہ پیشدستی کند و باین رتبہ اعظم
 فائز گردد، غرض تا وصول رئیس مامرۃ بعد اولی زیارت مرقد مبارک و بعد
 مراجعت از آنجا تا بیرون احاطہ قریب دہ ہزار کس از اہل اسلام و ہنود
 بکمال فخر و مباہات بدرجہ مصافحہ و قدمبوس رسیدہ باشد، از آنجا کہ احدی
 بجز محرمان بحضور رسا دخل نمی یابد نسقچیان مطابق قانون دربار باہتمام و
 دور باش پرداختند۔ از ملاحظہ این معنی شعلہ غضب جناب خداوندی مشتعل

شد و قریب بود کہ خرمن جمعیت آہنہا پاک سوزد، زیرا کہ دران مقام تقدس انہما
اہتمام علاقہ داران خود منافی ادب پنداشت۔ غرض از خوف حضور ترسان و لرزان
کنارہ گیر شدند از وقوع این امر بمضمون سہ

بریں خوان یلغا چہ دشمن چہ دوست

ہر کس و ناکس ہیں جا بادوش بدوش شدہ دولت چہہ سائی و دست یوس
حاصل می ساخت و ہزاران دست بے خواستہ بدعا برخواست، بیرون احاطہ
سوار یہاے متعدد ہیچو ہاڈول و نالکی لا جوردی عنایت سلطانی و پالکی سبز
زردوزی و سکسادن شیردان و سکساون طلائی و اسپان حاضر بود۔ پیاس ادب
برکوب اقدام نفرمود و تا بلند شدن آفتاب بقدر یک بنزہ نیر عظیم ما بازہ ہا
کہ وابستہ دہن ضیا فشانس بودند محرم آمدہ توجہ مشرقستان کہ عبارت از
خیمہ گاہ است نمود۔ چہلکے بتماشائے ہر منور ما برنگ گل خورشید چشم وا
کردہ و باداب تسلیم مشغول شدہ خود بدولت و اقبال بفرط اخلاق بفحوائے
تخلقوا باخلاق اللہ بر ہر یکے نور التفات می افشاند یعنی دست بر سر
گذاشتہ عزت می بخشید۔ قریب یک پیاس روز داخل خیمہ گردوں شکود گردید۔

و بمقصود دلی کہ از دیر باز ادلے نیت مرکوز بود رسید۔ یہاں روز کہ تاریخ
دہم بود بعد فراغ نماز ظہر با جماعۃ متوسلان احرام بند آں بارگاہ با رتبہ و
جاہ گشتند بیرون احاطہ از سواری شیردان فرود آمد تماشایان مانند کثرت
ہزار ہجوم آوردند۔ دریں ازدحام خود بدولت لا با ہر بیان قدم برداشتن دشوار
افتاد الغرض بعد زیارت ضریح مقدس بہ تہیہ نماز عصر قصد مسجد موصوف
فرمود باز مضمون شعر نواب آصف جاہ غفران پشاہ کہ سہ

روز شنبہ
۱۲۳۸
۱۲۳۸
۱۲۳۸
۱۲۳۸

نیم ساغر نبرد تشنگی مستان را

صادق آمد یعنی از مجمع آرزومندان دران جا چنداں صفت شد کہ بر مصلیاں
 قافیہ تنگ گردید۔ و دران حالت ماجرائے عجیب رو داد کہ بلا تشبیہ اشارہ بر قصہ
 حضرت یوسف صدیق علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ پیرزنے بعضی چند
 نار رشتہ مستعد خریدی شدہ بود نمود و آں ایست کہ دران جماعہ کثیر مردان تنومند
 را رسائی مشکل گشت کہ عورتے نو سالہ احوالش منجر کلام حکیم افضل الدین خاقانی
 شروانی علیہ الرحمہ سے

بود مرگے بصورت زندگانی

بود یعنی اضمحلالش بکمال رسیدہ و قوت باصرہ اش یعقوب وار مبدل بہ نابینائی
 شدہ بہزاراں مشقت ہیچو رو باہ ناواں بمعمرکہ ہر بیاں دخل یافت ولی لغت ما
 بطاعہ الخام فرمود و خود متوجہ نماز عصر گردید۔ پیر زال در خود می گفت کہ
 مقصود من دیدار اوست نہ الخام انتہی کلامھا۔

اے ہم نفساں بگوش دل بشنوید کہ ظہور چنین امور فضل جناب
 سبحانی است و نتیجہ رحم و واری بر حال غزا و حق شناسی و حق رسائی
 نہ جاہ و شوکت دنیا ئے فانی زیر کہ روسائے سلف این قلمرو تسلط و اقتدار
 می داشتند و ہرگز باین منصب مقبول دلہا نشدند۔ جناب بابائے عاشقان اخلاص اللہ
 لنا برکات الفاسدہ بر ہمیں مضمون بطرز خوش زمزمہ سرائی می فرماید

چندین کمال شیخ نیز زد بہ نیم خس

راحت بدل رساں کہ ہمیں مشرب است و لبس

حاصل اینکہ راحت دلہا دولتے است غطنی کہ حضرت حق جل و علا بکسے ازاں

محروم سازد دریں باب نقلی می نویسم کہ جناب استاد ی و قبلہ گاہی
روح اللہ روحہ الزکی کہ دیدہ چہاں و دیدہ آفاق چنین فرد مستثنی و
جامع الکمال و متصف بحسن خصال نخواہد دید یعنی اوقات برکت آیاتش
بعد ادائے امور مفروضہ بمضمون ۵

تا توانی نکنی در حق کس تقصیرے

بدے یا درے یا قدے یا قلے

بخدمتگذاری بندگان و انجام مرام محتاجان آں قدر مصروف بود کہ
بہ تحریرش دفترے باید روزے ہنگام خورد سالی راقم سطور کان اللہ فی کل الامور
در کلمات نصیحت آمیز ارشاد فرمودہ بود کہ بزرگے از اولاد حضرت شاہ مجید عالم
گجراتی قدس سرہ بعد وفات نظیری نیشاپوری کہ شاعر بلند مرتبہ بود در عالم
رویہ محاسنہ نمود کہ خوش آمدہ است و علامات بخشایش یافتہ میشود پرسید
کہ کدام چیز واسطہ مغفرت تو گردید۔ بلسان فصیح گفت کہ ایں شعر من بجناب
کریم بے نیاز قبول افتاد و بخلعت مغفرت زینتہ داد۔ ۵

ز خود ہرگز نرنجام دے را

کہ ترسم اندر و جائے تو باشد

الہی بطیفیل مقبولان بارگاہ توان جانب ایں خاکسار بریہج دل غبار رنج
نرسد و بقر و غضب تو کہ آں عذابے هو العذاب الالیم واقع شدہ
بذلت و اذیت رسانان خانزاد من محبوب کبریا خسران دنیا و عقبی نصیب
شود بعد ادائے صلوات رئیس ما باز بفاتحہ شرف اندوز شدہ قریب شام

بسراچہ خاص معاودت فرمود و بیازدہم شریف قریب یکپاس روز مجلس
فاتحہ معلیٰ بجل آمد و ہمہ اہل امتیاز شریک دعوت بودند بفقیر محسند عالم و
پیر محمد مجاور کلاں درگاہ تورہ دو خوان و محمد علی مرکا ی تورہ بیخ خوان عنایت
شد از شب دہم تا شب یازدہم حفاظ و درودیان و مولود خوانان برائے
شب بیداری حاضر بودند، ہماں روز بعد نماز ظہر خود بدولت مع جماعہ ملازمین
عمدہ و جلو بسواری سہساون طلائی با برادر والا اختر بزیارت مضجع نور بار
آں ولی اللہ ہرہ اندوز گردید و سرآمد مجاورین درگاہ دستار سفید برسم تبرک
بر سر سردار ما و برادر مہرچ پیچید۔ چوں ازیں کار فراغت یافت بجلوس نالکی
سبز مع میرزا الہی بخش بہادر شاہزادہ کہ از غبسہ زادگان امیر تیمور گورگان
صاحبقران است بکنار دریا کہ چلہ گاہ جناب تقدس انتساب باشد برائے
ملاحظہ فقیر پیری نشیں کہ در انجا بمحرم ورودش نمونہ عرس نمایاں می شود جلوہ فرما
شد، قصہ اش اینکہ فقیرے را از فقرے ملنگ کہ بالفعل موسوم بمخدمت علی شاہ
است در ایام عرس شریف بمقام تحلیل روح جناب محلے بہ چار بالش مزہ
می نشانند و طفلی نابالغ برو مورچل جنبانی میکند از روز نشست تا روز برخاست
مطلق غذا و آب موقوف می نمایند اما برائے بقائے نفس گاہے یک دو روز دو
جرعہ شیر می رسانند قدرت خالق مطلق است کہ از انجا بر نمی خیزد و چوں

لہ او بتاریخ ۲ رذی قعدہ ۱۲۳۶ ہجری از لکھنؤ بمدراس رسید و تا بیخ سال در انجا اقامت ورزید
باز بتاریخ ۱۷ رذی قعدہ ۱۲۳۶ ہجری از نواب عظیم جہاں بہادر و مادر و نواب بیگم رخصت
گرفتہ از مدراس روانہ شد۔ نواب عظیم جہاں یک دو سالہ و یک خلعت مع کخواب و دو ہزار
روپیہ و یک تورہ اورا مرحمت کردند و از طرف نواب بیگم نیز خلعت عنایت شد و باز برائے ملازمت
مدراس آمد و بتاریخ ۱۳ شوال ۱۲۵۶ ہجری وفات یافت۔

روز شنبہ
در جہاں
۳۳
۳۳
۳۳

آئینہ نقش دیوار می باشد و بول و براز موقوف میگردد، بروز مذکور بوقت عصر
دست بدست گرفته سبک روحانہ چون بوٹے گل می برند، احوالش از شغف و
نا توانی چنان مشاہد می شود کہ طایر روح از پنجرہ جسمانی پرواز کند و در دیگر
گی شیر برج می آرد، سرگروہ آبخا کہ میرن شاہ نام می دارد بضرب خنک آئرا
می شکند اندکے ازان بفقیر مرقوم می رسانند و باقی ہمہ کہ بزمین می افتد عالمی
از ہمہ تبرکات آئرا افضل دانستہ نحوے جست و خیز میکنند کہ بچو مور بطہرزد
و نگس برعل می افتد کہ مجال مقاومت نمی ماند، اگرچہ ہر سال کثرت خلایق
بمرتبہ صد ہزار می رسید، امسال بمنزل خداوندی از مضاعف متجاوز گردید کہ
چشم روزگار چنین مجمع کثیر کم خواهد دید، او تعالی جلوتہ مردان خدا تا ابد باقی دارد
و برئیس ما کہ بذریعہ او بے خواستہ باین دولت عظیم رسیدیم بہت اصد دلخواہ
رساناد، چون از چلہ گاہ فارغ شد باز بتقریب زیارت بدرگاہ محلے حاضر شد
و بعد ادای نماز مغرب و فاتحہ چہار قطعہ پرنکلت مطلقا متغفن مدح و استمداد
و عرض حال کہ در دارالامارہ از دست خوش نویسان نویسانیدہ بود، بروی دیوار پائے
اندرون گنبد شریف لفظ کنانید و ایاتش، اینست در قطعہ اول سے

اے شاہ بدرگاہ تو شاہاں چو گدا

مقبول بود ہر آنچہ خواہی ز خدا

این بندہ کمتر کہ متوہ نام است

امید عنایات تو دارد ہر جا

در قطعہ دوم :-

این مشہد بہ نور کہ عالی جاہ است

مردعوت خلق را اجاہنگاہ است

نذر گلِ تسلیم گزار اے زائر
کیں بارگاہِ ابنِ رسول اللہ است

در قطعہ سوم :-

نوابِ اعظم الجہاں جو کرد عزمِ ناگور
بہر اداے نیتِ دولتِ دراز بادش
ایں زمزمہ جہانے برداشت از تہ دل
یارب دہی بحقِ قادر ولیِ مرادش

ایضاً :-

سرورِ اولیاء کرناٹک
افسرِ اصفیاء کرناٹک
ہست قادر ولیِ غوثِ انام
مستبرِ اقصیاء کرناٹک

ایضاً :-

آمدہ امِ ببردت کن نظرے از کرم
اے جگرِ مصطفیٰ حضرتِ قادر ولی

در قطعہ چہارم :-

اے منظرِ ولایتِ قادر ولی مدد کن
وے مصدرِ عنایتِ مخدومِ اہلِ عالم
آمدِ نشان و شوکتِ سوے تو اعظم الجہاں
بہر اداے نیتِ باجیش و خانماں ہم

تایخ پر کرامت خوش یافتم ز یافت
از فیض ذات سبحان در یادری اعظم

راقم هم بروز عرس شریف یازده بیت مشتمل بر مدح آئیناب و اظهار
پریشانی خود که از وسایل ظاهری آزاد است و هیچ فری را وارس حال
نمی داند و بمضمون

بهر وقت و بهر حالت پناهم شو
خداوند که در هر دوسرا دام امیداز تو
بلهائے توقع اعانت ازاں جگر پاره و سیله اعظم خود میدارد بر سر دروازه قبه
فلک شکوه که بعون قادر مطلق و کار ساز برحق باب کشایش مقصود است
بطور قطع تیار کرده نصب نمود چنانکه ابیانش زیب صفه میشود

اے که هستی تو جگر گوشه محبوب خدا
بر من دل شده فرما نظر لطف و عطا
خرق عادات و کرامات تو از حد بگذشت
چه بظاہر چه بباطن ز سمک تا بسما
مثل آئینه بود فیض صفایت مشہود
که نگهبان شدہ کشتی طوفانی را
دستگیرم بشو اے پادشہ کزنائک
ز ورق مقصد من هست بگرداب بلا
گشت بیمار مزاجم ز هجوم افکار
از شف خانہ فیض تو عطا ساز دوا

فکرش شادی اطفال و برادر دارم
 از عنایات خود ایما حاجت من ساز روا
 بار قرض است بدوشم کہ ز بارش کاہم
 کمکے ساز بحالم کہ شود زود ادا
 زاید از سال شود یافتہ تخفیف معاش
 دین سبب لاحق حالت عجب رنج و عنا
 من غلام ابن غلام شہ جیلاں ہستم
 بہر آن روح مقدس نگہ رحم منسا
 دفع کن لشکر اعدا کہ بہر آن و زماں
 می زند بردل من ناوک صد ظلم و جفا
 مستغاثی بدرت ناظر در ماندہ رسید
 بخدا حامی او باش تو در ہر دوسل

مجیب الدعوات بطیفین روح سراسر فتوح جناب مدوح باین ابیات رنگ تاثیر
 بخشد، و براقم در ماندہ کہ بانواع تفکر، ہجو، پرکاش زرد و ناتوان شدہ است
 بکمال سرسبزی و سرخوئی بحدیقہ مدعا رساند۔ ۵

سرخو کیجے مجھے سرسبز ہو میرا سخن
 جا بجا محفل محفل یا حسین و یاحسن

بدوازدہم بہ عبدالباسط خاں بہادر خلعت ماتمی و شال سفید بہ تقریب انتقال
 اہلیہ مشار الیہ کہ بدہم از وبازدگی بوقوع آمد مرحمت گشت، قریب شام
 بر سواری شیر دہاں جلوہ افروز شدہ از اولیئے نماز جماعت و زیارت درگاہ

سعادت اندوز گردیدہ بوقت یکپاس شب معاودت فرمود، بسیزدہم ہماں وقت
 سواری سہساون طلائی رونق افزا گردیدہ از نماز جماعت و ادائے فاتحہ
 مشرف گشتہ پیش فقیر پیری نشین و غیرہ قدم رجبہ فرمودہ چیزے باہنا تواضع
 نمود، مجاویزین بطریق شگون از مصارف درگاہ خلعت ہتابی بوٹہ دار ہدیہ
 دادہ دستار بر سر حضور و کمر بند ہیمان بستند بعد یکپاس شب با جلع ملازمین
 ختم فرقان مجید در انجا کنانید و حفاظ وغیرہ جماعہ کثیر از جانب سرکار لبش
 بیداری پرداختند و بنصف النیل بدولت سرا نہفت کرد، پہنچار دہم بخت
 طعام با فراط و تقسیم خیرات و روشنی و غیرہ لوازم عرس از طرف سرکار در ہماں
 حریم بظہور آمد و پیادہ پا برائے ادائے نیت بوقت نماز ظہر بدرگاہ تشریف
 فرما شد و بر سر سرور ماکہ جد نیت در ایام صاحبزادگی گذاشتہ بودند لبش
 تراشیدند و بھو تراش یکدست خلعت کارچوبی بوٹہ دار با چیزے نقد العام عنایت
 شد و بعد نیم شب مراجعت فرمود - پانزدہم بعد نماز عصر ادائے فاتحہ معلی
 بر سواری سمند جلد رفتار با جلو مختصر معہ مہجر میکڈنل صاحب گورنمنٹ ایجنٹ
 سرکار کلکٹر تنجاور بہ بندر ناگابٹن^{۱۵} بہ تقریب سیر جلو فرما شدہ بعد یکپاس
 شب بسراچہ خاص بقدم میمنت لزوم منور فرمود، بشانزدہم ہنگام طلوع صبح
 صادق کہ احدے دران مقام حاضر نبود الا راقم سطور برسم در بانی کہ نمونہ
 بارگاہ عرش پایگاہ جناب جلال مشکل کشا حاجت روائی اعلی و ادنی مظهر
 قدرت قادر بے ہمتا معین و ظہیر ایس بے سرو پا محبوب کبریا انیس غزبا
 غوث الوری سلطان الاولیاء علی جدہ و علیہ التحیۃ والتنا، دانستہ ہمہ شب

روز پنجشنبہ
 ۱۲ جمادی الاولی
 ۱۲۸۸
 ۲۴ فروری
 ۱۸۸۵

روز پنجشنبہ
 ۱۲ جمادی الاولی
 ۱۲۸۸
 ۲۴ فروری
 ۱۸۸۵

روز پنجشنبہ
 ۱۵ جمادی الاولی
 ۱۲۸۸
 ۲۴ فروری
 ۱۸۸۵

روز جمعہ
 ۱۶ جمادی الاولی
 ۱۲۸۸
 ۲۴ فروری
 ۱۸۸۵

جہ سائی میداشت، جناب خداوندی وارد شدہ بادائے فاسحہ پر داخت و
بادائے نماز قصد مسجد ساخت و بوقت نماز جمعہ ہم فائز گردید و بعد نماز
مغرب نیز مع محلات حاضر آں آستان فیض نشان شد، سولے روز دخول
و خروج کہ اتفاق ہشت مقام افتاد بعد ادائے امور مفروضہ خدمت درگاہ و
زیارت بر ذمت ہمت خود لازم میداشت و ہر وقت کہ زیارت مستفیض می شد
چیزے از مبلغ میگذرانید و منجملہ تحصیل باغات نختہ نگر برائے مضارف آنجا و تقسیم
لنگر ماہوار معین کنانید، ہماں بتایخ محمد علی مرکای کہ سابق یک فرد شال
گلناری مرحمت شدہ بود باز یک فرد ہماں قسم مع یک دست خلعت ستر پارچہ
ہتائی کارچوبے بوٹہ دار و یک فرد شال لاکھی محمد قاسم کہ از مجاورین درگاہ
محل است و یک فرد شال سفید بہ تحصیلدار آنجا و دستار ہتائی بوٹہ دار
بہ کو قوال عنایت شد۔

بحین دوم در بیان جلوہ افروزی از اں مقام برکت اثر
بطرف صوبہ دارالنصر نتر نگر

و آں منقسم بر ہشت گلدستہ است:

گلدستہ اول

بفضل قادر زوالجلال و معین متعال بتایخ ہفدہم شہر مرقوم
روز شنبہ جناب خداوندی بوقت بر آمدن شش گھڑی روز بزیارت درگاہ
محل رسید، و تا نماز ظہر در اں مقام برکت انتظام حاضر بودہ بعد ادائے صلوٰۃ

بر سبکسازان طلائی سوار شده با جماعه معمولی بمنزل کیوالور^{له} که دیه شرقی است و از ناگور فیض معمر مسافت هشت میل دارد فائز گردید خود بدولت از راه محاذی درگاه فلک جاہ قصد منزل فرمود، لشکر از راه ناگا پٹن که نسبت باں راه دور و دراز دارد از احتمال سواری خاص که از کدام طرف رونق افزا میشود جاده بیائی می نمود - اولاً تفصیل دیہات که عبور عسکر ازاں بعمل آمد بقید قلم می آرد و بعدہ مقلے که سواری حضور و راه لشکریاں دران باہم شد می نگارد - پآپن چری دیہے است قریب پنجاہ خانہ و شش دوکان و دو باغ و پنج چشمہ آب دارد و مقبرہ ایست کہ بنام اسمعیل صاحب شہرت پذیرفته دران جا چند قبور است - کارم باڑی دیہ شرقی است شمار خانہا تا چهل رسیده و ہشت چشمہ آب و چہار دوکان و یک بہتر و بست و پنج قطعہ باغ کلاہ پوشان است و دو مقبرہ دارد یک مقبرہ عرب صاحب دوم مقبرہ مبتلا شاہ بفاصلہ اندک ازاں وقوع یافتہ، میگویند کہ ہر دو کس از ہمراہیان ولی محلے بودند و کچہری کلکڑ تجاوز کہ مسٹر کاٹن نام دارد باخر آں دیہ واقع است، وقتی پالیم کہ امکان آں بسمت شرق و غرب مرتب شدہ پیافصد رسیدہ و سی دوکان و چہار چشمہ و سہ باغ علاقہ انگریز و دہ باغ متعلقہ بتخانہ و چلندری است کہ بفارسی آبدار خانہ باشد و باخر دیہ دورستہ درختان است و بت خانہ ایست بلند کہ اکثر جا شکست پذیرفتہ و بیڈپولی گوپریم تشہیر یافتہ - بتکہدہ ہا دریں دیہات آفندہ رکبیراند کہ بہ بیان نمی آید، از انجا کہ اعادہ چنین جاہا موجب طلال خاطر

است قلم انداز نموده شد مگر در مواضع کہ بتخانہ ہائے مشہور براہگزر می آید از بس شہرت بشید رقم می آید۔ ناگاہی بندریست بنامی از نصارائے ولندیز کہ بالفعل در تصرف انگریز است اگرچہ در قدیم المایام نہایت آباد بود و بعد از رو بخرابی نہادہ زیر کہ فراسیس ہنگام تسلط خویش در اینجا کار بند جفا شدند و از ہندی صندوق ولی معلی کہ از قرون متطاوہ از اینجا بر می آمد با سہادت ادب پرداختند و بکیفر تابش تیغ آں جگر پارہ جناب سیف اللہ السلول چنان متاصل شدند کہ نام آہنا ازین جا چون نقش بر آب شد آری سہ جو کہ ظالم ہے وہ ہرگز پھولا پھلتا نہیں

بہر ہولت کھیت دیکھ۔ یہ ہے کہیں شمشیر کا

بعد سالہائے دراز کہ درینولا بواسطہ مصالحت با انگریز گورنر قوم مذکور کہ بہ پہلچری رسید بکمال اعتقاد در احاطہ بیرون درگاہ گردوں جاہ حاضر شدہ خواست کہ بدروازہ قدم گزارد، غلام آں مقام بدور باش ادب پرداختند کہ موزہ از پا برکش و بسرگونی مداخل شو جواب داد کہ ازین مراتب کمال آہگی دادم ہرگز چنین جرأت و بے ادبی ننمایم بہ یقین می دہم کہ جناب او اعلیٰ و با جلال است و سبب دفع قوم ما ازین بلاد جسارت ادب بود کہ بنسنادانی شائع گشت، الحاصل بہ نہایت عجز و فروتنی مبلغ دہ ہون نذر درگاہ رسانید و برگردید۔ بالفعل قریب بیخ ہزار خانہ و شصت دوکان و سیزدہ چشمہ آب می دارد، اکنہ اہل اسلام بقلت و خانہائے اقسام کفار بکثرت است، و قلعہ ایست بساحل کہ اندہم گرفتہ و اثر اندک باقی است، میگویند کہ اندر نش گنبدے است صغیر کہ سید مبارک حسینی دراں آسودگی یافتہ و چند کلیسا ہم

متصل قلعه موجود در دازه آنجا مشین و مستحکم است و بیرون آن پن
مضبوط و بکھاری کشتیها بسیار - پتور شمالی است قریب صد کلبه و خانه
سفالی و دو دوکان و سه قطعہ باغ و دو چشمہ آب و کوئٹہ نمک دارد و
دو راستہ درختان است، تنجاگلی ہم شمالی است یک مسجد و دو تکیہ فقیر دارد
و اکٹہ مثل دیہ گذشتہ و شش قطعہ باغ و سه چشمہ آب و پنج دوکان ہست
پرواچیری دیہے است کہ شمار خانہاںش پانصد رسیدہ و بہار طرف واقع شد
پانزدہ دوکان و پنج چشمہ دارد - سیکل کہ آغاز راستہ اش کج مچ است و
بندہ وسیع و درخت نارگیل بسیار است چہتر و ہفت صد کلبہ و خانہ و
پنج دوکان و دو قطعہ باغ و پنج چشمہ دارد - چکیولم دیہ جنوبی است کہ
درخت انہ و ہا کثیر دارد و بست و پنج خانہ و یک دوکان و سه چشمہ
و یک منڈ و دورستہ درخت پارس پیل است، الیور دیہ غربی است مسجد
و دو مقبرہ یکے مقبرہ سید عنایت اللہ درویش کہ از ہراہیان جناب
معلے بود دوم مقبرہ کہ دو قبر مجاذیب دران است یکے محمد مستان و دیگرے
میراں حسین، دیہ مذکور منجملہ شانزدہ دیہ است کہ پرتاب سنگھ راجہ تجاوز
نیاز درگاہ معلے کردہ بود قریب صد کلبہ و خانہ و دہ دوکان و دہ چشمہ
و پکی گڈم کہ بزبان اردی مکتب ہند و پنجگان است گڈمنور شمالی است خانہ
و کلبہ آن پچھل رسیدہ و چہار چشمہ و دوکان دارد - کیوالور غربی است دو
صد و پنجاہ خانہ و دوازدہ دوکان و دو چشمہ آب و یک چہتر و دو قطعہ باغ

میدارد حضور از سمتی کہ جلوہ فرما شد تفصیل دیہاتش اینکہ وڈکڑی دہ خانہ
و یک دوکان و بتخانہ کلاں دارد کہ در احاطہ آں باغ کلاں و چہار چشمہ است
و یترب دیہے است کہ چند کلبہ سبندی فروشاں دارد۔ پیرم کڑمنور قریب
شصت خانہ و دو دوکان و پنج چشمہ دارد۔ تی منگام دوازده خانہ و دو دوکان و سہ
چشمہ دارد پلیور سی و پنج خانہ دارد و از چکیولم کہ قریہ ہنم است از راستہ
ناگاپٹن ملحق میگردد۔

گلدستہ دوم

بفضلہ تعالیٰ بشب ہشدم بکمال جاذبہ عقیدت و ولولہ محبت
بمضمون "المع مع من احب" از فرودگاہ بر سبیل یلغار بعد نصف اللیل بکامہ
قلیل سواری سکھساون باداے فاتحہ آں تربت سراسر برکت راہی گردید۔ و
بعد فراغ نماز صبح باستہاد حصول رخصت نمودہ بنجمنہ گاہ رسید و از آنجا بوقت
بلند شدن چہار گھڑی روز بر سواری شیردہاں با توڑک مقرے متوجہ منزل
آمیابن کہ سیزدہ میل بعید است گردیدہ بنصف النہار داخل سراچہ خاص شد
زیارتگاہ مردان خدا و دیہات کہ آں روز از نظر النور گذشت بجز عبارت می آید
اور چیری ماہین مغرب و جنوب بود و آغاز آں مکانے است خس پوش کہ دو
اہل اللہ آسودہ اند یکے پیر قطب الدین و دیگر سید محمد شریف خلیفہ او۔ در آن
پنجاہ کلبہ و یک چشمہ و دو باغ و شش دوکان است۔ گڑگتی عزلی است متعلق

از دیہ کوتور کہ بشروع آں گنبد حضرت سید حسن قادری المعروف بہ پیر غیب صاحب است، احوال خیر اشتمالش بچنان بدریافت رسید کہ نواب ذوالفقار خاں بہادر نفرت جنگ عالمگیری صوبہ دار ملک کرناٹک برائے نصب راجہ تجاور باین سمت ورود یافتہ حکم کرد کہ بآں صحرا از خس و خوار و تراکم اشجار خالی کنند و خابرن از بیخ و بن برکنند، حسب الامر او بتقدیم این امر پرداختند بوقت ہموار کردن زمین تیشہ بیابوس آں مرد خدا بچنان بے ادبی و جرأت در رسید کہ فوارہ خون جاری گردانید، کارکن بہ بیخواسی تمام این ماجرا بکار فرما برد استماعش رنگ اورا پرواز داد دریں تشریش روز گذشت و شب رسید و بہیں اضطراب خوابید حی بیند کہ شخصے ظاہر شدہ می فرماید من کہ موسوم بسید حسن قادری و از چند صد سال باین مقام مقیم چرا بآئے مارا مجروح کردی، بعدہ از آغاز و انجام دفن خود آگهی داده چند گلی براں گذاشت بہادر ممدوح ہنگام گریباں چاکلی صبح صادق تا دامان صحراے مسطور بے اختیار دوید و بجائے معلوم گل شب مانده یافت بکمال اعتقاد بہ تیاری قبر و بنائے گنبد پرداخت و راجہ مذکور بہت و بیخ کافی زمین نذر درگاہ نمود، ہر گاہ نواب جنت آرامگاہ بہ قنیر تجاور مکر بہت بہت بزیارت آں مرد غیب سرمایہ جمعیت اندوخت و ترمیم آں ساخت و ارادہ تیاری مسجد عقب آں داشت، و بعد تسخیر ملک مزبور سید عاصم خاں بہادر مبارز جنگ و محمد نجیب خاں بہادر سالار جنگ کہ ارکان دولت و مشیر ریاست بودند و کریم الدین خاں اوستاد نواب جنت آرامگاہ و مرد خیر و خیل ہر کار بود و رحمان علی خاں کہ نیابت صوبہ دار النصر داشت بہ بنائے مسجد و گذاشت زمین مرقوم حکم محکم فرمود ہنوز ظہور این

امر نموده کہ بالقلاب روزگار باغات لاد بکٹ خطہ مذکور از قبضہ جنت آرامگاہ درگذشت و بدست راجہ مذکور در رسید و بمودائے

فرصت کم است خیمہ نشین جناب را

در عرصہ چند فوت شد و دیگرے بھجائے او نشست دریں تغیر و تبدل تمام و کمال زمین انعام گذاشت شد بالفعل تیج کافی زمین بحوالی گنبد و کافی زمین زراعت کہ باندک فاصلہ زن است ہائے مصارف درگاہ بعلاقہ خادان آنجا است و محاذی آن مقبرہ ایست کہ دفون آن سیکہ محمد شہید باشد میگوید کہ او محکم جنت آرامگاہ از نہر نگر بنا گاہ پٹن در رسید و بمقابلہ فرانسیس بدراختہ شہادت چشید و سر خود را بمقنوں سے جدا اس راہ میں جو سر نہ ہو سو بار گزرن سہ

درہماں جا میرد و حاصل این شعر بر احوال مغفرت اشتمال صادق آورد سے

سر در سراہ تو فدا شد چه بجا شد

ایں بار گراں بود ادا شد چه بجا شد

از آنجا کہ در حق سربازان معرکہ شہادت نص قطعی "لا یتخسبن الذین قتلوا

فی سبیل اللہ امواتا بیل احیاء" ورود یافتہ است با ثبات حق خود بہ تن بے سر کہ سیل خون می افشانند بر سواری اسپ تا گنبد موصوف فائز گردید۔ خدام آنجا بجوار مہدوح بمنزل خاک رسانیدند، حین روانگی از نگر مذکور برائے مقاتلہ کفار مذکور بعلاقہ دران گنبد موصوف اعلام کردہ بود کہ یک ہفتہ از دست اعدائے دین مقتول خواہم آمد دریں ہمسایہ دفن باید کرد انتہی۔ القصہ بروز سوم شہادت سر آن شہید بحد دفن رسید و پیوند تن گردید رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ کاملہ،

خداوند الباقیل خاصان درگاہ تو کہ بیچ سائل ازاں محروم نیست بر اقم پرچم
و خطا جام محبت خود عطا فرمے و از رنگ کمر و ہات زمانہ آئینہ دل را مصفا
نمودہ بر حال سراپا اختلال او بمضمون این شعر جناب والد ماجد مشفق و مہربان
بالنور صادق آرمے

از الفت اغیار تہی ساز ضمیرم

بر صدر حرم جائے مفراتے صنم را

تیلہ پاڑی ہم سمت مذکور دارد چہار دہ خانہ و شش دوکان و سہ چشمہ
و یک چہتر مع باغ است و مقبرہ ایست کہ دو فقیر ملنگ یکے موسوم
بجمن شاہ و دیگرے داول شاہ از ہر اسیان جناب ولی محلے کہ بخدمت
در بانی مامور بودند بخواب عدم رفتہ اند بیچ دخل مقرر برائے صرف آنجا
نیست و می گذرد کہ

خدا خود میرسا مالنت اسیاب توکل را

یتلم ہم غربی است قطعہ باغ و پانزدہ کلبہ و دو دوکان و سہ کوہنہ
نمک میدارد۔ آری بیگامنگلم باں طرف است ہفت صد خانہ و کلبہ و
سی دوکان و شش پاوڑی دارد، و در اکنہ مسطور زیادہ از دو صد مکان
لبابین است و جماعہ مذکور برائے تعظیم حضور بر شارع عام داریند یعنی منڈوہ
بستہ بمقدم فیض توأم از محبت اسلام بمضمون

کہ و نقارہ شادمانی کا

طبل سرور می نواختند بعد مفارقت از ناگور فیض معمور کہ نمونہ بارگاہ عرش

اشتباہ جناب قدوتنا وسیدنا غوث الوری علی جدہ وعلیہ التحیۃ
واللہنا داشت نہایت رنج و ملال راہ یاب خاطر فاتر بود علاوہ آن در ہر
دیہ کہ اتفاق گذری افتاد صورت اہل اسلام بنظر نمی آمد و بتکرہ بکثرت
معائنہ می شد و صوت ناقوس و درا بگوش می رسید براہتہ این بیت بخاطر
خطر نمودہ
تباہ باد صنم خانہا ز قہر الہ
حق اشہد ان لا الہ الا اللہ

الحمد للہ ہر گاہ جادہ پیامے این منزل گردیدم تا حالت تحریر کثرت اسلام یافتیم
و مضمون این شعر میرزا رفیع سودا بیاد آوردم
پڑھئے درود حسن صبیح و صلیح دیکھ
جلوہ ہر ایک پر ہے محمد کے نور کا

کرتار گندن غریب است و متعلق تر واکور تحصیلدار ہما بجا اقامت میدارد
ہفتاد خانہ و سہ دوکان و دو کوٹہ نمک و چاوڑی و سہ چشمہ و دو قطعہ
باغ است و جانب شمال رودے میگذرد موسوم است بکرتار نکال تحصیلدار ہر دو
ضلع برائے ہتیمہ اسباب لشکر حاضر گردیدند و بجلد وے خدمت گذاری موافق معمول
بالظام سرفراز شدند در ہر منزل بہ تحصیلداران و غیرہم کہ برسم استقبال از آغاز
سرحدا تا منزل جلو داری میکنند موافق رتبہ آہنا مرحمت میشود چوں دریں تحریر
طول کلام است ازاں اغراض نمودم - و بچی پریم مابین شمال و مغرب است
و ہر مذکور تا این راہ میگذرد بست و پنج خانہ و ہما قدر دوکان و دو باغ و
یک چشمہ دارد و جانب جنوب خارج از شاہراہ گنبدے است کہ بزرگے از

اولاد حضرت سلطان حسن سجری خواجہ معین الدین چشتی ہند الہی قدس
 سرہ الہی مسمیٰ بہ سید سلطان مخدوم علیہ الرحمہ دران دفن یافتہ و بازوے
 او قبرے دیگر ہست۔ - مہذا بفاصلہ اندک مقبرہ ایست بنام سید فیتر محمد
 اشتہار پذیرفتہ و جانب شمال خارج از شارع عام آبادی تروالود است کہ
 نسبت بدیگر دیہات کثرت خلایق و قریب سہ ہزار خانہ و صد دوکان و چند
 چشمہ آب و دو تالاب و باغات و بتخانہاں بسیار دارد و تخیل اہل اسلام
 بصورت کیما کیما ب' دران موضع دو دیہ صغیر است یکے گوشال پالیم کہ دو
 مقبرہ دارد اول مقبرہ حضرت تاج فراق کہ از گروہ بڈن شاہی بود و بر ہماں
 چبوترہ بر ہر دو بازوے او دو کس از رجال اللہ خواب راحت یافتہ اند یکے مہوم
 بہ ہدایت شاہ کہ از گروہ ارزاں شاہی بود و دیگرے مسمیٰ بیمار شاہ کہ از گروہ
 حسین شاہی بود غرض ہر سہ گروہ فیض یاب سلسلہ علیہ جناب سلطان الاولیا
 علی جدہ و علیہ التحیۃ والثناء است تاج فراق نام جدید است و وجہ تسمیہ مشہر
 نگہ دید و بفہم ایں ناچیز چنین میگردد کہ آنجناب بفرق دنیا و ترک ماسوی تاج
 محبت مولے بر سر گذاشت و باین اسم شہرت یافت۔ بیرون احاطہ نیز قربت
 دوازده گز طولانی در قونش بسططان روی دوازده گزی زبان زد عالم گردیدہ۔
 چون پیماںش آں نمودند بدرازی بست و پنج دست یافتند واللہ علم بحقیقۃ الحقاہ
 ثانی مقبرہ شاہ عبدالرزاق و شاہ عبدالفتاح۔ دیہ دوم گروہ کیان پالیم دران
 مقبرہ سید مخدوم حاجی و سید مخدوم جہاں شاہ مع مسجد است کہ ہر دو از اولاد
 حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت قدس سرہ بودند از ہمہ نہارات خود بدولت
 بہرہ یاب شد بفضلہ تھالے در ہر دو دیہ اکمنہ مومنین اللہم انصہم الی

یوم الدین بکثرت واقع شدہ و پتی کل دیہے است مایل بشمال و مغرب
 کہ از دوسہ منزل آئندہ رود کاویری استقبال میکند دریں مقام برو
 اوڑنی مشہور شدہ 'پل کلان دارد و از سوادتر و آلور ملحق میشود و قریب
 پنجاہ خانہ و یک چشمہ در آن ہست، تندیال ہم بر طریق مذکور واقع شدہ
 پانزدہ خانہ و سہ دوکان و یک چشمہ و باغ و آبدار خانہ دارد، راہ این قریہ
 و چند دیہ گذشتہ مثل دیہات سابق وسعت نمی دارد زیادہ از دو پالکی از انجا
 نخواہد گذشت، فیما بین دیہ مزبور و دیہ آئندہ کہ فرودگاہ لشکر ظفر اثر است
 چہتر کلان و چشمہ رام سامی مدلیار پٹا میراث دار واقع شدہ کہ براے راحت
 خلق احداث نمودہ و او مالک شخصت قلبہ است، آمیاپن کہ آنرا آرتی پتن
 و آما پچکٹرا نیز گویند مابین مغرب و شمال است، در ابتداے آن چہتر و چشمہ
 ایست کہ مشروع باقی از بہر آرام مسافراں بنا کردہ و بعد اندک فاصلہ باز
 چہتر لیست کہ رام ساکن چیناپٹن ترتیب دادہ، دریں دیہ دو صد کلنبہ و خانہ و
 سی دوکان و چہار قطعہ باغ و پنج چشمہ است۔

گلدستہ سوم

بفضلہ تھالے بنو زہم ہنگام طلوع آفتاب حضور بر سواری سہاساؤ
 سیاہ جلوس فرمودہ بمنزل نیرا منگام کہ سیزدہ میل است از منزل گذشتہ
 نہضت فرمود و بوقت یکپاس روز دخل خیمہ خاص شدہ زیب و عزت افزود

دیباچه که بنظر منور گذشت نوکریز قلم می شود مؤتمداً اور بست خانه بنود و
محل بر پشتهای دارد که چهل خانه باشد و قطعه باغی است کلاں مع چهار و
چشمه - پشتهای پور بست خانه و دو دوکان و یک چشمه و چاوڑی دارد
گلدسته و اشل چهار کلاں مع چشمه و سی خانه دارد - اورا اوڑی سی خانه و سه
چشمه می دارد - بر تو اسل پنجاه خانه و سه چشمه و چهار دارد - کرڈا چیری
قریب پنجاه خانه دو دوکان و چهار چشمه و منڈف دارد - کلیتریم منڈف عالی شان
و چشمه و چهار و سی خانه و دو دوکان و یک باغ دارد و رود و غار در آخر
آں از سمت مغرب میگذرد ازین جا حد تر والور منتهی شد و از دیه آئنده سرحد
تعلقه سنیا گڑی است - نیز امگلم نهایت آباد است هزار خانه و صد دوکان
و یک چهار راه تجار که به محتاجان تازه وارد روزمره می رساند و هشت
چشمه و چند قطعه باغ و یک چاوڑی و منڈف دارد و رودی از آنجا جاری
است از دو سه روز جاده پیاپیان بشهرت تابش آفتاب آب و تاب خود در باخته
بودند و غلامه این رباعی حضرت خواجه ابوسعید ابوالخیر قدس سره ورد خود ساخته

یارب سبب حیات حیوان بفرست

وز خوان کرم نعمت الوان بفرست

از بهر لب تشنه طفلان نبات

وز دایه ابر شیر باران بفرست

چونکه رحمت عام الهی شامل حال بندگان عاصی است و به سقائے ابر حکم

آہپاشی و بموکل باد حکم مروہ جنبانی شد تا اہل عزت کہ از خانان خود چوں
عندلیب گم کردہ آشتیاں جدا افتادہ اند مبتلائے کربت حرارت نشوند۔ بفرمان
واجب الاذعان از شب ترشح پیدا گردید و ہوائے سردی وزیدہ در چندین منازل
منزل امروز منہتہائے خوبی و لطافت بنظر آمدہ کہ جانب راست جویبار و بکنارش
و جانب چپ سبزہ زار جلوہ دادہ، بسبب توفیر زراعت تنگی راہ بود علاوہ اینکه
در زمان واحد آمد حضور مع محلات و لشکر و احوال و اطفال و اسباب بازار
عجب کیفیتے پیدا کرد کہ بہ بیان نمی آید و چنین اتفاق بندرت دست می دہد،
خیابان بند ازل کشت عمر و دولت خداوندی بہ سرسزی جاوید رساند و بواسطہ
آنجناہ عالمے را کامیاب فرماید آری۔ ۵

کشت امید غریبوں کی جو کوئی سبز رکھے

اس کے اقبال کی کھیتی بھی ہری رہتی ہے

بعد ورود در منزل حضور بترتیب میز پر داختہ مع برادر والا اختر و ہمراہان
مفصلہ ذیل و چند سردار انگریز ذائقہ آشنا شد، شرف الامراء بہادر خاں کلاں
حضور و نجم الملک بہادر و میرزا محمد امین الدین بہادر از نسبہ زادگان عرش آرامگا
معز الدین بادشاہ ہندوستان و اعتضاد الملک پسر منکوہہ جنت آرامگاہ و
خورشید الملک نسبہ نواب ممدوح و امیر الدولہ حال غیرت خواہر نواب موصوف و
سہراب جنگ پسر حیدر جنگ مرحوم و اعظم الملک و صفید جنگ و حافظ یار جنگ

لے ایں جا جملہ ذکر کردہ و بعد ازاں قلمزد کردہ و آں این است

» اگرچہ ایں بیت از نواب عمدة الامراء بہادر مرحوم ممتاز تخلص است کہ بیان واقع فرمودہ و خود

بر خلاف آں عمل نمودہ تجاوز داشتہ عنہ

و این خاکسار ہم کہ چون مدحیابی است خریک بود از فریق دیگر گوزمٹ ایجنٹ
 میجر میکڈنل و کرنل منز و کیاپٹن خفرس و آفسر ڈکس بیل و شش سردار علاقہ
 بٹالین اجتماع داشتند و باینہا دعوت میزد روز دوم نیز شد، رقاصگان ہنود کہ
 از منزل مذکور و تعلقہ منیار گری برائے مجرا ہمراہ رکاب بودند بادائے رسم پاکوبی
 بانام معقول سرفراز شدند، و بعد نصف النهار برخواست مجلس گردید و خود بدولت
 بجل سراسید۔ و بمستر گائٹن کلکٹر قودہ ہفت خواں مرحمت گشت، بعد فراغ
 تمامی امور نہضت و تیاری میزد و اختتام محفل طرب شدت باد و باران بہمانداری
 خداوند نعمت مامع تمامی لشکر پرداخت از اینجا کہ کریم صفتاں دعوت را بجان منت
 قبول می کنند، مقتضائے نیک طینتی و حسن اخلاق، سرور خاطر اجابتش فرمود
 چوں باعوان نظر دیدند ہمانے بود کہ بہ تمثال جہاندار نزول یافتہ۔ جناب خداوندی
 آنرا بجائے جہان عزیز دانستہ در خدمتگذاریش چنداں تنگاپو و جستجو نمود کہ
 شمعہ ازاں بمعرض تبیان نہی آید۔ یقین می دہم کہ در مدت العمر خود کہ اکنون سال
 سی ام است و حق تعالی بترقی روز افزوں بسن طبعی رساناد این قدر مشقت
 گوارائے مزاج مبارک نفرمودہ باشد غرض ہمہانی آں قسمے متوجہ گشت کہ ہمتائے
 ہمہانی و جہاندار بخاطرش نگذاشت و محنت عظیم بر خود برداشت، ہمان مذکور آنقدر
 بے مروتی ازین عاجز ناواں، بجل آورد کہ از شش جہت بر خیمہ محیط شد و حواس
 خمہ منتشر کرد۔ بہر چار طرف کہ ناظر می شدم تسلطش می یافتم از اینجا کہ از غربائے
 بے مقدور تقدیم خدمت ذی قدرتاں محال است تا مقدور حاضر ہودہ بمضمون سے
 طاقت جہاں نداشت خانہ ہمہاں گذاشت

بجائے دیگر قریب رود آنجا فرود آئیم، از سہ پاس آن روز تا سہ پہر روز دوم کہ
 جہان تازہ وارد حاضر حضور بودہ رخصت یافت، احتیاطاً ہر عالم افروز ما با احتمال
 باقی ماندن اثرش از روز نزول تا روز سوم کہ بہت و یکم شہر مسطور بود لشکر را
 چون ہالہ بگردہ ماہ منور فراہم داشت، ہر گاہ یتقن کلی شد کہ جہان آفاقی بفیاضت
 مقبول باب و تاب بمقام اہلی در رسید خود بدولت قصد سواری فرمود از نزول
 جہان کہ بے ہنگام بود بہر فردے از لشکریان زحمت تمام را ہیاب گشت و این شعر
 آزاد بگرامی مناسب وقت افتاد

وارد بے وقت در محفل قباحت می کند
 ابر در ہتاب با مستان عداوت می کند

گذرستہ چہارم

بفضلہ تعالیٰ بتاریخ بہت دوم بوقت باقی ماندن دو گہڑی روز
 بسواری سمند سبک رو بمنزل پونڈی^۱ کہ از منزل گذشتہ مسافت دوازده میل
 میدارد التفات فرمود و بعد یکپاس و دو گہڑی شب بشکوہ و تجمل بسراجہ^۲ خاص
 عز و شرف افزود - دیہاتے کہ یزیر سم باد پایاں در آمد برقم می آید - آڈنور^۳
 غربی است کہ چند کلبہ بفاصلہ قلیل از راہ گذر و یک چشمہ و منڈف دارد فیما بین
 نیرامنکام^۴ و دیہ مرقوم دو رود عارض میشود یکے کوڈیار و دیگرے پامننیار،

کوژی کویل مابین شمال و مغرب است چند کلبه و محله برهنان دارد ^{سه} آنا پیچ شمالی است مسجور و مقبره و آبدارخانه و پانصد خانه و پنجاه دوکان و هفت قطعه باغ دارد اهل اسلام آن را پنهو ^{سه} اسل میگویند، این مقام آباد کرده دیپابائی زن راجه پرتاب سنگ است، بیرون آبادی مذکور دو مزار واقع شد یکی قبر سید میرالدین حسین قادری است که پیش از صد سال از بلده فرزند بنیاد حمید آباد وارد این سرزمین شده بمحله نحوشتان رفت، دوم شاه جعفر که بعلاقه قبرش چند کانی زمین بادرختان انبه و غیره است و یک چشمه آب هم دارد، و دژیار گردی دیه مختصر غربی است و باغ از آن مقبره سیده است که باوا صاحب نام داشت و زیاده از شصت سال است که در سن هشتده سال مردانه وار بمقابل و مقاتله کفار شدید که از قوم گله بودند زخم شهادت خورد. شالی منگم نیز بطرف مذکور است دو تالاب و صد کلبه و خانه و دو دوکان و سه چشمه دارد. پوتوتی نیز بهما سو است که بکنارش جبهله از جوئبار میگذرد بست خانه و دو سه چشمه دارد

گلدسته پنجم

بفضله لقاله بتاریخ بست و سوم بوقت ماندن چهار گهاری روز حضور بر سواری سکهساون طلالی بجلو داران مقرر بکه چند پالکی نفین افزودی

بمنطقه لقاله بتاریخ بست و سوم بوقت ماندن چهار گهاری روز حضور بر سواری سکهساون طلالی بجلو داران مقرر بکه چند پالکی نفین افزودی

Punavasal ۵۷

Ammamet (R. S.) ۵۷

Kudikoil ۵۸

Saliyamangalam (R. S.) ۵۶ Gollar ۵۵

Depa bai ۵۴

بسرحد نواب چہتر کہ دہ میل است و بہ پہلوئے آبادی شہر تجاور واقع رونق
افزا شد و بسراہ از سواری مذکور فرود آمدہ بر اٹھب تیز قدم سوار گشت
دیہات کہ مراکب فوج ظفر موج در آمد بشرح می آید۔ ^{میل} ناٹھائیم شمالی است
بست خانہ و پنج چشمہ دارد۔ ^{ترک} پلیری جنوبی است شصت خانہ و دہ چشمہ
و دو دوکان دارد۔ ^{لہ} ماری آٹن کوئل غربی است یک تکیہ فقیر و قریب ہزار خانہ
و ہفتاد دوکان و دہ چشمہ و تالاب طویل و عمیق دارد کہ تا بشہر مزبور می رسد
در نام شہر اختلاف است کہ تجاور و تجاور و چنجاور میگویند در دفتر
باسم اول قلمی است، ہنگامیکہ نواب جنت آرامگاہ باہتمام فرزند ارجمند خود
نواب امیرالامرا بہادر فردوس مکان بہ تسخیر آں پرداخت تیمنا بقادر نگر مسی
ساخت، الخرض جائے مذکور شہرے است آباد کہ راجہ آنجا عمدہ راجگان و منصبداران
بادشاہی است و از جنویان یعنی قوم مرہٹہ مثل او در باجگزاران قتل و
کرنالک مقابلہ ندارد کہ محاصل آنجا کروڑ روپیہ است و بقبضہ اقتدار کمپنی درآمد
و ہجچو دیگر حکام براہے حال کہ شرفوجی ^{پٹ} نام دارد حصہ پنجم می رسد اگرچہ زبان
ہر فقیر و قطیر بود کہ راجہ مرقوم بہ نیل سعادت محرم آستان فیض نشان خداوندی
می شود لکن بوجہ چند کہ اصل الاصول آں نامساعدت طالع بود ازین رتبہ
اعظم محروم ماند، با وصف آں تصور در آداب ریاست ننمود کہ بمحور و دخل شدن
سواری مبارک در آن سرحد بر قلعہ توپہاے تعظیم سر شد و نشان برپا گردید
فوج کمپنی با فوج او سراہ برائے سلام بہر دو جانب صف آراستہ ^{نخت} طنبور نوا

و تفصیلدار و غیره بطریق معمول تا منزل همراه رکاب حاضر شد، حضور بوقت مغرب
ازان سواری فرود آمده بادای نماز پرداخت و بعد فراغ ازان بخانه ازین بنحو
نمایان شد که گویا در شب تاریک ماه روشن طالع می شود و بسمت مغرب
درختانی برق بابر سیاه طرفه کیفیتی می نمود که بلا تصنع مصرعه افضل خال
لذتی که شاعر خوش فکر و از قوم بنواوایط بود بزبان آمد

برق پر میزد و از دور تماشا میکرد

بشکوه و تجمل بطور سواری شب گشت بکمال آهستگی از مشعل افروزی تاخیمه
بوقت پنج گھڑی شب جلوه آرا شد، کثرت خلایق برآه نظاره رئیس مابین
درجه بود که مضمون ضرب المثل برگ درختان شمردن و ریگ بیابان پیودن برآنها
صادق می آمد، چونکه اتفاق گذر سواری خاص درون شهر نشد بلکه از کنار
قلعه گذر کرد لهذا احوالش بطریق اجمال قلمی گردید، گذرگاه فضاء دلکش بود
بنایت وسعت که اگر دران سرزمین لشکر پنجاه هزار بلکه مضاعف آن نزول یابد
گنجائش دارد. ثواب چهار این لفظه است که شهره یافت فی الحقیقت سراپا
چاودوی بناکرده هیچ حاکم از حکام گذشته در اینجا نیست نامش لچمه توپ بود
چه توپ در زبان اروی بمعنی درختان است و بسایه آن لچمه بانی که از علاقه
دران راجه بود فرود آمده باین اسم اشتهار پذیرفت و آن متعلق است از
دیه مانس بیٹھ که زامانوس محض باشد چند کعبه و منڈف راجه و یک چشمه
و چاه عمیق و تاریک که مشابه از گور عاصیان است میدارد. و کلبها خارج
از شاهزده وقوع یافته درین منزل خیمه های لشکر باستان مولوی میر محمد صالح بخاری

معنی لشکر ظفر پیکر که مرد دانا و سلیقه شدار است برستی و رستی نسبت از
 منازل گذشته برپا شده علی الخصوص نصب خیمه خاص منقش بانانی با فرش
 به رنگش تازه لطافت داشت که گویا آسمان و زمین به گلکاری گوناگون و بهار
 بوقلمون بنظر آمده و چسبیدگی قنادیل بر ستون خیمه و در میان آویزش درختان
 بلورین طرفه نظاره می نمود که شب تار فلک را بجز اغان انجم آراسته آرائش مسند
 زر دوزی تحمل سرخ کاشانی با شامیانه آن قسم و ستون و صدر مهره طلایی
 لطف بر لطف می افزود و تماشاے این مقام دل آرام معنی سه
 عیاں شد معنی نور علی نور

حل نمود از اینجا که جناب قدسیه مع محل عالیہ و صاحبزادی از منزل نیرا منگم
 که بخوش اعتقاد بزیارت درگاه محلی تشریف فرما شده بود خود بدولت و اقبال
 در انتظار مقدم تا یک روز و بود و رور جناب ممدوحه بسبب عذر بارش تا
 سه روز محل اقامت آرست و بتایخ بست و چهارم به تحصیل دار آنجا بعنایت
 فرد شال سرخ و چیره هبتابی بوٹ دار سرفراز ساخت و بصبح بست و پنجم
 به تیاری میز پرداخت و شب بست و ششم مجلس عرس شریف جناب امیر المومنین
 ابی بکر صدیق رضی الله تعالی عنه و ام حناہ و لاجو منامن برکاته که خیر بشر است
 بعد حضرات انبیا علیهم الصلوٰۃ والسلام در صحن خیمه خاص بترتیب دوسه خیمه
 عالی شان مرتب شد و همه اهل امتیاز چه موافق مذهب و چه مخالف مشرب
 که همراه رکاب بودند فراهم آمدند جماعه موافقین نصر همد الله تعالی بنصره
 بذائقه اش سعادت سرمدی حاصل نمودند و مخالفین هدا همد الله تعالی

بہ تسلط و خوف حضور کہ فرزند ولیند حضرت فاروق غنم یعنی الناطق بالعدل
والصواب امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہ است
چار ناچار شکم سیر کردند، اہل حرفہ آنجا تا اقامت حضور انواع تحایث بردولت
سرے خداوندی می آوردند، و موافق مرتبہ خود الغام می یافتند، خصوصاً عطاران
با ظہار سبز درختان و گلدستہ ہائے اقسام گل مثل موتیا و سمن و گل تکمہ و صد برگ
و گلزار و گل خورشید و گل گڈہل و گل داودی سفید و زرد و گل شببو و ریحان
و مرزنجوش و امثال آنها بہ ترتیب و تہنیز پرداختہ بر در بارگاہ رئیس ذی ہمت
ما منتظر می ایستادند، چونکہ جناب خداوندی حق شناس و قدردان است و محتسب
اھدے بر باد نمی دہد و کف زر پاش اور شک ابر نیساں و دریائے او قایل این
بیان کہ سہ

ہتی کن کیسہ کاں غارت سامان دریا کن

بمن دہ آنچه داری لے خدا ہمت تماشا کن

نذر ہر کس قبول نمودہ بحطائے الغام سرفرازی فرمود بفضل الہی بر احوال آنجناب
مضمون سہ جوان بخت و جوان دولت جوان سال

صادق می آید، برائے تفریح مزاج و انبساط خاطر یک دو شب گلدستہا و غیرہ با
افزایش فواکہ تحویل باغبانی کہ از قوم مغلیہ است و از ایران زمین تازہ وارد
است و در گلکاری و ترتیب بلخ ہمارے دارد نمودہ حکم فرمود کہ بصری بارگاہ
بترکیب چمن و خیابان بندی پردازد و خانہ باغ مرتب سازد، نا مبرودہ باہم جنس خود
کہ ہر دو بچہدہ یساوی ملازم سرکار اند بسلیقہ خوش و روش دلکش بخیابان بندی
و میوہ فشانی و آرائش چمن پرداخت کہ نمونہ گلزار کشمیر ساخت و از نظارہ آتش
نظر ناظر نصارت وافر می اندوخت، و آتش باز برائے ملاحظہ حضور انواع آفتابی

می سوخت ہولے بر چرخ از ستارہ فشانے باجرم کواکب بے رونق و نور می نمود
و افروختگی نلہ و انار بر فرش زین گلہائے ماہتابی می افزود دریں حال این
بیت دعائیہ بیاد آید

پھولے دولت کا ترے باغ سدا چوں گلبریز

رہے خداں ترے اقبال کا منہ مثل انار

در ایام اقامت دریں مقام رسیڈنٹ یعنی وکیل از کمپنی کہ مشین راجہ است
مع ڈاکٹر او از ملازمت حضور سرفراز شد و عطر و پاندان عنایت گشت ۔

گلدستہ ششم

بفضلہ نقالی بتاریخ بست و ہشتم قریب بر آمدن دو گہڑی روز
خود بدولت و اقبال مع برادر والا اختر بجلوس نالکی سبز با جلو معمولی متوجہ
منزل سنگا پٹھری کہ از مقام گذشتہ بعد سیزدہ میل دارد گردید و ہنگام
بلند شدن دہ گہڑی روز زیب و زینت بخشید راجہ مذکور ہنگام سواری
بفرودگاہ توپہاے تعظیم موافق معمول سہ بار سرکنانید و گولنداز بر طبق قاعدہ
فوج بسلام شمشیر برداشتند در راگھذر دو قریہ درآمد پلکیار پٹی میان
مغرب و جنوب است، خانہ سفالی و کلبہ خس پوش قریب صد و سہ دوکان
مختصر و یک چشمہ آب دارد، بلم باصل و لم است مابین شمال و مغرب قبل
از تسخیر تجاور درانجا قلعہ بود کہ اہندام کلی یافتہ مگر از علامتش خندق

باقی است و متصل آں مقبرہ ایت قدیم کہ اکثر بقور آنجا چون نام اموات
محو گردیدہ در آنجا قبرے است بر چہوترہ بلند کہ شخصے توکل شاہ اسم باسمی
در حالت حیات بمضمون موقوف قبل ان تموتوا قبر تیار کنانیدہ دخل گردید
و حکم بندش آں نمود سے

کس را وقوف نیست کہ انجام کار چیت

اگرچہ ایں امر خلاف شریعت غرا است احدے را متابعتش لازم نیست
لکن چنین معاملات در مشرب اہل فنا عین کمال است طعن نباید نمود ،
حضرت خواجہ میر محمد درد دہلوی قدس سرہ الزکی کہ طریقہ نقشبندیہ ابوالعلا
داشت و صاحب کمال بود شخص او بر محل بیاد راقم آمد سے

ہم وحشیوں کے دل میں کچھ اور ہی امنگ ہے

وحشت بھری ہے دل میں کچھ اور ہی تورنگ ہے

ان گشدوں کے آگے عنقا بھی دنگ ہے

اہل فنا کو نام سے ہستی کے ننگ ہے

لوح مزار بھی مری جھاتی پہ تنگ ہے

شعر جناب استاد ذی و قبلہ گاہی روح اللہ روحہ الزکی بریں حال ربط تاجی پذیر

سے مگر شوق ہے بقا کا تجھ کو اے یار جانی

ہستی کا حرف لوح خاطر سے تو مٹانے

در آخر سرحد مذکور فیل سرکار کہ موسوم بہ تخت رواں بود بہ تختہ خاک

لاش خود انداخت یعنی برائے دفع بلائے حضور نثار شد سنگا پٹری آرا

چنچی پٹی و سنگ پٹی ہم گویند جانب جنوب واقع یک تکیہ فقیر و پنجاه کلبہ و ده دوکان و دو تالاب و دو چشمه آب دارد، دریں ضلع اکثر گلزار اقامت میدارند و قوم مذکور کافر سخت و راهزن اند، چنانکه خود بدولت بعد نزول بلشکر حکم منادی فرمود و بنجیہا خدمتگذاران حضور فرستاد کہ دریں مقام فتنہ دزدان است ہر یکے ہوشیاری و خبرداری در وقت شب بحفاظت اسباب پردازد.

گلدستہ ہفتم

بفضلہ تعالیٰ بتاریخ بست و ہنم روز پنجشنبہ ہنگام بر آمدن دو گھڑی روز بر نالکی عنایت سلطانی رکوب فرمودہ با توڑوک مقرری بمنزل تاواگوڑی کہ بنواگوڑی مشہور است و فاصلہ دوازده میل میدارد بوقت یکپاس و دو گھڑی روز رونق افزا شد، از منزل دیروز تا منزل امروز زمین کشت و کار است و آبادی دیہات ندارد مگر دیہے است موسوم بہ شانار پٹی کہ از منزل گذشتہ القمال دارد دران بست و پنج خانہ و یک دوکان و تالاب و چشمہ آب است تا فرودگاہ بیچ مکان و سرا بنظر نیامد و تالاب راے و نام پٹی و تالاب تر و لاپٹی بفاصلہ تیز بر تاپ از شاہراہ می ماند و دو چشمہ آب بتفاوت یک کروہ است و تالاب والا و نڈان کوٹی متصل منزل تاواگوڑی دیہے است غربی کہ دو صد کلبہ و خانہ و چہار دوکان و ہشده تالاب و دو چشمہ آب میدارد۔ مسٹر لشنگٹن کلکٹر نتھر نگر ازینجا تا منزل تلود سرحداد

است بملازمت حضور در اینجا بهره اندوز شد؛ جناب خداوندی موافق مادت
عطر و پان و غیره ملاقات فرمود و از بکاولی خانه هفت توره طعام بنزدگاه
او روانه نمود، هر کلکتر که درین منازل حاضر دولت سرایشود این قسم تواضع
ازو در آغاز و انجام سرحد هم بعمل می آید.

گلدسته هشتم

بفضلہ تعالیٰ بسلح ماه مرقوم بوقت باقی ماندن دو گهری شب
روز عید المومنین رئیس دین پناه ما بمجلوس سکساون طلائی با تمامی پالکی
نشینان و سواران مرد آدمی و جلو کثیر همچو سواری جلوه آرائی از مدراس
باراده دارالاماده قدیم که عبارت از صوبه دارالنصر نهرنگر است و از منزل
گذشته مسافت دوازده میل دارد سرگرم جلوه فرمائی شد امروز در گذرگاه
قریه واقع گشت که موسوم بشوالا مادیوی بود شصت خانه و دو دوکان و
دو چشمه آب و دو تالاب و یک جدول دارد که از جوئبار تالاب می گذرد تا
مثل گونا گری است، مهذا چند ریه مثل نول پیٹ و کٹ پیٹ و وڑ پیٹ
و امثال آن بچپ و راست ماند چونکه نیرگیتی افروز یک نیزه بالا شد خود
بدولت از سواری مذکور متصل کوه پن مله که بزبان اهل امتیاز از بهنگار گنده
مشهور است فرود آمده بخلعت فاخره زر دوزی و زلیرد مرصع بر تنی خود را

روز جمعه
۱۳۰۳
۱۳۰۳
۱۳۰۳
۱۳۰۳

Navalpattu ۷۷

Kuvalagudi ۷۷

Solamanderi ۷۷

Golden Rock (R. S.) ۷۷

Varaganeri ۷۷

Kottapattu ۷۷

آراست کہ آفتاب جہانتاب از تابش مہر منور ما بآتش حسرت در سوخت
و از تار شعاعی چادر حجاب بردوخت، از دستار زرتار بافزایش سرپیچ
جواہر و جیفہ پر کیسرے لطف تمام نمایاں گردید و دل الفت منزل بے افتیا
ایں شعر برجستہ بزبان رسانید

دستار زری ہے مرے خوردشید لقا کا
جوں سورۂ یوسف پہ ہوسر لوح طلا کا

بعد ازاں مضمون

بکمال اللہ آں سرور شہ زور

ز سکھساون آمد سوے پشت بپور

بتکین تمام و تجمل تمام بر مرکب سبک خرام کہ ہمشکل تخت رواں بود رواں
شد و بعد اندک رفتار بر عماری سبز والا جاہی کہ اگر چرخ اخضر براں اشار
شود زیبا است زیب افروز گردید و برادر والا اختر نیز بسرپیچ و جیفہ
مرصع زیبا ور شدہ در خواصی بہ دو زانوئے ادب نشستہ مورچل می جنبانید
بمجرد ورود سواری خاص بسرد صوبہ مرقوم بر قلعہ سہ بار توپہائے تحظیم
بلند آوازہ گشت و نشان عزت بر پا از انجا تا قلعہ بلکہ تا در دارالامان آنگہ
ہجوم تماشا ٹیان بود کہ ساخت آں زمین بر راہ نوردان تنگ آمد علاوہ
آنکہ از عروس کالوہ تا دروازہ حصن کہ قریب مسافت یک میل باشد کرنل
مکیر کہ الٹنگ جنرل است بایک رجٹ ترب سواراں شمشیر کشیدہ و
دو ہتالین جوانان بار و یک رجٹ سولجر بنادیق بردوش گرفتہ با جماعہ
سواران فوج از قوم الگریز زیادہ از صد کس باشند بانشا ہائے رنگارنگ

علاقہ سپاہ برائے مجرائے حضور بر طبق قواعد و راستہ صف آرا بودند
نواختن ساز ہلے ولایتی مانند تنے و شبابہ و بلیان و دف و الخوزه و
طنبور و رن و اصول و غیر ہم در نہایت دلفریبی بود کہ جان ناتواں را آرام و
دل رنج کشیدہ را راحت تمام می بخشید، الغرض یشو کہتے کہ لایق طرز ریاست
و شایان شان امارت بود بوقت بر آمدن یکپاس و دو گہری روز از راہ دروازہ
نو کہ بفرنگی دروازہ مشہور است اسل نیز اعظم بہ بیت الشرف جا فرمود الحمد للہ
علی ذلک سے اٹھ گیا بہمن ودی کا چھنتاں سے عمل

تیغ اردی لے کیا ملک خزاں متاصل

ایں فاکسار و چند اشخاص دیگر از حضار مجلس بفرط دلتخواہی بآداب تہنیت
و ادائے نذر پرداختند کہ رئیس ماجد سہ پشت بارت آبائی داخل دارالامادہ گردید
و بخزانہ عامہ وجود باوجود خود بایں مقام کہ گمنام شدہ بود نزیب و رونق
بخشید اللہم متع المسلمین بطول حیاتہ و ادم بطنفک الاعظم
ایام دولتہ آمین اندکے احوال آنجا آشنائے قلم میگردد کہ صوبہ مذکور در
قیم الایام مشہور از تیر ستر پور بود، بسبب مرور ایام بلسان خاص و عام از
ترچنابلی اشتہار پذیرفتہ، میگوبند کہ سابق بریں ملک بڑ چلا کہ دیو جیم بود
و صاحب سہ سرو برادر دماسر راون قبض و تصرف می داشت و احدے از
بنی نوع انسان براں دست نمی یافت چونکہ ارشاد صدق بنیاد جناب مخبر صادق
علیہ العلوۃ والسلام است کہ الاسلامہ یعلو ولا یعلیٰ اینجا دین متین
بدستاری حضرت نہرولی قدس سرہ الزکی نوے تقویت یافت کہ سرادر شیاطین
مقتول شدہ بدار البوار شتافت، حتی کہ نشان او یعنی بت رنگ کہ کفسار

پیرستش آں می پرداختند سرش از تن جدا شدہ بجائے افتاد و اندک
جسم بر زمین فرو رفت۔ بالائے آں چراغ مزار مدوح تا این دم روشن است
اگرچہ این قصہ از ہنگام خود سالی زبانی سال خود ان بگوش این حق نبوش می رسید
المحمد شد اکنون بطفیل ہمراہی آقاے خود برائے العین محائے نمودم و سرکفر بچراغ
اسلام منور دیدم، قصہ این معنی طولانی است و بتحریرش طومارے باید، القصہ
در قلم و کرناٹک پایانگھاٹ بعد آبادی در اس شہریت آباد و بلدے است برکت
بنیاد کہ بسا اہل دل از اولیا و علما و صلحا و مشائخ و فقراے آزاد گنج ہستی را
دریں کنج ویران نہاں کردہ اند و بر دولت دنیاے فانی کہ سرور دو عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وصحبہ وسلم در حق آں فرمودہ "الدنیا ساعۃ لیس فیہا دلحۃ"
پشت پازدہ مثل نو عروسان فلو نگاہ قدم بفحوائے "نم کنو مۃ العروس" بخواب
راحت رفتہ، تفصیل این اجمال بعد اتمام احوال شہر بقید قلم آوردہ خواہد شد
ہر گاہ ملک مذکور در سنہ یکہزار و دو صد و شانزدہ ہجری بعد ارتحال نواب
عمدۃ الامرا بہادر مرحوم تحویل اہل کمپنی شد کلکٹر شہر مسطور بخانہ شماری قلعہ
مع دیہات متصل آں پرداخت نوبت بیک لک و چند ہزار رسید و دوکان ہمہ قسم
بیک ہزار منہتی گم دید۔ قلعہ اش تا این مرتبہ وسعت دارد کہ زیادہ از ربع آبادی
در اں گنجائش پذیرفتہ حتی کہ کوہ بلند کہ موسوم بکوہ تائیماں و باں سو بعض کرشمہ
ولی معلی نمایان است محیط شدہ و استحکام دارد و بقول نواب آصفیاد ثانی یعنی
نظام الملک نظام الدولہ سید احمد خاں بہادر ناصر جنگ شہید علیہ رحمۃ اللہ
الوحید ناظم ملک دکن بسد سکندری خطاب یافت، قصہ اش اینکہ در عہد
سلط نواب شمس الدولہ حسین دوست خاں بہادر غضنفر جنگ عرف چند اصاحب

بر نواب جنت آرامگاه که در آن ایام مخاطب بسراج الدوله بهادر منصور جنگ بود عرصه مقاومت تنگ آمده بحضور نواب معنی عرض کرد و اعانت خواست از آنجا عنایت نامه در جواب صدور یافت و برجیش بدست خاص بدین عنوان زیب تحریر شده که مثلاً قلعه از مرم باشد و قلعه دار از صنف اناث و حرب اش از سوزن میتواند شش ماه قلعه را محفاظت باید داشت چه جائے آنکه مثل شما بهادر و بهادر زاده و قلعه ترچناپلی که دم سد سکندری می زند بدست باشد و فوج فیروزی در صدد اعانت می تواند سالها سال محفوظ باشد انتہی کلامه.

آبادی خوب است و طرح باغات و عمارات مرغوب فقط باغات سرکار هاشم قطعه مثل مرقع باغ و حیدر بلغ و حسن باغ و نہر باغ و منور بلغ و آواز بلغ و امیر باغ و باغ نجیب اللہ خان و باغ مصطفیٰ و سنگار باغ و امثال آنها در نہایت خوبی و سرسبزی است و عمارات قدیم و جدید ہم قریب منزل باشد همچو جہاں نما کہ بحال ارتفاع است و تمنای سرسائی تا گنبد خضر می دارد و خلیفہ محل و روشن بنگلہ و محل فرش بانائی و چک و لاسم کہ بنائے قدیم راجگان بود با وجود امتداد ایام در غایت استحکام است و عمارات زماننا ہرگز بدستی آن نخواہد رسید، مساجد درون و برون قلعه ہم قریب بست منزل خواهند بود علی الخصوص مسجد محمدی سنگ بست بنا کردہ نواب جنت آرامگاه با ہتمام قطب الدولہ حسن علیخان جاگیر دار بندہ بمحلی پٹن کہ در آن ایام در حضور نواب معنی علاقہ میداشت بمنہائے صفت

و مضبوطی و خوش قطعگی است کہ معمار عقل بتوصیفش تر زبان و بعض آں
حوض عربض و طویل است کہ افزوں از مضاعف ده درده باشد و فوارہ دران
جوش می زند و هجوم مایہیان عجب جلوہ میدہد مدرسہای دو منزل گرداگرد
آں بلطے مرتب گشتہ کہ مشرف است بسیر و تماشای در دارالامارہ و چوک و
شارع عام بحسن التفاق و ودگاہ راقم بمدرسہ گردید و کیفیت بہم رسید کہ
بعونہ تعالیٰ بیک جانب بیت اللہ و بجانب دیگر دارالامارہ رئیس دین پناہ کہ
ہم نفع دین یعنی ادائے نماز پنجگانہ جماعت و ہم فائدہ دنیا یعنی اصال از
دولت سرای ولی نعت کہ ذریعہ رفاه حال و مال است و ضمناً بسبب قربت
شاہراہ و نیزہ مضمون سے

ہوتا ہے ڈھلے دن سے تماشا گجری کا

سیر و تماشای ہر قسم موجود او تعالیٰ در جلد دے ایں سلوک کہ بے خواہش راقم التفاق
ہمراہی افتاد و ہیچ امر بکشائی نمی کند، برکات دارین ہمیش ما نصیب فرماید
و بشہر وجود با جود او از ہمیں شمر نورس دولت بارور نماید سے

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آیین باد

بیرون قلعہ دو رود عظیم الشان است یکے موسوم بکاکویری و دیگرے بکولارم و
میان دو آبہ دو شہر مختصر است اولامسی بسری رنگ و ثانیاً بجمکیسر کہ معبد
عام ہنود است و درین ملک آں را بجائے سومنات و بنارس میدانند۔ تقریب
بتکدہ ہلے مذکور آنقدر زبانی ہر فردے از ہنود شنیدہ ام کہ خارج از بیان است
از انجا کہ محبت اسلام بوقعی بممانت ایں معنی می پردازد قلم انداز نمودم کہ بجز

محنت حصولے نیست، معجزا بہ تحریر احوال مفصلش ابنائے روزگار کہ بدگمانی
و افزا جزئ ایمان آہنا شدہ است باین معنی مہتمم خواہند کرد کہ راقم نیز
بتماشے آن پرداختہ باشد عیاذا باللہ بفضل ہادی برحق و موفق مطلق
این خاکسار از ایلم طفلی گاہے باین سیر و تماشا قدم برداشت بلکہ از اکثر مہنبت
اعراض کلی دارد او سبحانہ تعالیٰ باین خاکسار و جمیع مومنین توفیق خیر عطا
فرماید و از امور مخالف شریعت غرا بجنب دہد۔

الحال شرح آسودگان ناہور اینجا و شطرے از احوال برکت مآل
آہنا برقم می آرم و عمر گرانمایہ دران صرف می کنم تا بمودے عند ذکر الصالحین
تنزل الرحمت کب رحمت نمایم و از دل رنج کشیدہ خود دفع زحمت نمودہ
یادگار عظیم بچہاں فانی باقی دارم چنانکہ بابائے عاشقان علیہ الرحمہ والرضوان میفرماید

مانند ساہبا این نظم و ترتیب

زما ہر ذرہ خاک افتد بجائے

غرض نقشے است کز ما یاد ماند

کہ ہستی را بنی بینم بقائے

مگر صاحب دلے روزے برحمت

کسند در کاد این مسکین بوائے

سر آمد اولیائے این بلاد حضرت نہتر ولی قدس سرہ الزکی کہ نام نایش سید
بابا مطہر الدین سرست طبل عالم است ساکن استنبول دار الخلافہ روم و از
حکام آنجا بود، القابش بمتابعت اسمائے حسنی نبود و نہ رسیدہ ہنگام ورود
ہفتصد مرد پالکی نشین بحلو داری ہمراہ رکاب فیض انتساب می داشت حنا و لاتی

بود کہ نسبش بدرجہ ہشتم منتهی میشود بجناب ہدایت مآب امام چارمین سرور
 ارباب تمکین سیدالساہدین حضرت امام زین العابدین علی جدہ و علیہ التحیۃ والثناء
 کہ بقوت دین متین بکفر ایں ملک بشکست فاحش پرداخت و فلغلہ کرامات
 و بزرگی در شش جہت بلند آوازہ ساخت خرقة ارادت از ... مرید حضرت
 شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ الزکی پوشید و بوقت باز یابی بحضور
 احکم الحاکمین پانزدہم رمضان المبارک ۷۷۷ شش صد و ہفتاد و سہ ہجری
 بعمر مقدس جناب وسیلہ و حامی ما در ہر دو سرا یعنی رئیس المحبوبین علی جدہ
 و علیہ التحیۃ والثناء در رسید، چنانکہ تاریخ وفاتش اینست ۷۷۷

ظہور منظر حق نور سید الثقلین

شہ مطہر دین طبل عالم کونین

سوال سال وفاتش مخوم از ہاتف

جواب آمد از عرش نور نور العین

اگرچہ از ادنی تا اعلی بزبان او قابل نہ صد سال اند - و بعض مجاورین
 باثبات این معنی از چند کس بمنظرہ بلکہ بمجادلہ پرداختند حالانکہ تکرار آہنہا
 خلاف واقع است و غلط محض، القصہ اگر بتفصیل کراماتش پردازم دفترے
 باید تا دریں پرکالہ کاغذ چہ رسد، گنبدش بیرون قلعہ از دروازہ نو کہ
 اتصال دارد و باطراف تا مد نظر شالی زار جلوہ میدید کہ نظارہ اش انظار
 را نصارت می بخشد و عروس کالوہ کہ جدولے است از ہر کاویری پائین

۷۷۷ کہ بفرنگی دروازہ مشہور است" ایں فقرہ در نسخہ قلمزد شدہ است

۷۷۷ کالوہ کاٹھوانا لفظ مائل است کہ بمعنی جدول است در ہل یا منہا

دروازہ بیرون باری است، احاطہ درگاہ آں مرد خدا وسعتی دارد کہ قبہ شریف و چہار نشین فترا و سرا و در عقب مسجد چہنمہ و گرد و پیش کثرت قبور و صحن بہن و بر در دو نقار خانہ یکے ازاں میاں خاص و دیگرے بلقاء نواب جنت آرامگاہ گنجایش پذیرفتہ، اندرون گنبد چہار قبر است اول تربت آبخناب و ثانی مرقہ حضرت شمس گویاں کہ خواجہ تاش یعنی مرید یک پیر و از ہمراہیان بود کہ گرد ہر دو مضجع محجر برنجی است کہ براں از کار فقرائی مزین شدہ و پایشن مزار عبدالرحمن بھنداری یعنی تقسیم کنندہ بخشش فقر و گور مانا جگنی کہ دختر راجہ بود بخلوص اعتقاد بخدمت آں ولی اللہ شرف اسلام پذیرفت، و بہ پہلویش طوطی دفن یافتہ کہ آنحضرت یا دختر مرقوم پرورش می فرمود.

حضرت سید فتح اللہ لوری علیہ رحمۃ اللہ الباری بالائے خمدنق

پایہ دیوار قلعہ مدفون است و برائے نمایش بقدر یک و نیم دست قبر او اندرون برج بطاقتی ترتیب دادہ اند و گذرگاہ در آب مذکور یا بر دیوار کہ بقدر یک دست عرض است واقع شدہ و برائی تا آنجا ہنگام بر شکل کہ خندق از آب لبریز می باشد مشقت و دشواری است، قصہ آں سید بزرگوار چنان مستفاد گردید کہ زمانش طویل است، بعضے گویند کہ محاصرولی مدوچ است و بعضے متاخر ازاں در ہر صورت بیش از بنائے قلعہ در انجا مدفون شد، بسبب بعد زمانہ نشان قبر او چنان محو گردید کہ مضمون آبیہ فحیمہ کان لہ یکن شیئاً من کودا صادق آید ہر گاہ برائے تیاری قلعہ کہ بار سیوم پایہ دیوار کندہ شد بسبب صدمہ بیل بجائے گل گل آں خویش پیر ہن گل کرد، کفر و فخرہ شدت قساوت قلبی از کار کن تا کار فرما بایں کار نمایاں ہیچ محض دانستہ دیوار برپا کردند و آں خفاش طینتان

از انجا بعات معہود چون اہل شام بشام رفتند و وقتی کہ طلوع صبح شد پایہ منہدم دیدند و برپا کردند و تا سہ روز بمضمون سے

ہے شام کفر کو اسلام کے سحر پہ ہجوم

ہمیں آتش در کاسہ موجود بود یعنی بغلیہ کفر علی الرغم تا سہ روز در استحکام پایہ خون جگر می خوردند و دیوار مقصود را باہندہ کلی محائثہ می نمودند بریں حال شعر آزاد مناسب افتاد سے

مہندار از ضعیفان کار سنگیں بر نخی آید

کہ کوہی میشود صورت پذیر از خامہ موے

ناچار راجہ آں وقت کہ از قوم راجیوار موسوم یوجی رنگ چکے ناٹھ ٹایک بود بمحضر تمام حاضر شدہ نیت کرد کہ اگر دیوار برپا شود بنائے قبر آنجناب سازم و زمین برائے مصارف آنجا گذاشت نہایم، چونکہ عجز مقبول دلہا بلکہ پسندیدہ جناب کبریا تعالیٰ شانہ است از ہمہ شب افتادن دیوار بموقوفی درآمد و باداے ہر دو شرط پرداخت، در عالم رویا از سلسلہ فقر و نام و تائیل رحلت اطلاق کنجید بدو از دہم شہر رجب المرجب عرس اوست چنانکہ امسال راقم سطور شریک فاتح بود، میگویند کہ سید ممدوح قلندر سے بود از طریقہ سہروردیہ و خدمتگذاران مقبرہ او فقرائے سلسلہ جلالیہ هستند، انظار آہنا چنین است کہ ہم مشرب خود بود واللہ اعلم، بہر حال رجوع ہمہ سلاسل بواسطت جناب شاہ ولایت شیرمیشہ کرامت سیدنا امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اللہ بجناب جناب سید العرب والجم صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم است و مقصود از بیعت بہر طریق حق کہ باشد وصول الی اللہ است و بس کہ الطرق الی اللہ بعدد

انفاس الخلاق "جناب ولی کامل مرزا عبد القادر بیدل علیہ الرحمۃ کہ بدو و ہبط
اوستاد جناب اوستادی و قبلہ گاہی روح اللہ روحہ الہی است می فرماید
سبل ہر رہ کہ رود روے بدریا دارد

غرض سید سلاسل و طرق طریقہ علیہ قادریہ است کہ سلسلہ خداوندی ما
سلطان الاولیا بود علی جدہ و علیہ التحیۃ و الثناء و ہمہ اولیا و اہل سلاسل
فیض یاب مایہ نہمت آبخناب اند تا روز جزا اگر کسے دریں شک آرد و در حق
آبخناب حرف سبک بر زبان گذارد بیعتین باید دانست کہ آن بے سرو پا از جلدہ
ہدایت ہزاراں مرحلہ دور است و بدست ضلالت رہزور "اللہم نبہنا عن فوتمہ
الغافلین" او قوالے بحسب تمنائے قدیم و آرزوے صمیم ایں خاکسار کہ بظاہر نیز
طالب سلسلہ بیعت سراسر برکت اوست بزودی رساند اگرچہ نقش غلامی را قلم سطر
کان اللہ فی کل الامور باجناب تقدس اغتساب بوقتیکہ چہار ماہہ بشکم مادر بود
بشہوت رسید و متحقق گردید یعنی حضرت والد ماجد مغفور ملاء اللہ قبرہ بالنور از
بزرگے در باب ولادت استخارہ کنانید بفضل قادر حقیقی در عالم رویا چنان منجہ
شد کہ شخصے می فرماید خلاق مطلق فرزند عطا میکند باید کہ در غلامی جناب عبد القادر
سپارد و بایں اسم مسمی سازد، آئندہ فرزند مذکور احتیاط ایں معنی دارد کہ با احد
از لفظ غلام خود را مخاطب ننماید۔ بحول اللہ قوالے و قوتہ ایں خاکسار کہ اکنون
قریب چہل سال رسیدہ و از بد و شہور لصدق دل در زمرہ غلامی جناب شاہنشاہ
اولیا علی جدہ و علیہ التحیۃ و الثناء کہ ہمہ وجود توسل و اعتماد کلی دارد ثابیت قدم
است و خلاف حکم بعمل نیاورد، آئندہ ہم بعون اللہ قوالے و حسن توفیقہ عزم بالجزم
دارد کہ از بادشاہ ہفت اقلیم ازین لفظ مخاطب نشود

زہول این وآں معجز چہ می ترسی قوی دل شو

کہ داری درد و عالم می دیں مشکل کشا پیرے

حضرت شمس پراں علیہ الرحمۃ والغفران ہم مشرب و از ہمراہیان
حضرت نہرولی بود، اندرون قلعہ بجانب کوجر گنٹہ بہ بست و ہفتم رمضان المبارک
در انجمن خاک شمع ہستی خود را فروخت وجہ تسمیہ آنجناب بدین منوال زباں زد
خلایق است کہ بزور کرامت قوت پرواز تا خورشید می داشت لہذا بایں اسم
شہرہ آفاق شد و میتواند شد کہ حق سبحانہ قلعہ بخاصان درگاہ خود ایں قدرت
عطا فرمودہ است، چنانکہ خواجہ میر محمد درد کہ احوالش بالا گذشت می فرماید

کَلَمکِیں ہے نہ یہ قدرت نہ وحش و طیریں ہے

مرا یہ دل ہے کہ دونوں جہاں کے سیر میں ہے

شخصے سست اعتقاد کہ قول او معتبر نیست می گفت کہ بسبب برہنگی نامش برہنہ
بود و بزبان عالم بشمس پراں مشہور شدہ انتہی گفتار او محض افتراست زیرا کہ
آں بزرگوار سالک بود و بحکلیف شرعی عقیدہ چگونہ مثل مجاذیب بحث و مجاہدین
صرف عریاں باشد فافہم گنبدش مختصر با مسجد بنا کردہ نواب شمس الدولہ بہادر
مرحوم است و روبروے آں چشمہ آبی است کہ بعض جہال سراپا ضلال بزعم ہل
چنان قرار دادہ اند کہ ہر کس در اں غسل نماید سید میشود چنانکہ چند اشخاص اینجا
انیں حرکت چڑجہم و خطا خود را در زمرہ سادات شمار می کنند و منبع فسادات
گشتہ از روے حدیث شریف ہدف لعنت می شوند لغو و باشد من ذلک، حضرت

ملا جامی قدس سرہ السامی می فرماید

من ندانم کہ بابی و علی ایں چہ گستاخی است و بلے ادبی

حضرت سید عبدالوہاب علیہ الرحمہ عالم باعلی و مرد اکمل بود مدفون
است بر عروس کالوہ در افواہ عالم نام گرامی او بمقدس و کمال جاری است
اعلیٰ کرامتش تا حالت تحریر این قدر باقی است کہ اگر کودن طبع تا چہل پنجشنبہ
فاک پاکش را آشنائے زبان کند، بلا دتش مبدل بزکاوت میشود و از علم بہرہ
می یابد چنانکہ اکثر تجربہ کاران بکرات و مرات پیش این طالب علم باظہار آں پرداختہ
اند، حضرت ممدوح از اولاد صحیح و سیلتنا غوث الوری علی جدہ و علیہ التحیۃ والثناء
بود و اوستاد شاہ فیض اللہ و شاہ نصیر الدین علیہما الرحمہ کہ احوال آں ہر دو
مقدس بہ تحریر خواہد آمد بششم ماہ شوال المکرم جاں بجا بخش سپرد۔

حضرت شاہ فیض اللہ قادری علیہ رحمۃ اللہ الباری ساکن شہر لکھنؤ
بسمت راہ پتور^۱ در تینور^۲ کہ دیہے است میان شالی زار آسودہ، و گنبدے
دارد کہ مدفنش بقبر یک مینار مشہر شدہ حالانکہ بر قبہ اش مینار نیست بلکہ
مسجد آں احاطہ منارہ بلند دارد، صفائی صحن و سایہ درختان و چشمہ آب
و قطعہ باغ در نہایت خوبی و لطافت است کہ نظارہ اش دل را راحتے می بخشد
بیقین می دہم کہ در مقابلہ این آبادی ہیچ مکان چنین دلکش نیست، میگویند کہ
شاہ موصوف اہل دل و صاحب اعمال و دعوت بود کہ ہر گاہ بر سفال آب ناریہ
نقشے مرتب کردہ اندک گردش می دارد، مٹا کا فرطے آنجا جوں گرد باد سرگردان شد
بہوئے آں حاکم باطن، ہچو غبار شوریدہ حال می رسید و از سرگذشت سرگردانی
آگاہ می گردانید، در ہماں حالت برآمد امور حاجتمندان می فرمود، این ہم مشہور است
کہ بمجرد ورود دریں جا و دخل گنبد حضرت ولی مصلی گردید و در عرصہ قلیل بہنایت

فیض باطن رسید از مدفن آثار زیارت گاہ مردان خدا معلوم میشود و دل را کشتہ می کند، آخر کار ہفتم رمضان المبارک صایم دیدار معشوق حقیقی بودہ راہ دار نعیم پیمود و بشریت لذت اصلی افطار نمود۔

شاہ نصیر الدین علیہ الرحمہ از سلسلہ خلفائے نامی حضرت ولی مصلی بود و صاحب شغل و عبادت بہ بستم شہر ربیع الآخر از کالبد جسمانی آزاد گردید و بیرون احاطہ گنبد شریف خلوت سراے خاک آرمید۔

سید فرید الدین شہید علیہ رحمۃ اللہ المجید جانب جنوب از قلعہ بفاصلہ ۳۰ میل از مدہرا دروازہ در کا کا توپ از جلوت کثرت در خلوت وحدت در رسید احوال برکت مالش بریں نوع بر کرسی شہود جلوہ گر می کنند کہ مرد عمدہ بود و روزگار پیشہ در عین دنیا مضمون ۳۰

دل تیرہ اپنے کو روشنی بفرغ شعلہ عشق دے

کہ یہ جانتا ہے پس از فنا کہ لحد پہ تیری چراغ ہو

کلمہ تار خود بشمع معرفت روشن میداشت، آخر الامر بحایت دین متین از دست کفار لعین مظلومی قتل شد تا این مرتبہ کہ نقش را از تیغ جفا پارہ پارہ کردند۔ و اعضا از ہم جدا نمودند از اینجا کہ الا ان اولیاء اللہ لا یموتون واقع است باندک زمان تنش بر حالت اصلی درآمد، با فاقہ قلیل بدواز دہم شہر ذی قعدہ آن شہسوار معرکہ شہادت بحریم وحدت بہ سرخروئی ابدی نابز گردید و غلغلہ بزرگی خود را بچار سوے آفاق بلند آوازہ گردانیدہ، جناب باباے عاشقان افاض اللہ علینا برکات انفاستہ خوش گفت

در عمل کوش و هر چه خواهی پوش

تاج بر سر نه و علم بر دوش

منجمله کرشمه شهید مدوح اینکه کو چیده از گنبد او اتصال دارد و آب شیریں ازان تراوش کرده نه قدحهای سنگین که در اینجا کنده اند جمع میشود، بمقامیکه گذر آب است اکثر اهل حاجات خصوصاً عورات برای حصول مراد بتوسل این مرد شهید در اینجا می روند و بکمال طهارت دست خود در آن می گذارند، شالی تروتازه یا گل تروتازه یا برگ سبز یا ماهی زنده و امثال آنها از اینجا بحسب مقصود بر می آید. و آن را شگون و موجب برآند مدعا میدانند و بفضل کار ساز حقیقی مطلب حاصل می گردد. و این ولا مقام مذکور زندان خانه سولجراں مقرر یافته آنان از جهالت و ضلالت ازلی بر جلئے صدر بے طور پیا شروع کردند و دستهای نجاست آلود در آن گذاشتند و بعضی کماں امتحان کرشمه آغاز نهادند، ازان زمان آمد آب به نهایت قلت رسیده و گل و غیره که بحاجتندان هم دست می شد، موقوفی در آمده چون رئیس ما با اعتقاد درست فائز آنجا شد تا اقامت هر روز آب خاصه از اینجا موافق خواهش می رسید و از بهان زلال که رنگ و مزه شیر و شکر داشت سیراب می گردید.

حضرت چاندستان علیه الرحمہ والفقراں از گروه طینوریان در وقت

خود صاحب مقام بود که باقتباس کرامتش اگر ماه تمام هلال آسا گشته در یوزہ گری کند سزا است، بسلخ ذی حجه از دار فنا رخت اقامت برداشت و مستانه وار بجاذبه محبت مولی بوطن اصلی شتافت گنبدش قریب گنبد ولی محله است، احوال چند بزرگان که به تحریر آورده ام بزبان آنها زیاده از یک صد و پنجاه سال نگزشتہ باشد سید زین العابدین علیه الرحمہ در تینور مدفون است از زمان

رحلتش باحدے اطلاع نیست، قصہ ظہور آں مرد خدا اینکه قیدیایں کہ در
مواخذہ دزدی و خونریزی بزنجیر آہنی زلیور پوش اند و از حکم انگیز برتیاری
راستہا مامور، چنانکہ پیش از ہفدہ سال بجائے کہ اکنون مرقد نور بارش نمایا
است با راستگی راہ می پرداختند کہ ناگاہ از بے ادبی تمام گل صفا بپا بوس
آں فرزند شہید کربلا علیہ النجۃ والتنا رسیدہ بجائے عرق خوارہ خون برآورد
چوں خاک از انجا برداشتند شخصے را یافتند کہ بلباس سفید بخواب راحت
است و بعض جا بخون تازہ آلودہ شدہ، خلقے از کمال تعجب بتماشائے او
چوں نگس بر شہد ہجوم آوردند در اں میاں صفدارے یعنی صوبدارے بود از
علاقہ پیشین انگیز مخلص عقیدت بہ بنائے مقبرہ پرداخت و بعالم رویا از نام وے
اطلاع یافت الحق مدفنش مقام دلکشا است و رواں آسا، جناب حافظ شیرازی
قدس سرہ الزکی می فرماید ے

رقیب در گذر از عاشقان مکن نفرت

کہ ساکنان دہ دوست خاکسارانند

روز وفاتش متحقق شدہ ہر کس بزیارت او مستفید شود بآدائے فاتحہ می پردازد

سید کریم محمد قادری عرف حضرت صاحب علیہ الرحمہ از اولاد

حضرت شاہ صبغتہ اللہ نایب رسول اللہ قدس سرہ بود کہ بسا اوقات جنت

آرامگاہ از اں سید عالی درجات اعانتے می خواست و بہ جہت او پناہ می گرفت،

سیما در ہنگام تسلط نواب شمس الدولہ از تائید آں بزرگوار کہ کمک بزرگاں

نمونہ فضل فاعل حقیقی است نواب موصوف فتح و ظفر یافت، بتاریخ ہفتم

لہ در مدینہ منورہ در سال یکہزار و پانزدہ ہجری وفات یافت۔

شوال المکرم و دارِ دنیا نمود و اندرونِ قلعہ متصل مسجدِ خوابِ فردوسِ مکاں
بخاک آسود۔

علیم اللہ شاہ قادری ملقب بہ رہنہ شمشیر در عنقوان شباب
حالت جذب داشت و رشتہ اش بملاحظہ پیریشان حالی و سرگردانی اورا بجزیرہ
مقتل میگرداند باوجود بندش دروازہ غائب می شد و بگنبد حضرت نثرونی
حاضر بعض اوقات مار بوقت خواب بر سرش سایہ فلک می بود و زخم شمشیر برو
کار نمی کرد۔ و ہنگام پیرانہ سری باوجود نالوائی بقوت باطنی بر پہلوان قوی حملہ
آورده بقفا خوابانید و چون سنگ از کوه غلطانید بہ بست و ہفتم شہر
مبارک ربیع الاول سنہ یکہزار و دو صد و سہ ہجری از جہاں رفت گنبد
شمن مختصر او قریب عروس کالوہ واقع است۔

شاہ امام الدین قادری سید عالی خاندان و از مشایخ
خوش الطوار بود ہشتم ماہ رجب سنہ مذکور از دنیا رخت ہستی بر بست و
اندرون قلعہ متصل مسجد مسطور مدفون گشت۔

شاہ رحمت اللہ قادری از جملہ سادات و مشایخ نامور بود
برائے ہجرت سنہ ماہ گذشتہ بر حمت حق رسید و مقابل مقبرہ مسافر شاہ بسطامہ نری آمد
سید شاہ عبد الرحیم قادری کہ خاکساری پیشہ او بود بمصدق
اطلبوا المعالی باللہم المعالی ہمت او بلند اندیشہ او با وصف قلت معاش
بمضمون سہ ہر چہ داری صرف کن در راہ او۔

لین تالوا البر حتی تنفقوا

نفس معنوی دل میداشت شب زندہ دار و دمی بے عبادت نمی گذاشت پیش از

نوزدہ سال بطریق سیاحت فایز مدراس شدہ چندے اقامت نمودہ بود از انجا
کہ خداوند طفلی راقم بفحوائے کلام برکت انتظام جناب بابائے عاشقان علیہ الرحمہ
والارضواں سے خورشید دہ بہ کنجشک و کبک و حمام
کہ یک روزت افتد ہمارے بدام

خدمت دلہا موجب زاد آخرت میدانست بواسطت اوستاد قدیم خود یعنی جناب
والد ماجد مغفور ملا الشدقبو بالنور دریں اوان محبت فقر و خدمتگذاری آہنا بر
جناب مغفور ختم بود، بچوشش خاطر بہ تعظیم و توقیر ملاقات فرمود و ضیافت فرستاد
و مبلغ دو صد روپیہ بے خواہش شاہ ممدوح تواضع نمود چونکہ بمضمون سے
ہمت بہ ہیچ مرتبہ راضی نہی شود

یک جا قرار نیست سپہر بلند را

محقق است، در عرصہ چہار روز زر مذکور بہ تقسیم محتاجین برداختہ بے زاد و راصلہ
بجادہ مقصود پیمود، و بعد یک سال در ماہ جمادی الاولی برفیق اعلیٰ پیوست
و متصل مسجد محمدی بمحاذی سکونت گاہ خود مدفون گشت۔

خاکی شاہ از مریدان سلسلہ حضرت صبغۃ اللہی مشہر بکمال تقدس
بود تا این مرتبہ کہ جماعہ حیوان ازال انسان انت میدانست، و ہنگام تناول طعام
زاغان شریک خوان او می شدند، الغرض در ویش بے نفس بود و مخمر بخاکساری،
بہ ہشتم سفر سفرگزین عالم باقی گردید، و طایر روح را بہوای محبوب حقیقی پرواز کشید۔

خواجہ امین الدین چشتی سید گرامی خاندان و از قدمائے مشائخ

این شہر بود لذاب جنت آرامگاہ و غیرہ با او الفت می داشتند و لیسوگ و
مراعات می برداشتند بدواز دہم ذی حجہ ازین عالم محل سفر بر بست و در دہم ذی الحجہ

در بجوار پدر خود خواجہ معروف کہ مرد بزرگ بود مدفون گشت۔

خواجہ احمد شاہ حسینی چشتی ساکن صوبہ مہجر آباد بیدر کہ از

نسل سلطان احمد ہمنی بود و سلسلہ نسب مادری او بنوعی جانب حضرت سید

محمد حسینی گیسو دراز الملقب بشاہباز بلند پرواز خواجہ بندہ نواز قدس سرہ العزیز

می رسید، مرد عالی نسب و فقیر گرامی حسب بود قناعت و توکل و انزوارا بحد

رسانید کہ زبان در وصف او لال و خامہ سر بریدہ بشرح ثابت قدمی او

پامال، زیادہ از عرصہ بست سال است کہ بر فتح پہاڑی سوار شد و تا دم

واپسین فرو نیامد، چونکہ خواجہ مہرچ بیاس خرقہ درویشی فدائے آل عبا بود و

محو محبت ابنائے روزگار کہ تعصب و ناواقف بینی را شعار خود ساختہ اند

ہیچ کس را در ہیچ حالت چہ در امور دنیا پابند عزت و خود داری باشد و چہ

در کاروبار عقبی منزوی و ثابت قدم ماند ناگوار مزاج شقاوت امتزاج خود ہا

میداند، باین وجہ در حق آں مقبول بارگاہ کبریا لب بہ تبرائی کشایند و مہتمم

بہ رخص می سازند ہر آئینہ جزئی بہتان خواهند یافت، اکسانیکہ در کمال محبت

و اعتقاد از آں با تہنیر نسبت این امر شنیع می کنند جزئی آنہا روسیاهی

است و بس جناب امام بہام ما محمد بن ادیس شافعی مطہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

و ارضاء و لاحرمنا من برکاتہ و نفعنا بعلومہ کہ در شان او حدیث

مینف لا تسبوا قریب شاخان عالمہا یملأ الارض علما و رود یافتہ در محبت

حضرات اہل بیت کرام سلام اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بمرتبہ محویت داشت کہ

زبان بدگویان در حق آں تقدس نشان با اہتمام رخص و اشہا، بچوں این معنی

بسم اشرف رسید مٹا این بیت الشاد فرمود

لوکان رافضاحب آل محمد

فلیشهد الثقلان انی رافضی

و بر وقتے دیگر بر ہمیں مضمون ایجاد نمود سے

بریت الی المہمین من اناث

یرون الرفض حب الفاطیہ

او تعالیٰ براقم سطور و جمیع مومنین بر مذہب حق یعنی اہل سنت و جماعت
ایدہم اللہ تعالیٰ الی یوم القیامہ و محبت و غلامی از آل ہاکرامت بمقتضائے
بند مرثیہ جناب قبلہ گاہی و اوستادی روح اللہ روحہ الزکی سے

ازل سے معجز عاجز ہے خانہ زاد اس کا

کیا ہے ورد زباں صبح و شام یاد اس کا

عقیدت اسکی ہے دونوں جہاں میں زاد اس کا

لغیب کر اُسے یارب سدا حضور حسین

ولائے عترت اظہر انیس جانش کن

غم حسین قرین دل و زبانش کن

تادم واپس قائم دالد و از امور مخالف شریعت غرا و صحبت اہل عناد
و نفاق و مخالف مذہب دوری لغیب کناد۔ چوں سال گذشتہ خبر ورود اُس
ما مشہر اتفاق گشت خواجہ مغفور باستمع آں فرمود کہ اسال ہرگز اتفاق
آدن نواب صورت نخواہد بست شاید سال آئندہ خواہد شد ہر گاہ دریں
ولا خبر سفر متحقق گردید۔ گفت کہ پیش از وصول نواب دریں جا از حکم
حاکم مطلق حضور طلب خواہیم شد اتفاق ملاقات ما دست نخواہد داد بچنا

بتاریخ بست و ہشتم شہر مقدس ربیع الآخر قبل از بست و پنج روز از خروج
شکر خیزہ زندگی را بمقتون سے

الانما الدنیا کم نزل داکب

تراہ عشیاء و هو فی الصبح سراحل

از منزل دنیا بیرون نمود و بر ہماں کو پہچہ اقامت کہ از چندے بہ پہاڑی خواہ
استہار دارد در مکان بنا کردہ خود بمقام خاک آسود اللہم اغفرہ واسمہ
امیر خسرو دہلوی قدس سرہ الزکی می فرماید سے

یاراں کہ بودہ اند ندانم کجا شدند

آیا چہ وقت بود کہ از ما جدا شدند

شاہ بہیکا الملقب توڑین جانوا، اوڑاویں ٹیکا فقیرے بود

مسافر آزاد از گروہ بہلول شاہی کہ در ضمن خانوادہ علیہ قادریہ دخل است
محکومت رانی رانی میناچی کفار آسجا اقامتش ناگوار دانستہ باذیت می پرداختند
روزے ملول و بتنگ شدہ گاؤ سنگ کہ مقابل بت خانہ بود و آنرا ہنود پرستش
می کنند و بسوامی دامت براس سوار گردیدہ بحول و قوت محی مطلق و قادر بر حق
مثل گاو ان زندہ بسواری خود در آورد و علف چرانید و گشت شہر نمود، رانی
و غیرہا باعتبار از شاہ موصوف دست ظلم کشیدند و بتکدہ از انجا برداشتہ اک
زمین کہ بر عروس کالوہ واقع است نیاز او کردند بدواز دہم دی حجہ ازین عالم
رفت و بر جائے مذکور دفن گشت .

شاہ جمال الدین حسین چشتی بیجا پوری از خلفائے حضرت

امین الدین اعلیٰ بریں سرزمین ورود یافتہ زیادہ از صد سال است مشرب زندان
 می داشت و از تکلیف شرعی آزاد حق کہ ریش را بقول عوم کہ ما صدق اولئک
 کالانصار بل ہماصل اند زراعتگاہ دانستہ بداس استرہ صاف میکرد اگر میزد
 گاہے بہ تقریب نماز بمسجد می شدند قاضی آنجا زبان بطعن و تشنیع در حق آنہا
 مع مقتدا می کشاد از رواد این حال سخت رنجیدہ خاطر گشتہ بحضورش عرض
 کردند کہ از عدم پاس شریعت گرامی ہتک حرمت ما علی رؤس الاشہاد میشود
 باستماع این محنی ساکت ماند و بعد یک دو روز بقاضی طلبید اگرچہ مشارالیه از نام
 او رنگ می داشت و تنگدل بود، بارے بمجروح طلب حاضر شد می بیند کہ شاہ مہر
 بکمال حسن و جمال باحسان دراز نشستہ است از مشاہدہ این احوال فی الحال
 قاضی برسم متذرت بر پایش افتاد و سر رشته صبر و قرار از دست داد، باعتبار ہمازم
 بسلسلہ بیعت او در رسید و مثل زنجیر حلقہ بگوش دروازہ اش گردید شاہ موصوف
 بوقت بیعت فرمود کہ لے قاضی امروز بر تو سلسلہ مریدی ختم نمودم کہ افشائے راز
 شد بعد چند روز بدویم ماہ شوال المکرم راہ ملک عدم پیمود، و بر عروس کالوہ کالبد
 جسمانی را بخاک پینہاں نمود، از اینجا است کہ خدا شناساں در حق بیچ کس بفحوائے

چوں تو می دانی کہ در دلہا خدا است

پس ترا آداب ہر دلہا رواست

لب بہ بدی نمی کشایند و پاس دلہا منظور دارند زیرا کہ دل آنہا ہمچو آئینہ مصفا
 است و مشرف خاطر بہ بخلاف زایدان خشک این زماں خصوصاً بعض نوخیزان
 کہ از معرفت الہی رنگ و بوی آشنائی نمی دارند و ادعائے فضیلت می سازند و
 امروز در پردہ با قسام عیوب کہ اصل اک ہمتان و غیبت و عیب چینی است

متصف اند ناحق بشکوه دیگرے زبان درازی می کنند، هر آئینه انجام این
آغاز بد است و فردا عداوت موافقه این شد، هر روز فال عاقل می فرماید

ندارد حاصله غیر از ندامت حرف سازها

زبان شمع آخر خاک لیسد از درازها

و حقنا الله وایا همد بالخیر -

قایم شاه سرگروه فقرائے این جا از گروه ارباب شاهپس متعلق
از خانواده طوسیه که خانواده هفتم است از سلسله علییه قادریه و پوهله جناب
مرشد زاده آفاق حضرت سید عبدالرزاق رضی الله تعالی عنه منتهی میشود و بجای
قد و تنا و وسیلتنا سلطان الاولیاء علی جدّه و علیه التحیة و الثنا در عین
شباب از ملک هندوستان وارد این سرزمین شده دروازه بکنده تباہ نمود و شیخ
فانی شده به هفتم ماه صفر المظفر سنه یک هزار و یکصد و نود و سه هجری سفرگزین
عالم بالا گشته در مکان و رُود به تحت الشری جا فرمود -

منصف شاه سهروردی که در هنگام حکومت منگارانانی رتبه بت
را بقوت باطن چنان زیس گیر نمود که بزور هزاران کس از جائے خود جنبش
نمی یافت، هرگاه جماعه هندو مع کار فرما بجز و زاری بخدمت او ملتی شدند
یک تار رشته خام بران بسته از حرکت آله متنازل از انجا بر کشید بدوازه هم
ماه مبارک ربیع الاول ازین خاکدان درگذشت و بسمت کالوه مذکور دفن گشت -

التفاق شاه فقیر شاه تاج فراق بفاصله دو کوه از

فتح پورای مدفون است، ثواب جنت آرامگاه از او اعتماد میداشت و بسلوک
عی پرداخت، چنانکه بر مکانش از جانب سرکار ثواب مدوح مسجدی تعمیر یافت -

ولایت شاہ در شد مسافر شاہ از فقرائے مشہور اینجا
است بہ بست و ششم ماہ مقدس ربیع الآخر بہار زندگی او آخر شد و
مقبورہ اش براہ وُرو واقع ۔

میت شاہ فقیر بے نفس بود از سلسلہ چشتیہ، حشمت دنیا
و مافیہا را ناچیز محض میدانست و بعض خرق عادات ہم ازو بوقوع آمد بہفہم
شوال المکرم دنیا را پدرود نمود و در قریہ وُزگنئے آسود ۔

سید جلال کدری از فقرائے آزاد نامور قدیم این دیار بود
از سلسلہ چشتیہ نظامیہ نواب جنت آرامگاہ و نواب فردوس مکان اکثر
بزیارتش می شدند بتاریخ بستم ذی حجہ داعی اجل را لبیک گفت و در راہ گنبد
ولی محلی بہ خانہ خاک خفت ۔

محمی الدین سرمست از سلسلہ مذکور فقرائے قدیم اینجا بود
مکانش بمحلہ ہفت مکان متعارف فقرائے آزاد است ۔

ہمتاب شاہ شیرازی سہروردی از اولاد حضرت خواجہ شمس الدین
حافظ شیرازی قدس سرہ الزکی صاحب باطن بود و در حالت سلوک نوعی جذب
می داشت، نواب رحمت مآب بحالت زندگی آں مرد راہ خدا بر زمین علاقہ و
مکالتے بنا کرد و چیزے بخدمتش ہدیہ فرستاد و استہاد نمود زبانی بسا اشخاص
بزرگی شاہ محلے و استغفا و توکل و توصیف گوشہ گیری شنیدہ ام ۔ بہانہ دہم
صفر المنظر ۱۲۲۲ ھ یکہزار و دو صد و بست و دو ہجری از سرانے فانی بعشر تکرار
جاودانی نہفت نمود و بر زمین علاقہ خویشتن کہ پتھر است آسود، مسجد حاجی

ابراہیم کہ حضرت ولیٰ علیٰ ہنگام ورود از وطن خود در ہمیں با نزول اجلال
فرمودہ بود بیرون دروازہ نو در راہ ورود واقع و سیرگاہ است کہ بہر طرف
چشم واکند سبزہ زارے جلوہ میدہد در صحن آں اکثر عرب مدفون شدہ اند
زبانیشتر اشخاص بگوش رسید کہ دریں قبور بسا اہل دل اند کہ بعض صلحا را
بوقت شب در انجا معیت آہنا نصیب شدہ است، بیرون مدہرا دروازہ متبرہ
ایست کہ قبور از ہزاراں تجاوز نمودہ بدرجہ لک بلکہ زاید رسیدہ باشد، اگرچہ
بابا دی بندر چینا پٹن یعنی مدراس و ہمارس مگر یعنی بندر میلاپور مقابر کثیر اند
لکن چنیس گورستان طویل بنظر نیامد و میگویند کہ دریں مقام ہم بسے مردانِ خدا
آسودہ اند و امکان دارد، چوں دریں مقامات اتفاق گذشت عبرتے دست میدہد
و دل را رقتہ پیدا میشود، آخرا لام بر اہل حیات را ہمیں منزل در پیش و از
لشتر اجل سایر ذی روح دل ریش، عارفی فرماید - سبائی

اے دل بیفتیں داں کہ جہاں جاؤے فنا است

غم خوردن بیہودہ درین عین خطا است

چندانکہ نظر کردم و دیدم چپ و راست

یاراں ہمہ رفتند کنوں نوبت ما است

چوں موج دست بہر دم زدن سودے ندارد و آہنجو شور دریا نالہ و فغان برداشتن
منفعتی نمی دہد، اولی آنست کہ از غفلت و محبت دنیا پہلو ہتی کردہ از حق اعمال
توشہ آخرت باید نمود و در تلاش گوہر مقصود کہ معرفت مولی است صرف نفس
باید فرمود، چنانکہ خواہ میرد کہ ذالیتہ چش نعت الہی بود می فرماید س
بے فائدہ انفاس کو ضائع نہ کر اے درد ہر دم دم عیسیٰ ہے تجھے پاس نہیں ہے

از ملاحظہ کثرت مقابر مضمون این شعر متیقن شد

در عالم مرگ بیم تنہائی نیست

یاران عزیز آں طرف بیشتر اند

معہذا یعنی سوائے بزرگان مدوح اکثرے از اہل دل و صلحا دریں خطہ نجاک
آرمیدہ اند کہ از نام و نشان شاں کسے آگاہی نمی وارد، دریں وقت شعر جناب
قبلہ گاہی و اوستادی روح اللہ و صمد الزکی مناسب حال بیاد این عجز خصال آمد

ہ بزم مادر مرثہ برہم زدنی وقف فنا است

تا بصد عمر ابد جلوه جانان باقیست

احوال شہر مع اوصاف گذشتگان بتسطیر در آمد، اکنون روداد حضور بطور روزنامہ

بہ چیز عبارت می آرم تا ہر کس از امور خیر و آئین ریاست جناب خداوندی مطلع

شود، و بتہ دل در حق ماہ منور ما کہ سراج روشن دولت بل نیر اعظم فلک

خاندان انوری است بدعائے تزايد عمر و دولت پردازد، لغزہ شہر رجب المرجب

روز شنبہ بوقت بلند شدن یک پاس روز خود بدولت و اقبال مع برادر والا

اختر بسواری نالکی سبز بزیارت مزار شریف حضرت تہر ولی قدس سرہ الزکی

از راہ دروازہ نوبشان و تجل جلوه افروز شدہ بادائے فاتحہ پرداخت و غلاف

گل و چند صد روپیہ بخلاص عقیدت نیاز آں مرقہ مقدس ساخت، بعد فراغ ازال

بر تربت جد اعلاے خویش یعنی امیر الہند نواب والا جاہ عمدہ الملک آصف الدولہ

محمد النورالدین خاں بہادر ظفر جنگ سپہ سالار فرمانروائے قلم و کرناٹک کہ بہ بست

نہم ماہ مہمل ربیع الاول سنہ یکہزار و دو صد و دہ ہجری بحکم حاکم حقیقی از حکومت

دنیا عاری گردید۔ و بعد وفات ملقب بنواب جنت آرام گاہ شدہ، چشم روزگار

چنین امیر با توفیق و منع حسنت و والا همت کم دیده باشد بیرون دروازه گنبد شریف زیر سائبان سنگین آن مدفون است فارغ شده بقراأت فاتحه و ادای نیاز و چادر گل پرداخت، پس ازاں بمقبره خاندان عالی شان والا جاهی که هم در آن احاطه ملحق و متصل است رسیده فراخور رتبه هر واحد بادایه فاتحه و نیاز چادر گل مشغول شد، کسانیکه در احاطه از حکومت دنیا عاری شده بمحل خموشان رفته اند بقبید رقم می آید -

نواب عمده الامرا معین الملک اسد الدوله حسین علی خان بهادر ذوالفقار جنگ که همین فرزند نواب جنت آرامگاه و ولی عهد او بود بدوم ماه موصوف سنه یک هزار و دوصد و شانزده روز چهارشنبه رخت هستی پیچید و بنواب مرحوم ملقب گردید . نواب امیرالامرا مدارالملک روشن الدوله حافظ محمد منور خاں بهادر بهادر جنگ خلف رشید و مدارالهام والد ماجد خود و جدا مجد حضور که امیر صاحب تدبیر و صاحب جرأت و شمشیر اسلام پرور کفر شکن دوست نواز دشمن گداز در صورت اهل دنیا مرد دیندار و حافظ کلام الله بود و منتخب اولاد نواب جنت آرامگاه بتایخ بست و چهارم شهر محرم محترم در سنه یک هزار و دوصد و سه در عین شباب بحضور حکم الحاکمین شتافت، و بنواب فردوس مکان تلعب یافت -

سیف الملک النور الدوله محمد النور خاں بهادر حسام جنگ که پانزدهم ذی حجه سنه یک هزار و دوصد و هشتده روز مذکور رحلت فرمود

نصیرالملک انتظام الدوله محمد صلابت خاں بهادر غضنفر جنگ که شب هشتم شعبان المعظم سنه یک هزار و دوصد و نوزده شب چهارشنبه انتقال کرد این هر چهار برادر حقیقی اند از بطن نواب بیگم محل خاں نواب جنت آرامگاه

و از بیگمات بیگم صاحبہ مرحومہ مدوہ کہ پانزدہم جمادی الاولی سنہ

یکہزار و یکصد و ہشتاد و ششش وفات فرمود۔

و محل محترمہ نواب فردوس مکان بنت شکوہ الملک نصیر الدولہ
عبدالوہاب خاں بہادر نصرت جنگ برادر خورد نواب جنت آرامگاہ کہ بسوم ذی الحجہ
سنہ یکہزار و یکصد و نوں رحلت نمود۔

و خواہر نواب محلے مسماۃ بہ بی بی بیگم کہ محل عبدالرحیم خاں خسر پورہ
محمد محفوظ خاں بہادر شہامت جنگ مرحوم برادر کلان نواب مدوح بود مع دو دختر
و دو دختر از محل خاص نواب محلے الیہ یکے موسومہ بملک النساء بیگم عرف دریا بیگم
کہ بہ بست و ہنم شہر صفر سنہ یکہزار و دو صد و سی و شش شب آخرین چارشنبہ
بسیر باغ عدم شتافت۔

دوم عمدۃ النساء بیگم کہ فتح النساء بیگم عرف داشت لبشب یازدہم ماہ
مقدس ربیع الآخر سنہ یکہزار و دو صد و بست و ہفت شب پنجشنبہ از دنیا رخصت یافت
و محل سیف الملک مسماۃ بہ بدر النساء بیگم اخت علاقہ محل نواب
فردوس مکان کہ پچارہم شعبان الحظم سال وفات نواب جنت آرامگاہ برات حیاء
او چاک شد ہماں حیطہ گوشہ راحت یافتہ اند

وفات اہل خاندان مدوح بآبادی مدرس بوقوع آمدہ، و لغش آہنا
بجوار ولی محلے نقل یافتہ شاید خواہر نواب جنت آرامگاہ مع دختران در ایام
اقامت نواب محلے الیہ دریں جا وفات یافتہ باشد، ہر گاہ راقم سطور بمعائنہ مقبور
رؤساء مدوح و صاحب زادگان پرداخت مضمون قاعبتبر وایا اولی الابصار
بنظر آورد کہ پنجم خود تسلط و اقتدار ہر واحد تماشا نمودہ بود و یکبارگی ہمہ را

ازاں حالت دید کہ حکومت آں کوه و قاراں بر پرکاه نمانده، و از امیر تا فقیر
فرقے یافتہ نشدہ چنانکہ غنی کشمیری میگوید مے

عزت شاہ و گدازیر زیں یکسان است
میکند خاک برائے ہمہ کس با خالی

دا اسفا و واحسرتا مشاہدہ ایں احوال معنی آیہ کریمہ کل شیئ ہالک الا وجہہ
حل ساخت و بملاحظہ کاروبار و شوکت و شان ایں عبرت سرا کہ ہمچو آب در زیر
کاه است دل بجز منزل بضبط ایں دعا پرداخت مے

حضور گر ہی خواہی ازو غایب مشو حافظ

متی ما تعلق من تھوی دمع الدنیا واملہا

از نظارہ مجلس آں چشم پوشیدگان خواب عدم چوں نقش تصویر بحیرت رفتہ و
ایں غزل شاہ قدرت اللہ کہ در سواد ہندوستان مرقعے عارف بود بے اختیار بیاد

آورد مے کسی نیرنگی یہ برقی خاطر مائوس ہے
جو شدر دل سے اٹھے سو جلوہ طاؤس ہے

حسن کو اپنے ہوا داروں سے کاوش ہے دم

شمع کی ہر یک پیش برقی دل فالوس ہے

صبر اور طاقت کبھی کے کوچ یہاں سے کر گئی

اب وداع ننگ ہے اور رخصت ناموس ہے

کل ہوس اس طرح سے ترغیب دیتی تھی مجھے

کیا ہے ملک شام اور کیا سر زمین روس ہے

گر میسر ہو تو نک عشرت سے کیجے زندگی

اس طرف آواز طبل اودھر صدائے کوس ہے

صبح کو ہوتا ہے محفل میں مئے گلگوں کا دور
شب ہوئی تو ماہ رویوں سے کنار و بوس ہے
سننے ہی عبرت لے بولی یک تماشا میں تجھے
چل دکھاؤں تو جو قیدِ آرز کا مجھوس ہے
لے گئی یکبارگی گورِ غریباں کی طرف
جس جگہ جاں تمنا سو طرح مایوس ہے
مرقدیں دو تین دکھلا کر لگی کہنے مجھے
یہ سکندر ہے یہ دارا ہے یہ کیکاؤس ہے
پوچھ تو ان سے کہ جاہ و تمکنت دنیا سے آج
کچھ بھی ان کے ساتھ غیر از حسرت و افسوس ہے
کل جو قدرت پائے خم رکھتے تھے تسبیح ریا
آج رہن جام مئے یہ خرقة سالوس ہے

ایں دور باغی نظر باعتبار دنیا و تعلیم و ارستگی ازاں کمال مناسبت دارد
س باغی دنیا خوابست کش عدم تعبیر است
صید اجل است گر جواں گر پیر است
ہم زیر زیں پر است و ہم بالایش
ایں قطعہ خاک ہر دو رو تصویر است
س باغی دیگر

مرغے دیدم نشستہ بر پارہ طوس
در پیش ہنسادہ کلہ کیکاؤس

باکلمہ بھی گفت کہ افسوس افسوس
کو بانگ جرس آہ کجا کیکاوس

او تالے بایں خاکار و جمیع مومنین مضمون حدیث شریف اکثر و ذکر
ہادم اللذات نقش دلنشیں نمودہ از غفلت و جب دنیا کہ جناب مخبر صادق در
مذمت آن حب الدنیا سراسر کل خطیئہ فرمودہ است محفوظ و از نعیم عقی
محفوظ دارد، و از دیدار خود کہ اجل نما است و بفحوائے حدیث قدسی انکم سسترون
ربکم یوم القیامۃ کما ترون القمر لیلۃ البدر و زیارت روضہ مبارک
حبیب خورشید صلی اللہ علیہ وسلم کہ در حدیث صحیح بشارت فرخندہ اشارت من ذما
قبری وجبت له شفاعتی ورود یافتہ است، حراما نصیب نکند و بنا تقبل
منا انک انت السميع العلیم بعد اے زیارت مرقومہ بمقرہ شاہ نصیر الدین
رسیدہ باداے فاتحہ و غیرہ پرداخت، و از جانشین او، ہماں نام مشہور است
ملاقات ساخت، مشار الیہ کہ مرد صالح و منزوی است یک دستار سفید بطریق
تبرک درگاہ بر سر نمود بدولت و یکے بر سر ثواب عظیم جاہ، ہما در پیچید و برسم
شگون پانندان بمضمون ۴

برگ سہراست تحفہ درویش

چہ کند بے نوا ہمیں دارد

با انگشتی فقری کہ براں اللہم انصر من نص دین محمد کندہ بود محضو
ہریرہ رسانید، جناب خداوندی از انجا بہ گنبد حضرت چاندستان حاضر شدہ
باداے فاتحہ و نیاز کسب نور سعادت نمود، و از جانب مدہرا

دروازہ التفات بدارالامارہ فرمود، سوم شہر صدر بوقت بلند شدن چہار
 گھڑی روز در عین ترشح بر سواری بہل اسپان بزیارت مزار رحمت بار حضرت
 سید عبدالوہاب و حضرت سید فرید الدین شہید و حضرت شاہ فیض اللہ و سید
 زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ و اعدا الینا فتوحہم فیض یاب شدہ
 قریب دو پاس روز زیب افروز دارالامارہ گردید، بعد مراجعت از اینجا مستر فرانسس
 گرانٹ جرج کلان یعنی فیصلہ دہندہ قضا یا موافق قانون عیسوی و جرج دوم و سوم
 و ہر دو کرنل حاضر حضور شدہ مستفید ملازمت گشتند، موافق معمول عطر و پان
 و گل و گلاب بہر واحد رحمت شد و بمستر مذکور و کرنل کلان نہ خوان تودہ
 ضیافت و بستہ شخص باقی یعنی بہر یک از ان تودہ ہفت خوان از باورچی خانہ
 خاص بار سال درآمد، بشب چہارم در شکریہ مقدم حضور رقاصگان اینجا باداے
 پاکوبی پرداختند، بشب پنجم علاقہ داران مسجد محمدی و داروہنا و غیرہم کہ
 متعلق از باغات سرکار اند برائے مجرا بہ تمنائے دلی باریاب شدہ بگذرانیدن
 نذر سرمبہات بفلک افتخار رساندند۔ و مطران کویہ تائبان میوہ و غیرہ برہم
 لدایان تحفہ آورد و بعطائے انعام از جناب خداوندی اعتبار نمایاں و عزت
 بے پایاں حاصل کرد۔ پنجم شہر بعد سہ پاس روز ضیافت میز بسواران فوج
 نہ ہمراہ لشکر ظفر اثر بودند مع سرداران اینجا فرمود، و بعد انصرام آں بزیارت
 حضرت سید فتح اللہ نوری بسواری بہل اسپاں نور افزا شدہ فتوح سعادت
 حاصل نمود، بتاریخ ششم بعد ادائے نماز ظہر با محلات ہر کویہ مذکور جلوہ فرما
 نشست از صبح تا استوا بند و بست زنانہ بایستادگی سراچا و بندش قناتہا

در اینجا بعل آمده و صد کس مشغول اهتمام بودند چه بندوبست آن مقام بلند
 مشقتها دارد و بے التفات رئیس نظم و شوق چنین محل از جمله محال باشد
 بهنتم مجلس فاتحه حضرت سید جلال بخاری و سالار مسعود غازی قدس سرهما
 در محل دوم بعل آمده و همه ملازمین سرکار و اهل عزت این دیار حسب الامر
 حضور بر خوان دعوت حاضر شدند بیازدهم شریف مع محلات به سنگار باغ بعد
 نماز ظهر رونق افزاشده پس از سیر و تماشا بشب معاودت فرمود بدوازدهم بختی
 عزت بخشی حسب التجاء جرج مرقوم به تقریب دعوت میز خود بدولت و اقبال
 مع برادر والا اختر و مشرف الاما بهادر و نجم الملک بهادر و گورنمنٹ ایجنٹ بر
 بهل اسپان جلوس فرموده و باشخاص مفصله ذیل مثل راقم و میرزا الهی بخش بهادر
 شاهزاده و اعتقاد الملک و خورشید الملک و امیر الدوله و انوار الدوله و اعظم الملک
 و صفدر جنگ و شرف الملک و قادر حسین خان بهادر معتمد جنگ و حکیم باقر حسین
 خان بهادر مرطی و وحیمه اللہ خان و حافظ یار جنگ و محمود علی ششی انگریزی و
 قریب دو صد سوار بجلو داری همراه سواری خاص دہشتہ بدباغ شمار الیہ کہ قریب
 کا کا توپ است بوقت نہ ساعت زیب افزاشد در عمارت موسی الیہ نوزده سوار
 کورٹ و اہل شمشیر و اہل قلم و سیزده عورات آہنا بتعظیم رئیس ما جمع بودند بکمال
 ادب تا سواری حضور میزبان برسم استقبال رسید و بہ نہایت عز و توقیر بکرسی
 نشانید جناب خداوندی و تاجی حضار ذائقہ آشنا شدند صاحب بید اترام محفل
 میز آبخواب را بہمہ اطراف و جواب کاشانہ خود تکلیف قدم رنگی داد تا از
 گلگشت چنین سرور عظم اقامت گاہ خود رشک گشتن شود حضرت پراس خاطر
 ملہ نام یک خانوادہ از قوم نواٹ است ملہ و قاضی محمد ملہ ملہ و ذات بہنمادی الاول ملہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 در روز پنجشنبہ ۱۲۵۴
 در محل دوم بعل
 در روز پنجشنبہ ۱۲۵۴
 در محل دوم بعل

بہر چہ چار طرف سیر و تماشا فرمود و بوقت نصف النہار بدولت سرانیب و رونق افزود
از قرائن آنجا چنین معلوم میشد کہ آن باغ مع حویلی بخیریدی سرکار درآید ازاںجا کہ
باغات کثیر و عمارات عالی شان مملوک سرکار اند حضور بشرے آن ملتفت نگردید ،
شب سیزدهم خود بدولت بہ تکلف تمام از انواع اطعمہ طریق اہل اسلام کہ ہم شیرین
و ہم نمکین بود و خوردنیہای قوم انگریز سوائے کباب حرم بہ تیاری میز و وسیع پرداختہ
بجرج مسطور و چہل و یک کس از اہل کورٹ و سرداران فوج و کلکٹران و غیر ہم
دعوت فرمود، مشار الیہم بجان منت از سرشام حاضر شدہ بنوالہ و پیالہ پرداختہ
و اقسام حرکات و صدای سرور ساختند، این خاکسار از ہنگام ریاست خداوند طفلی
تا این دم گاہی بقوم مذکور در مجلس حضور بانسباط خاطر این قدر مطلق العنان
ندید اگر چہ چنین حرکات بمحفل ہم مشربان خود بعمل می آرند چنانکہ در اوایل ریاست
جناب رحمت مآب دی ریٹ ہانریل ایڈورڈ لارڈ کلیو کہ محب صادق آنجستاب بود
بمنہائے تشین و تزیین دوبار کشت نمودہ بنجاب معلی استدعا کردہ بود و راقم
ہم حسب الحکم ہمراہی داشت در آن وقت ہچنین صورت محائمہ کردہ غرض جوش
سرور آہنا درینجا دلیل بر خلوص محبت از حضور باشد کہ اخلاق خداوندی باخوش
و بیگمانہ در عالم آشکار است و بس، بعد فراغ اکل و شرب انجن طرب تادیر
ہنگامہ آرا بود کہ در آن مجمع رقاصگان مسلمان و پاکوبان ہندو نژاد اظہار ہنر خود
می نمودند و از حرکات نازک ادا نشاء عیش قوم مرقوم دوبالا می کردند، بعد نیم شب
یک یک از آن ہنر و گاہ خود رسید، نیوس پیپر کہ از جانب گورنمنٹ در باب ورود
حضور دریں جا و ضیافت فرمودن سرداران انگریز کہ بدہم ماہ اپریل سنہ یکہزار

وہشتقدم و سی و دو عیسویہ پچھاپہ شدہ بود ترجمہ آں کہ مرقوم شدہ است

بعینہ لفظ بلفظ بقلم می آید "بندگان نواب کرناٹک پہچار دہم ماہ گذشتہ تشریف

آوردہ در دارالامارہ کہ در قلعہ واقع است داخل شدند و بہتر چنابلی عزت

افزودند از تشریف آوری نواب کرناٹک بمایاں عزت وافر و خوشی کمال حاصل

گشت بہ بست و ششم ماہ گذشتہ بندگان نواب کرناٹک ضیافت عمدہ لائق

سرداران و بیبیان علاقہ انگریز بہادر ساکن قلعہ ترجمہ چنابلی نمودند بعد فراغ

از ضیافت تمامی سرداران و بیبیان مرقوم الصد مسٹر فرانسس گرانت جرج کلان

سمت جنوب روئے آرکاٹ از اجازت باہل مجلس گفتند کہ ہمہ می باید برائے

صحی و عافیت و ترقی عمر و اقبال و دولت نواب کرناٹک دعا باید کرد اے

صاحبان من ہمہ با بطرف ایں جانب متوجہ شوند یقین کلی میدارم بکمال ادب

متوجہ خواهند شد چرا کہ دعا کردن بحق ہجو رئیس نامدار فرض است اے صاحبان

من حالا مایان در دارالامارہ بندگان نواب فراہم شدہ ہم یعنی در سایہ

ہمان نواز اولاد سلسلہ عمدہ دوستان قدیم صادق و با وفائے قوم انگریز بہا

ہستیم بندگان نواب کرناٹک عمدہ ہمان و لغت غیر مترقب مایان را از تہ دل

بجوشش و محبت بسیار بدستور بندگان عمدہ خود رفیق صادق قوم انگریز بہادر

امشب بکمال توجہ دلی و ہریانی و اخلاق گردو پیش خود جمع کردند و از

جوشش قلبی در تواضع کمال مروت و اہلیت و حسن خلق و فیض رسانی و

موالفت و لطف خود بطور و رثائے عمدہ ظاہر فرمودند صاحبان من دعا مایان

نواب کرناٹک بکمال خوشی قبول خواهند فرمود چرا کہ مایان دریں مجلس عزت و

و ناموری از توجہ و تشریف آوری و جوشش و محبت و حسن و اخلاق بندگان

بہارِ اعظم
جمن دوم گلدستہ ہشتم

بہارِ اعظم
جمن دوم گلدستہ ہشتم

نواب کرناٹک حاصل کردہ ایم دعا از تہ دل خواہیم کرد، من حی خواہیم نظر بر عزت افزائی و مہمان نوازی بندگان نواب کرناٹک ادب خود روانہ نمود، بپانزدہم روز شنبہ بوقت باقی ماندن چہار گھڑی روز در ساعت شمس بجناب خداوندی دختر سادت اختر از محل نو تولد یافت، خالق جسم و جاں بآں کو کب عفت نشان در سایہ نیر عظم ما نور فشاں دارد و عنقریب بکمال لطف و عنایت حب تمنائے من دولتخواہ قدیم کہ از عمر دو سال ملازم رحمت مآب است و آنجناب در اں زمان سن یازدہ سال داشت، سیارہ دولت کہ ہم چشم ہر منور باشد ضیا بخش عالم نماید۔ محمد و آلہ الامجاد و بظہور ایں ولادت با میمنت کمال مسرت را ہیاب خاطر حضور شد و بمنہائے ہجت نذر تہنیت ہم گرفت اگرچہ در خاندان والا جاہی بتولد دختر رسم نذر و تہنیت نیست لکن رئیس ما بمصدق لٹن شکرت ملانید تکم پیدایش صبیہ را کہ آنہم عطیہ الہی است بجائے ظہور فرزند دانستہ شکر و سپاس بجا آورد و رسوم آں در دعائے ترقی عمر و اقبال و دولت آں بندگان نواب کرناٹک از نوشتیدن جام سہ سہ لبریز سہ بار ادا و ظاہر نمائیم و نیز بدرگاہ الہی دعا نمائیم کہ ایں سلطنت و تاج شاہی بندگان نواب کرناٹک روز بروز باوج و تاقیام ماہ و خورشید بر فلک قائم و دیم باد نہتی

پہچہار دہم در محل حضور قدسیہ دعوت فاتحہ موصوف بہمہ ملازمین و اہل امتیاز اینجا بحمل آمد بر مایہ ہمہ قسم نعم موجود بود، ہر واحد دریں سفر ایں سفرہ را نعمت غیر مترقب دانستہ بسیری تناول نمود، دریں عرصہ قریب دو پاس روز جنرل دفٹین کہ سردار فوج اینجا است و برائے بند و بست امور کمپنی بپاکم کوٹہ

راہی شدہ بود بدریافت تشریف آوری حضور بسرعت فایز شدہ از ملاقات خداوندی
 مستفید گردید؛ بر طبق عادت توضع عطر و پان و غیرہ فرمود و یازدہ خوان توره
 طعام ضیافت بفرودگاہ مشارالیه ادا کرد و امر متحن بعمل آمد؛ بہند ہم جنل مرقوم
 بہ تمنائے دلی کہ ذرہ را نور فشانی نیز عظم تمنا است دعوت حضور نمود از ہنجا
 کہ ہر چہ انتاب ما روشنی دہ عالم است باقبال این معنی پردخستہ بعد بلند شدن
 یکپاس روز پاس خاطر مشارالیه مع برادر والا اختر سواری بہل مذکور با چہارہ
 شخص ذی عزت کہ بدعوت اول رفتہ بودند جز شرف الامرا و انوار الدولہ و
 صفدر جنگ کہ اینہا ہمراہ نبودند و جلو سواران مزبور بجانب باغ اقامتگاہ کہ
 ملوک سرکار است و بجا ریت رفتہ جلوہ فرا گردید؛ جنرل مسطور بہنایت ادب
 و اخلاق برسم استقبال تا سواری حاضر شدہ بکمال خلق و الفت برکسی نشاند
 و خود ہم مثل سہابہ پہلوے آفتاب ماند تا یک ساعت بل زاید لولیان ہندو
 زاد بصدائے زنگولہ و تال مردنگ و آوازہ الغوزہ و خیرین و حرکات دست و ابرو
 بقانون ہندو بچگان داد پاکوبی و دست زدن میدادند و بست و یک کس
 از سرداران انگریز کہ برائے تعظیم خدیو خلایق نواز ما حاضر مجلس بودند بہ نظارۂ انہا
 ہجو نرگس چشم حیرت کشادند؛ القصہ محفل میز ترتیب یافت و اطعمہ طرز
 اہل اسلام با فواکہ و خوردنیہائے قوم مذکور بجز آب و کباب حرم آمادہ شد زیارہ از
 یک ساعت ذائقہ نمودند و مطربان ولایت انگلستان بصدائے دلکش مزامیر و
 آلات طرب بہ تسکین خاطر سماع آشنایاں کہ قوت روح و قوت جان است
 می پرداختند؛ بعد اختتام انجمن میز مشارالیه عطر و گلاب و گلدستہ و ہار و پاندان
 بحضور پُر نور بدست خود گذرانید؛ بعدہ بصاحبزادہ بلند پای گاہ نواب عظیم جاہ بہادر

بہارِ عظیم جہاںی
 جہن دوم گلدستہ ہشتم
 ص ۱۰۷

بر همان اسلوب رسانید پس ازاں بہ میجر جنس و کیپٹن ڈن کہ ہر دو سکرٹری
مومی الیہ اندایما شد از کرسیہا برفاستہ بہ ہر یکے از ہم نشینان حضور متوضع
اشیائے مذکور می پرداختند و پیش ہر فرد رسیدہ بلیقہ نمایان و اخلاق بہ پایا
رسم مہانداری ادا می ساختند غرض اس سرداران را خلیق یافتہ چنانکہ میجر گریٹ
کہ از چہرہ اش عمدگی و آثار خلق ظاہر بود و کرسی راقم با کرسی مشار الیہ اتصال
داشت از آغاز مجلس تا انجام اس از ہر قسم اشیائے ماکول کہ باہتمام بکاوان
اسلام طیار شدہ بود متوضع می شد و باکل مبالغہ بالغہ می نمود از انجا کہ اس خاکسار
را گاہے عادت ذائقہ نمودن اشیائے مطبوخ اس مطبخ نیست بلطائف الحیل
پرداختہ باندک میبود مضمون

ہر چہ گیرید مختصر گیرید
کار دنیا کسے تمام نکرد

قانع شد بوقت آمد و رفت سواری خاص اتواب عزت سرشد و دو سہ کمپنی
جوانان بار بر قاعدہ سلام ایستادہ طنبور نواختند رئیس مابعد دو پاس روز بہارالامان
نہضت فرمود و از گل وجود خود بفرود گاہ محط نمود ہشتم شخصے خواجہ محمد نام
اہل دکن ملقب باڈوی خواہر زادہ خواجہ امین الدین چشتی کہ ذکرش بالا گذشت و
ملازم قدیم سرکار نواب فردوس مکان بود چوں از انقلاب زمانہ نباہی لاحق حال او
گشت ترک دستار کرد و بحسرت بسر برد اوقات می ساخت بلے بذریعہ ورود حضور
بلا دستار و کمربند بملازمت مشرف شد خود بدولت دریافت کہ شاید از جملہ مشائخ
روز گاہ است چوں از و خطاب فرمود بر احوالش مطلع گردید حضور در ہر امر کہ سایل

بتایں بست و پنجم حضور بعد فراغ نماز عصر مرقضی بلغ کہ بر کنار رود کاویری
بفاصلہ اندک ازاں واقع است حسب الطلب جناب قدسیہ کہ ہماں روز دران
جا تشریف فرما شدہ بود بر سواری پہل اسپاں کہ رنگ سبز زمردی بود و فرش
و کاوی آں از پوست سرخ ولایتی کہ ہر دو رنگ دلالت بر مسبزی و سرخروئی
جناب خداوندی می نماید با پنج کس از ملازمان مثل مولوی میر محمد صالح بخاری
مفق عسکر ظفر پیکر و حکیم باقر حسین خان بہادر و حافظ یار جنگ و وجیہ اللہ خان
جلوس فرمودہ جلوہ فرما شد پنجم آں این خاکسار عجز نشان بود کہ بعد سالہائے
دراز بر طریقہ عزت بخشی پدر بزرگوار خود ہر منور ما بمنہائے عنایات و عطا،
عطارد وار بہ پہلوے نیر اعظم جا داد، ہر گاہ سواری خاص تا کنار جوئبار رسید
ازاں نزول فرمودہ بر سکہساون سیاہ رنگ از میان آب عبور نمود، ہمراہیان
بر سواریاں خویشتن بجلو داری ہمراہ رکاب سعادت انشاب بودند، جناب
خداوندی بوقت ماندن یک ساعت روز دخل باغ مذکور محل سراشد و اشخاص
ہمراہی بیرون سراچہا حاضر جوں خورشید جہانتاب چادر سیاہ بر رخ کشید مشارالیم
نماز جماعت پرداختند و بعد پنج گھڑی شب سواری جناب قدسیہ و غیر ہا بسوے
دارالامارہ روانہ گردید۔ حضور بطور تماشا مح خاص و عام و جلو داران و اہل اہتمام تا
جوئبار پیادہ پا بروشنی مشعلہا در رسید، و باں میدان کہ صحرایے بود رونق شہر
نخشید معجم کہ چگونہ این قدر کثرت مردم در فرصت قلیل دست بہم داد، ہر گاہ
بر لب رود مستعد جلوہ افروزی شد طرفہ تماشاے و نادر نظارہ جلوہ می داد کہ
روشنائی مشعل در ہر و حرکت آب و کیفیت نیزہ ہاے سرخ رنگ با حلقہاے لقرئی
و ناخن لمعی کہ براں خیام بانائی چسپیدہ بود و صدائے پائے خلائی و آواز قدم

اسبان بشرح نمی آید کہ در شب دجور باب مذکور نمونہ شب چہارہم نمایاں بود چونکہ
ماہ فلک کہ خدمت قاصدے میدارد در فرصت یک ماہ با وصف کمال و زوال
بر عرصہ جہاں نورشاں می باشد بفضلہ توالی رئیس ما کہ روشن دولت ماہ منور
امارت و نیز اعظم ریاست است و ہر کمال او رو بترقی و تکالیق بروری و حق رسانی
و ہمت بلند و تمیز حق و باطل و خلق کامل شہرہ آفاق گردیدہ چگونہ بحرو بر و
خشک و تر را آباد و روشن نماید از ملاحظہ سوری در شب تار، و ضیا افروزی
بر ہر و کنار، شعر برجستہ جناب امیر خسرو دہلوی روح اللہ و صہ الزکی بر زبان آید.

س ماہ من بر لب جو جلوہ فروش است امشب

آب از عکس خشنی بادلہ بلوش است امشب

الحاصل پاسے از شب گذشتہ کہ آل شمع خاندان الفدی بدارالامارہ منور فرمود
بتاریخ بست و ششم بوقت باقی ماندن دو گہڑی روز بر نالکی سبز قدیم کہ اکنون
از محل زرد زرانندود شدہ است دریں ایام ازین لون مناسبت تام دارد کہ
آفتاب عالمقاب بہرچ کل در آمدہ و ایام شرف او است و رنگ زرد ازل خلق
دارد جناب رئیس ماہم کہ میر عالم افروز و دخل بیت الشرف است و دریں
اوان طرب اقوام از ہمت علیا بند پاشی زبان زد خلق گردیدہ بجلوس میمنت
ماؤس سوری برنگ مسطور نہایت زیبا و مستحسن واقع شدہ مع برادر والا اختر
بر پہاڑی خواجہ پیاس روانہ شدن سواری حضور قدسیہ و محل عالیہ رولن افروز
و قریب یک پاس شب بدارالامارہ معاودت فرمود، بتاریخ بست و ہفتم فاتحہ فایکہ
زہبی مبارک از طرف حضور بکلف اعظم بحمل آمد، و چہار دست خوان وسیع گسترده
شدہ، عالمے از ہمراہیان و سکنہ اینجا ازاں مایدہ فیض یاب شدند و بعد

روز چہارم
بست و ششم
بست و ششم
بست و ششم

روز ہفتم
بست و ششم
بست و ششم
بست و ششم

فراغ نماز ظہر بزیارت آثار شریفی کہ از تجاور آمانہ و در کچہری باغات سرکار
موجود است بحسن اعتقاد سعادت سرمدی حاصل فرمود بشب بست و ہشتم از
تقریب فاتحہ معلی از جانب محل نو مجلس عام ترتیب پذیرفتہ منجملہ باغات سرکار
قطعہ باغی است موسوم بباغ معتبر خاں و بباغ نقار خانہ بسبب اتصال اڑال
شہرت گرفتہ بسبب صرصر حوادث سخت بے آب و تاب شدہ بود و اعتبارش
بر باد رفتہ مگر دار بند انگور می داشت و خستہ محض گشتہ، ہمت حفور از
تاریخ مذکور بمضمون ۛ

بہر کارے کہ ہمت بستہ گردد

اگر خارے بود گلدستہ گردد

مصرف این معنی گردید کہ بباغ مزبور کہ از خس و خاشاک ہم رنگ راغ شدہ
بود در فرصت اندک بترتیب و تہذیب پرداختہ بضیافت جنرل مرقوم الصدر
با چند ہجمنان موعی الیہ پردازد، چشم بدور بمقتضای خواہش تابست و نہنم
آنقدر بترتیب خیابان بندی و جداول جاری و تیاری فوارہا و درستی و صفائی
راستہا پرداخت کہ از دیگران چندین آرائش دریں عرصہ قلیل دشوار باشد، تیمنا
باتباع باغ بنا کردہ زیب بخش تاج و سریر، پادشاہ صاحب تدبیر حضرت
محی الدین محمد اوزنگ زیب عالمگیر زندہ پیر علیہ رحمۃ اللہ القدیر کہ بیارغ فوج
بخش مشہر شدہ بود بفرحت باغ فرمود از اینجا کہ دریں جا آغاز موسم انگور
است دار بند مذکور فی الحال مانند سرو بے بر بود بخوبی تدبیر بفرامی خوشہا
کثیر، آنقدر بار سنگی آں کوشید کہ تا قرون متداولہ در زمان واحد ہجمنان بار

نخواهد آورد، چون روز گذشت و شب ماه رسید مجلس میز بخوش سلیقگی ترکیب یافت و اطعمه هر قسم از ملاحت و حلاوت و فواکه همیا داشت، خوشه های انگور بروشنی قنادیل چنان نظری آمد که عقد ثریا از تارکش آویخته اند، و پری رنگ شهاب در کاسه های بلورین بدان مشابہت داشت که در پیاله الماس آب یا قوت ریخته اند آویزش غلو بلبله سیماب با وصف شب تار حبلوہ ہنتاب می نمود، نور افروزی پیالہ بلبله سبز و عباسی لطف بر لطف می افزود، جنرل مٹارالیہ بمجرد فراغ میز در حالت مدوشی محبت و نشأ الفت کہ با جناب خداوندی میدارد بہم مشربان خویش کہ پانزدہ کس ہم نوالہ و ہم پیالہ بودند تعلیم صدائے کلمات شور و شغب مثل ترنگ کاسہ چینی می نمود۔ و ہر فری از اہنا با وجود بلہ ہوشی ہنجو ہوشیاران لب را بدعا و ثناء حضور می کشود، بعد نصف اللیل ہنگنان مع ساز نوازان ولایتی راہی فرود گاہ شدند، و ولی نعمت ما مجلس طرب تا طلوع صبح باقی داشت بتاریخ دوم شہر شعبان المعظم رسم ساگرہ محل عالیہ کہ بعنایت الہی نام نامیش ہضیا افروزی تا مدت دراز مثل ماہ منور باشد بعل آمد و بایں تقریب سر لشکشن توره طعام و ہشت سردار دیگر را خواہائے میوہ مرحمت گشت و بوقت یک پاس شب دعوت ضیافت رسم مدح بہ بعض اعزہ و اہل خاندان بطور آمد، بعد نصف اللیل محفل طرب آمادہ شدہ و عطر و گلاب و گل و پان برائے تفریح مزاج و گلاب و نبات از پے دفع خوار بیداری بہر کیے از حضار مجلس عطا گردید، خود بدولت بوقت دو پاس و پنج گہڑی شب درآمد محل فرود و صاحبزادہ بلند پایگاہ نواب عظیم جاہ بہادر بسہ بہر شب بہ ہنگام برخاست برقم در باب نشست تا انصرام مجلس تاکید نمود از جناب محرومہ بمطربان قییم و جدید و پاکوبان و غیرہم التامات عنایت شد

بہر شہر شعبان المعظم
دوم شہر شعبان المعظم
بہر شہر شعبان المعظم
بہر شہر شعبان المعظم

و تا غروب انجمن عشرت مرتب بود، قادر مطلق شیوع این سرور موفور بر جناب
خداوندی مبارک و مہنا فرماید، و بحسب تمنائے قدیم و آرزوے صمیم من ہوا خواہ
در عرصہ قریب از بطن محلے الیہا انجمن تابان دولت و اقبال کہ ہم پہلوے نیر اعظم
فلک جاہ و جلال باشد عطا فرماید و بطنا بعد بطن و نسلا بعد نسل
جلوہ افروز ریاست نماید انہ قریب عجیب و بالا جابتہ جدید

دعا ہے کہ بر لب نارسیدہ

نوائے فاستجبنا ہا شنیدہ

بتاریخ چہارم بعد نماز ظہر بسواری بہل اسپاں بملاقات مولوی غلام حسین کہ مخرقہ
ارادت از مولوی احمد اللہ خلیفہ حضرت شاہ ابوسعید علیہ الرحمہ میدارد دریں محلات
بعیتق اللہ شاہ مشہور است تشریف فرما شدہ چیزے از مشار الیہ بسلوک و
تواضع پرداخت معزی الیہ مرد صالح و منزوی است و قناعت و توکل پیشہ
باشد از انجا فراغت یافتہ بمسجد نواب بیگم کلان بملاقات شیخ بہیکا مجذوب عرف
بڑے صاحب کہ در مدرسہ آں مقیم است جلوہ فرما گد دید و حسبہ شد چیزے بخدش
رسانیدہ بحیدر باغ روثق افروز گشت و بشب معاودت فرمود راقم دریں آبادی
از سہ مجذوب ملاقات کرد یکے موی الیہ و ثانی بمسجد بساطیاں مقیم است مومن و
ثالث شیخ نہر نام کہ جوان و خاکسار است و از صحبت خلق گریزاں، بحوالی گنبد
ولی محلے دایر و سائر می باشد ککن مثل اول دیگران را نیافت کہ خوب اشرف باطن
دارد، و خرق عادات ازو بظہور می آید کہ بارہا امتحان نمودہ ام، سلوک او بر جذب
غالب است، و بعض اوقات بنماز ہم می پردازد و فدائے نام جناب ویلنتنا سلطان اللہ
علیہ التحیۃ و الثنا است کہ از انجناب فیض یاب شدہ اگرچہ مرید سلسلہ چشتیہ است

منار الیہ مرد ہشتاد سالہ بود و پائے او صدمہ قلع میدارد و ریش و بروت
صاف می سازد حضور تا اقامت دریں معمر ہر روز یکبار برائے نماز جماعت بموجب
تشریح و دینداری بمسجد محمدی پیادہ پا تشریف می آورد و عمرت ضروری اس
پرداخت و اکثر اوقات بعد نماز عصر و گاہے بعد نماز صبح ہم بزیارت مزار
رحمت بار جناب ولی محلی و مقبرہ اجداد خود تشریف فرما می شد و گاہ گاہ
برائے ملاحظہ باغات سرکار و سیر و تماشاے ہر دو رود و آبادی دو آبہ و صحرا
و لشکر و بازار کہ بیرون قلعہ جانب مدہرا دروازہ فرود آمدہ بود جلوہ آلا میگردید
و بعد ورود دریں آبادی لشکر برائے پرورش فقر مقرر فرمود و حکم نمود کہ تا فائز
شدن بحداس جاری باشد، بروز ہفت از آنجا کہ پنجم ماہ مذکور بود بزیارت آثار
مبارک کہ از قیمم الایام منقل کچہری است سرمایہ سعادت حاصل نمود و بزیارات
مدوح ہم مستفید گردید و بمولوی مرقوم و مجزل و ہر دو کرنل قودہ رخصت
فراختر منصب ہر واحد روانہ فرمود و بخطیب مسجد موصوف یک فرد شال سفید
و بہمہ ملازمین سرکار کہ علاقہ از باغات و دیہات دارند زر یک ماہہ آپنا بطریق
انعام و بہ تحصیلدار شہر یک فرد شال سرخ رحمت ساخت و ہر فرد بدعائے از دیاد
عمر و دولت خداوند ما پرداخت

یارب دعائے خستہ دلاں مستجاب کن

بہار انظم باہی
بہار انظم باہی
بہار انظم باہی

چمن سوم در بیان جلوه فرمائی از صوبه مذکور بسمت صوبه دارالنور محمد پور و آن منتقم بر پانزده گلدسته است گلدسته اول

بفضلہ تعالیٰ بتاریخ پنجم شہر شعبان المعظم روز بیخشنبہ سنہ الیہ
بوقت باقی ماندن دو گھڑی روز مخلصت فاخرہ و جواہر زربفت شدہ با برادر
والا اختر بر عاری سبز جلوس فرمود و بہاں شان و تجل روز ورود بطرف
شمال رخ نمود جنرل مرقوم الصدر با سرداران محترم تالب رود کہ بیرون چٹنامنی^۱
دروازہ واقع است بجلوداری حاضر ماند و فوج کمپنی مثل روز تشریف آوری
حضور نوعیکہ سرگرم نوکر می بود بہاں منوال از در مسطور تا ہنر مذکور ہمراہی داشت
چون غروب خورشید شدہ ماہ منور ما باداے نماز مغرب از سواری فرود آمدہ
بمشار الہیم و اہل فوج رخصت داد و باداے نماز پرداختہ تا نصف اللیل در
انتظار مقدم سواری جناب قدسیہ و محل عالیہ بر کنار جوے مشغول سیر بود بعد
وصول سواری بمنزل سامیوام کہ از قلعہ مسافت نہ میل و ہفت حصہ دارد و قریب
سہ پاس شب برکوب سکھساون رونق افزا گردید قصبات خورد و کلان کہ گذر
سواری ازاں شد رقم آشنا می شود۔ موٹ چٹنامنی بجانب شمال است و آباد
گنیم پیٹی کہ بکو ندیم پیٹھ مشہور است از کثرت خانہا و دکانین آباد و بسمت
مذکور واقع۔ ترانا کوئل بہاں سواست و بھمکیسر ہم مشہور در اہل نامش جمہور کشور

است چه جمبو بزبان اروی بمعنی جامون و بت لنگ که هنوز پیرتش آن
می پردازند بزیر درخت مذکور است لهذا باین اسم شهرت یافت و قصه دراز
دارد - سریرنگ که برکنار رود کولژم واقع شده و غزی است، این دو شهر
مختفرا بجه ترجمانی باید گفت و میان دو آب تفریح پذیرفته، احوالش در شرح
آبادی صوبه مرقوم گذشت مجددا احتیاج تفصیل ندارد، نام رود مذکور کولژم
است و بزبان اروی معنی آن قتل گاه بود و این معنی قصه طلب که شخصی در
قرون گذشته از کفار حکومت آن سرزمین میداشت و به طیاری بتکره پرداخت
چون محاران مطالبه اجرت نمودند حکمت علی بوعده رسانیدن زر تا اینجا آورده
سوار کشتی کنانید و در وسط نهر بغرق رسانید از آن زمان باین اسم تشهر یافت
بمرور ایام از کثرت استعمال در دفتر کولژم مرقوم شده و بزبان عوام از کولژم
شهرت گرفته - پاکگری دیه شرقی است و از قدیم الایام در انعام ملاکان هر دو
رود جاری است - منصور پوچه نیز بهمن طرف است مسجد و سرا هر دو بنا کرده
محمد اعتبار خاں بهادر بهر جنگ مرحوم از قوم افغان که نام اهل او سحی خان
بود مع قبرش در اینجا است، مومی الیه بریاست نوابین مرحومین بنو جداری ترناویلی
و خدمات عمده اعتباری میداشت و طریقہ معاملات و فزایبی زر کما بین بنی بنگاه او
بود، و بهمت بلند و خدمتگذاری فقراء مشهور لکن از بد زبانی تا حال مطعون خلایق
است، ازین هاست که بزرگان برفق و ملاطفت با هر کس پیش آیند و در سوء
اخلاق و بدگوئی بسرزنش می پردازند چنانکه احسن الله میگوید

بُری باتوں کی خو ہرگز نہیں اس کو جو انسان ہے

جو گالی سے زباں کو کام فرماوے سو حیاں ہے

ظاہر است کہ بسوے خلق بد ناجی است این خاکسار کہ با ہر خویش و بیگانہ کار بند
عجز و اخلاق می شود و در حق احدے چه در حضور و چه در غیبت لب بہ ہدی نمی کشد
چگونہ ابنائے روزگار بسب و تبرا افضل عبادت دانستہ در حق راقم مشغول می شوند
و حامل زندگی خود دانستہ با فترا و غیبت می پردازند، چنانکہ بانی این فتنہ و
پیشرو این زمرہ شاگردے بود از شاگردان جناب والد ماجد معظوظ ملاء اللہ قبرو
بالنور کہ بسا اوقات بہ نیابت آہنجناب بمضمون سہ

تربیت نا اہل را چوں گرد گاہ برگزید است

بتدریس و اشغال می دہشتم چوں جوان شد و اجل پیش خانہ او بر آورد و در مجلس
حق شناسی بدنام خلایق نمود، حتی کہ بحضور خداوند طفلی راقم عرض کرد کہ این
خاکسار خود را بشباہت او یعنی شاگرد مذکور متہم ساختہ است، چوں این سخن
نامعقول بگوش راقم رسید از بیچ و تاب انچو سپند باتش گردید، ترک سلام ازو
منودہ از مقولہ بے اعتماد آں بر ہوا بنیاد مستقر شد، جواب داد کہ من بگفتہ ام
علاوہ آنکہ ہر روز این کلمہ بروایت او بر زبان ہر کس جاری بود، اشخاصے کہ
از وضع این ناچیز آگاہ و از رنگ و بوے ایمان بہرور بودند بدفع آں می پرداختند
و کسانیکہ منصب خسران و خذلان ابدی میداشتند آنرا نقل مجلس نمودہ مضحکہ
می کردند، ازین معنی بر لب ہر خاکوشی گذشتم زیر کہ حضرت حق جل و علاہم از
زبان بندگان عاصی نجات نیافت تا باین عاجز چہ رسد و بریں بیت قناعت نمودم
ملولیفہ سہ ندانی کو عزیز ذوا انتقام است ز قہرش کار اعدایم تمام است

در آخر عہد خود جناب خداوند معلیٰ کہ بوالا جاہ بارغ اقامت داشت روزے برائے
مجزا در آنجا رفتم و نامبروہ ہم از حضور رخصت یافتہ بمقر خود می رفت و ازیں
خاکسار چار چشمی شد دست بسر نشدم و جناب محلے معائنہ می فرمود بمجزا
فرمود کہ آیا فیما بین شما و شاگرد نارشید سر رشته سلام نیست عرض کردم از
اہل لفاق راہ وفاق نازیبا است، باستماع ایں معنی قسم شدہ ارشاد فرمود
کہ لے برادر از شما آں بد بخت عناد سخت دارد و اکثر شکوہ می نماید معروض شدم
کہ از وجہ آں آگاہی نمی دارم آنجناب لب جنباں گردید کہ میگوید شما پیش مرداں
میگویند کہ از ظلمتے مشاہیر ام و از اں بہتر معلوم می شوم یا نہ لہذا پردل است
گفتم کہ ازیں امر فدوی را چہ حصول فرمود شاید برائے عزت باشد جو ابش چنین
کسی نشیں کردم کہ اگر کسے تباہی دارین خود منظور دارد از اں نا اہل مقابلہ دہد کہ
با فلاں و فلاں وقاحت از شیطان زیادہ تشہیر دارد و آں سخنان سبک قابل
تحریر نیست لہذا کنایہ برقم آوردم، چوں ایں کلمات از راقم بکشادہ پیشانی
سرزد جناب پرورش فرما ساکت شد، گمان بردم کہ شاید مظنہ باقی است عرض
نمودم کہ اگر چہ ایں خاکپائے عالم را عادت قسم نیست و تا مقدور با احتیاط آں
خواہد پرداخت برائے دفع وہم حضور قسم میکند کہ اگر گاہے در خیال ہم ایں تشبیہ
جا کردہ باشد حق تعالیٰ اورا نیز در زمرہ یہود و نصاریٰ محشور کند جناب رحمت
مآب کہ ۵ باد گورش رحمت آباد الہ

از ہنگام خرد سالی نظر پرورش و شفقت قسمی مبذول داشت کہ بشرحش
بوالفضولان روزگار حمل بر فضول خواہند کرد از شنیدن ایں معنی لرزید و فرمود
اے برادر جان ہرگز قسم مکن کہ مطلق گفتہ او در خاطر من نیست و ایں سخن

لائق غلامان تو نباشد و آں جواں مرگ تہمت کردہ است انتہی۔

آخر کار آں تہکار بہ نشاء جوانی خلاف قسم نمود و یکمال خرابی از تیغ

عباسی اجل از دارالعیس دنیا ناکام راہ عدم پیمود

مارا چہ لازم است کہ ذکر بدی کنیم

گیرد خدا ز دشمن ما انتقام ما

و شخے دیگر مایہ فساد و کثیف البنیاد کہ از بیان نامش لطافت برباد میرود

بحسن طالع بمضمون

زمانہ دہد جاے بلبل بزاغ

غبارش از ہوا بہ پرواز درآمد یعنی تا چند روز باعتبار ظاہری

بر اذیت عالم قائم شدہ نخوت فرعونی در سر می داشت و بارباب

عزت کہ سررشتہ خود داری و غیرت بغوائل

اذا تصبک خصاصہ فجمیل

تا آخر حیات از دست نمی دہند ہمت بر عداوت گماشت از اینجا کہ مضمون ضرب

الغلام اہانتہ المولیٰ متحقق است ایذا رسانی او بخلامان و سیلتنا جناب حجت الدین

عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و اس ضلالت و لاجرمنا من برکاتہ ناگوار

حضور اقدس گردید و بلعہ شمشیر زہر آلود جناب سیف اللہ المسلول بمنہا ہے

ذلت از بارگاہ خداوند مدح اخراج شدہ در فرصت قلیل بدار الانتقام رسید آئے

خانہ زنجیریں ہر شب ہی فریاد ہے

جو بنا ہے ظلم کی آخر وہی برباد ہے

آں لائق گردن زدنی در حق این بیچارہ کہ بجز توسل جناب سلطان الاولیا

علی جدہ و علیہ التحیۃ و الثنا بظاہر و سیلہ نذر فتنہ عظیم برپا کرد کہ از رویہ ریاست
قابل سیاست است و قصہ طلب روزے خداوند قدیم بتقریب عید ذی حجہ سنہ
یکہزار و دوصد و بہشت و سنہ ہجری بمجلس سہکساون فوئار راقم از شادی محل
بمحلات جلوہ افروز شد دران زمان باین عجز نشان از خدمت داروعلگی نیاز فرزند
فرمودہ بود عرض کردم کہ زیادہ از صد کس برائے نذر حاضر اند آیا تا معاودت حضور
حاضر باشند یا بعد ورود سواری فایز شوند بعد استماعش بانگک تا مل ارشاد
کرد کہ شما بہ نیابت مانشتہ نذر بگیریںد جواب دادم چہ مقدور کہ فدوی ہم
مثل سایر ملازمین ملک خوار و ملازم مسند است چگونه بریں امر اقدم نماید فرمود
کہ در جاگیر حیدر آباد و باغات محمد پور و ساکنگڑھ و ترچاپلی بہ تقریب عید و
جشن علاقہ داران آنجا بہ نیابت من نذر میگیریںد پس شما را کدم چیز مانع این
معنی است بمبالغہ حکم نمود کہ بروند و بفرانت بگیریںد چوں این ارشاد شنید
چار ناچار بمودلے الامر فوق الادب بفاصلہ یک بالشت از کنارہ چار
بالشت رو بسند بدو زانوے ادب نشستہ نذرے برداشت و بہ تہالی گذشت
مفسد مذکور خواست کہ دریں امر پیش دستی نماید راقم اورا ازین کار بازداشت
فتنہ گر مزبور ازین حرکت ہیچو سیخ بر آتش عنقہ می پیچید و با کمال حرارت
خشم چوں کباب برشتہ عرق از جبہ تشویر او می چکید بہ یقین دانستم کہ فتنہ
برپا خواہد کرد و بر اعتماد کریم مطلق بآں بلاے سیاه چیزے نشرد بعد
برخواست مجلس سواری خاص رسید یکصد و ہشتاد و دو روپیہ جمع شدہ بود
محضور گذرانیدم بسور خاطر پنجاہ روپیہ براقم و یک اشرفی کہ برادر صغیر کہ
از عہد مسند نشینی این قدر عیدی او مقرر است عنایت کردہ ارشاد فرمود

کہ امروز مشقت عظیم برداشتید، بخانه روند و بتناول پردازند، بمجرد رفتن خاکسار از حرکت اول و عنایات خداوندی آن خاک بسر آتش بجگر در حضور شکایت سحر سحر راقم بر مسند خاص نذر گرفت چنانکہ در آن زمان التفات سرکار بر آن نابکار بود سخنش فی الجملہ مقبول شد و تا چند بخاطر ماند اگر چه بحسن اخلاق پیش راقم اعادہ فرمود ہمت روم مصروف اور کلی باشد و بر کار جزئی بیشتر التفات نمی ماند لہذا سکوت فرمود و الا سزلے آن گفتار ہمیں بود کہ فی الحال اورا بزندان باید فرستاد کہ ملازمے را بر مسند ما دیدہ گوارہ نمودے، و چرا ازاں باز نداشتے مہذا صد ہاکس و اہل اہتمام حاضر بودند بہ تساہل ازاہنا دریافت نشد الخیر فیما وقع سوالے دو مفتری تا عاقبت اندیش باز لب لباب آہنا شخصے پیدا شدہ است و از بوی اسلام بہرہ نداشت اگر چہ سہ

ہے نام کو وہ مردک بدکار مسلمان

بہ نسبت بعض اوصاف ذمیمہ کہ از ہنگام نشو و نما در ہناد اس بے حیا متمکن است بہ بدنامی اس عاجز پرداختہ در نفس الامر مثل بے دولتنے کہ برائے زوال اقبال طالع کہ ازاں عناد داشت بینی خود تراشیدہ صبحے بر درش نمایاں شدہ بود و نقل مشہور است رسوائی خود ساختہ سہ

خدا در جہاں گردش بکشند

کہ بچش ز دنیا و دین بر کند

ایں عاصی کہ از پی ہر سکہ بہتان تا امروز عند اللہ ہری است، بعون قادر مطلق در فردائے قیامت بصف محشر دہن کشاں خواہد رسید، و در محکمہ آن روز کہ قاضی احکم الحاکمین تلالے شانہ و منادی جبریل علیہ السلام در حق جملہ اعدا خصوصاً

ایں ہر سہ اشقیاستغاثی خواہد گردید، ایں جفا کشیدہ می خواست کہ وقت اٹح سرگذشت خود باید سلوکی نا اہلان روزگار کہ بلے سبب در صدد بدنامی و اذیت نامقدوری باشند تحریر کند لکن از ہنگام واقعہ بانگاہ جناب اوستادی و قبلہ گاہی روح اللہ روحہ الہی کہ مضمون

ہزار خویش یکے چوں پدر نخواہد بود

برال جناب. واقعی صادق می آید بر قلعہ راحت آباد خاطرہ بدش انواع رنج و لشکر شدہ، و خزائن جمعیت و آرام بغارت رفتہ قدرت ندارم کہ بفرج دلجمعی و فراغت بدفع آں کوشم و باین کار کہ از اہم ہمات است نقش صحیفہ دہر نمایم، بارے در ضمن تسلیم این کتاب کہ حکم ولی نعمت خود کہ یارب با طول حیات و اعتلاء درجہا چوں ظل ہما سایہ فگن باد بعل آمدہ بحیر عبارت در آوردہ ہر گاہ ایں جملہ حوضہ ہپایاں رسید بہترقیم احوال بقیہ منزل متوجہ گردید. سآ میوارم کہ مشہور بسی وارم شدہ موضع الغام شاہ رحمت اللہ رحمۃ اللہ علیہ است کہ از اولاد حضرت شاہ بہلول شطاری برادر خرد و خلیفہ از چہار خلفائے حضرت شاہ محمد غوث گوالیاری قدس سرہ السامی بود مسجد سنگین و قبور اولاد مدوح بصری آں واقع گردیدہ و مکان خوش فضا است، بعد موضع مذکور تالابی است موسوم بموٹر کلم کہ از یرنگلور تعلق دارد میگویند کہ دوغ آنجا بہتر است چہ مور در زبان اروی بخی آں آمدہ، بعد ورود در آنجا بہ تحصیلدار یک فو شال سرخ عنایت شد.

گلدستہ دوم

بفضلہ تعالیٰ ششم سواری سکساون بوقت بلند شدن دہ گہڑی روز متوجہ گرم روی شدہ در شدت حرارت بکمال مشقت بوقت عصر

روز متوجہ گرم روی شدہ در شدت حرارت بکمال مشقت بوقت عصر

داخل اودھا توڑ کہ سیزده میل است گردید اگرچہ جناب خداوندی بفرمائیے سہ

سفر بود بچہاں مایہ سرافازی

دلیل روشن من آفتاب عالمگیر

بہر نوع کہ مناسب راے غزا بود جلوہ افروز شد، اما غزا دریں منزل بسبب
ناہمواری راہ و قلت آب و کثرت سنگ و کریوہ و غیرہ عوارض معنی حدیث شریف
السفر قطعہ من العذاب متحقق گردید، الخرض ہمراہ بیان موکب ظفر قرین
دریں سفر خیر مآل حظ فضول ثلثہ دریا فتند و تمناء گرما و سرما و برسات در
دلہا فرو نگذاشتند سہ

بہ ہیچ چیز تسلی نمی شود صایب

بہار دیدم و گل دیدم و خزاں دیدم

دیہاتے کہ عبور سواری خاص از اینجا بطور آمد نو کہ بز میگردد چروا توڑ دیہ مختصر
است مابین شمال و مشرق چند خانہ و یک تالاب دارد۔ اگر^۱م جنوبی است
مثل آں۔ تی کلم مابین شمال و مغرب است و مثل دیہ گذشتہ او^۲ٹا توڑ شمالی
است یک تالاب و نہر کہ از کوہہا تراوش یافتہ جاری است میدارد و آبش
ہنایت گرم و بخاصیت بدمشہور کہ نخت آں معدن آہک است بجز استعمال
سوزش بول، بمرتبہ کمال می شود در اینجا گنبدے است کہ سیدہ نوحان ناگنہا
دفن یافتہ مسماۃ بحافظہ بی بی کہ صالحہ و حافظہ قرآن شریف بود و بکج بیت اللہ
شرف عقبی حاصل نمود، بعد وفاتش از شب سوم تا چہلم چراغ آب بر مرقد او
می سوخت تقدس و عفت آں خاتون بمرتبہ شنیدم کہ این صفحہ بہ تحریرش کفایت

نخواہد کرد قوله لقالے مختص بر حمتہ من یشاء نسبت بدیہات امروز منزل
 فی الجملہ آبادی میدارد لکن از آغاز تا فردگاہ بسبب عوارض مرقوم کمال تکلیف
 دست داد، درین مسافت بصید سہ چہار چشمہ مختصر آب نمایاں شدہ و آن ہم
 بشارت تابش آفتاب رو بخشکی آورده، آبش چنداں شیرین ندارد با وصف آن
 بعلت نایابی آب، ہجوم بنی ذرع انسان چون گس بر شہد و شکر بود اگرچہ اکثرے
 از ہمراہیان درین منزل رنج سفر برداشتند، خصوصاً راقم سطور بسبب دوری
 از حضور کہ حسب الحکم برائے فراہمی و ترتیب اسباب توشک خانہ کہ پراگندہ
 افتادہ بود در نہر نگر اقامت نمودہ، و احدے از فلاصیان سرکار برائے
 برداشتن سامان مذکور از باعث سرعت روانگی خلوندی متعین نشدہ اگرچہ آنہا
 موجود بودند لیکن مروت اہنائے روزگار مقتضی این معنی کجا است کہ در کاسے
 دحل راقم باشد باعانتش پردازند، اگر فتنہ و افترا برپا کنند احسان بآہناست
 انواع رنج و تعب برداشت و از شب ششم تا دو پاس آن روز چند مزدور
 باجرہ از طرف خود داشتہ از مشقت عظیم نجات یافت و بنماز جمعہ مشغول شد
 بعد ازل نماز ہجوم بے نوایان و در یوزہ گران کہ از بوسے فقر بہرہ نداشتند
 صحن مسجد محمدی چہ زیر و چہ بالائے مدرسہ آنقدر بریں خاکسار بظہور آمدہ کہ
 ششہ ازاں بمعرض بیان نمی آید مستزاد بران باقسام بد زبانی آہنا گرفتار شدم
 بریں معنی کہ از ماہیہا بہتوقع ثواب بستر آرای اقامت شدیم و بے خدمتگذاری
 ماروانہ گردید، و ہنگام سواری مبلغ سہ صد روپیہ نظر بامانت داری و اعتبار
 تفویض تو نمود کہ بہر طور بہمائش جماعہ فقرا کردہ معاونت نمائی چرا با کفاف حقوق
 می روی، و پدر تو کہ بخدمت فقرا و شیخ رسانی عالم اظہر من الشمس بود برنگاہ

چرا نام او پنهان می سازی، چون این مضمون شنیدم غریب بحر حیرت گشتم و
 ازین بہتان صریح کہ عبارت از تحویل زر است پا بگل شدہ باصناف تیسریہ
 پیش آمد، و بجز و ملائمت بفہمائش آنہا پردختم، با این کف لسان آنہا نشد
 الحاصل سخن طرفہ بخور قابل شنیدن است کہ این خاکسار با وجود عدم کار و خدمت
 کہ سلیقہ آن نیست و از آن اعراض کلی دارد ناحق ہدف ملامت شد و اے بر حال
 آن کساں کہ آرزوے خدمت دینی و دہشتہ متحمل آفات میشوند او تعالیٰ بحسن توفیق
 خدمت ہندگان بایں عاصی نصیب فرماید، و از مظالم دنیا و عقوبات عقبی در کنف
 حمایت خود دارد آمین۔ از جناب کریم کار ساز بر اقم سراپا نیاز بذریعہ حبیب او
 صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ وسلم و محبوبش علی جدہ و علیہ التحیۃ و الثنا ہمیں التجا است
 کہ مع الخیر بعد فراغ از چند امور ضروری کہ اہم آن ادلے قرض جناب والد ماجد مغفور
 ملّا اللہ قبرہ بالنور است کہ باغولے بعض اجلے خام کہ بشکل خرقة پوشاں گوے
 تقویٰ بر قطاع الطریق رہودند بھل آمدہ بود و سبکہ وشی از شش کر خدائی
 برادران و اطفال انشاء اللہ تعالیٰ کج بیت اللہ و زیارت روضہ مقدس رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ وسلم پردازم و تا وسیع امکان بجا روب کشی غبار آن
 آستان فیض نشان سرمہ دیدہ و دوائے درد دل نمایم و اخوض امری
 الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد۔

لا تاد
 شاہا بدرت آمدہ ام از ہمہ مایوس
 انپاشتہ در کیستہ دل مایہ ہم را
 از نقد طرب بدل مایہ حزنم
 مایوس نگرداں من حیران ندم را

القصه بمحنت تمام دو منزل را یک منزل دانسته شب و روز مستعد گرم زوی
بودم و بسبب ردا نگینی نیمه و اسباب بخت و پز بر طبق عادت پیش از هفت
حضور که بوقوع آمد در عرصه دو و نیم روز دو بار اتفاق تناول شد الحمد لله
هفتم شهر مذکور بمنزل رسیدم و بوقت عصر که از محل سرا برآمد گردید بکحل الجواهر
لقائے میمنت انتمائے جناب خداوندی جلای چشم حاصل نمودم و فی الفور
جاده پیمای منزل آئنده شدم دریں جا بجا تورا رمنی کار پرداز گورنمنٹ
ایجنٹ دوشالہ گلناری عنایت شد.

گذرسته سوم

بفضلہ تعالیٰ ہفتم بعد نماز شام بمنزل تری منگم کہ مسافت دواڑہ
میل دارد بجلوس نالکی زرد مع برادر والا اختر بروشنی مشعلما بجلو مقربے
قریب یکپاس شب رونق بخشید و برایے راحت خلایق کہ ہمت خداوندی مصروف
بر آنت در اینجا مقام گردید، دیہاتے کہ بقدم لشکر ظفر پیکر در آمد بشرح می آید
ترتیبی شمالی است دو تالاب و دو چشمہ و چند مکان دارد تکاری نیز باں
سمت واقع دو صد خانہ و دو تالاب دارد یکے ازاں کٹان است موسوم بہ تالاب
تالاب اربلوڑ ہم باں سو واقع چند کلبہ و یک تالاب دارد اگر ہم نیز باں جانب
است و یک تالاب دارد تری منگم آترا تورا منگم نیز گویند دیہ غربی است چند
خانہ و یک تالاب دارد دریں مقام بہ تحصیلدار یک فرد شال سرخ عنایت
شد۔

گلدسته چهارم

بفضلہ تعالیٰ بتایخ ہنم بوقت باقی ماندن چہار گھڑی شب بسواری باد پا بعزم منزل تیلو کہ پانزدہ میل است متوجہ جلوہ الٰہی شد و لباس اہل ولایت در بدن میشت یعنی قبائے عودہ در بر و رومال شال سفید کہ بوٹہ سبز داشت بر سر و موزہ در پا جناب خداوندی دریں سفر چون بوقت صبح بسواری اسپ پردازد اکثر لباس اہل ولایت زیب آور میشود دیہا کہ بزیر قدم توسن برق شتاب درآمد بہ بیان می آید۔ والکنڈہ پور پرگنہ شمالی است کہ چند خانہ و دہچشمہ دارد و شطرنجی خوب در انجا تیار میشود۔ دریں مقام مقبرہ بزرگے است کہ او بسید معروف معروف شدہ تحصیلدار انجا تا منزل ہمراہ بود و بعد ورود عنایت فردشال گلزاری سرفرازی یافت۔ درگم کہ بر منجنگدہ شہر است ہزار پائین قلعہ میگذرد و ہنگام جاگیرداران آبادی داشت الحال رو بویرائی ہنادہ در قدیم جاگیر احمد طاہر خان بہادر بود و بعد انتقال مشارالیہ تا چہار بطن بحسن نیت آنہا جاری ماند و پس از رحلت محمد سعید خان کہ مخاطب محمد حسین خان بہادر طاہر بود بلضبطی کمپنی درآمدہ اکنون بنام پسر او کہ محمد نام دارد و بہرام حضور خطاب صفدر جنگ مفتخر و معزز گردید۔ چیزے در مدد معاش در عوض جاگیر تقریر یافتہ جناب خداوندی از راہ عزت بخشی و کمال التجاہش کہ دریں سفر ہمراہی رکاب دارد بہ پاس قدامت و دولت خواہی اسلاف و لحاظ سنجیہ رضیہ آنہا بوقت بلند شدن چہار گھڑی روز با چند ملازم در انجا فرود آمدہ خاصہ صبح تناول فرمود مشارالیہ بعض تبرک کہ از ہنگام اجداد او موجود بود ہدیہ حضور نمود و نذر دستہ از طرف خود و مستورات خانہ گذرانید و خلعت و دو شالہ بجناب رئیس ما و

لذات عظیم جاد بها در رسانید، و بوقت باقی ماندن دو گهری روز خور
بدلت برکوب همان سواری بسر منزل نازک گردید و دیراه دیه داتق
شد موسوم بکیرتوز که متصل شاهراه برکنار ماند و جدول صحرائی ازان
می گذر و تلور شمالی است که رود مختصر ازان جاری است. در دیهات
مذکور خانه های قلیل است لهذا بقید عدد نپیرداخت. در همین موقع خدمت
باغات شهرنگ و دیهات مسجد محرمی از میر جنگ عزل گشته بر شرف
الملک موقوف گردید و از پیشگاه حضور بغایت خلعت هتایی مظهره دارد
هم چنان شرف و انتخاری یافت، بتحصیل دار اینجا چیره هتایی بوٹ دار و بچوهری
شهرنگ که تا این مقام همراه شکر ماند تها ن هتایی بوٹ دار مرحمت شد

گلدسته پنجم

اندویش
۱۰ شوال
۱۲۴۵
۲۲
۱۸۶۳

بفضلہ تعالیٰ بتاریخ و بهم بعد نماز فجر سواری مرقوم بعزم منزل
گردی اوز که بکیرتوز مشهور و بنام این اختلاف است و مسافت
نه و نیم میل دارد و بوقت بلند شدن پنج گهری روز داخل شد، دیهات
که بگرد و جلان اسپ صبار قرار در آبرکتوب می شود. یک توز مشرق رویه
است چند کلبه و یک تالاب و چشمه آب دارد. و نکوز دیه مختصر است
مابین مشرق و شمال یک چشمه آب دارد موسوم بدرک گچیم که هم دیه مختصر
است بجانب مذکور در اینجا چشمه آبست موسوم بکهنه ببلول خان. گردی اوز
نیز سمت مزبور واقع یک تالاب و چشمه دارد و هنر صحرائی جاری است میگویند
که احتمال آب آنجا موجب ضرر است به همین اندیشه جناب خداوندی یکله فی الجمله

صاحبِ مقدور از منزل گذشتہ بحسب ضرورت سیو و مشک و ایرلیق پر از آب ہمراہ آوردند غرض صحرائیست با وحشت کہ بے انت نمی دارد ازین مقام تاجیٹ پیٹ باز حکومت کلکٹر در داخل اعادہ نمود۔ در ہمیں جانخیر رسید کہ سیدی الحسن خواجہ سرانے قدیم سرکار نواب جنت آرام گاہ مخاطب بجاوید خان کہ از عارضہٴ پیش و بعدہ بازار قرقی در تہرنگہ مریض گشتہ بود دی روز پنج زندگی او منقطع گردید و بیائیں جوار خداوندان قدیم خود بر بستر خاک خوابید، چون این رداد بحضور پرنور و حضور قدسیہ رسید بیاس قدامت و نمک حلالی او ملال خاطر شد۔ نامبرودہ در ہمجسان خود غرتے یافتہ و در عہد ریاست حضرت نواب رحمت مآب مخاطب بتاج الدولہ اعتبار جنگ گشتہ، بر اکثر خدمات جزوئی مثل داروعلی باورچی خانہ خاص و میوہ خانہ و تہنول خانہ و دوا خانہ و بلور خانہ و مصطلب خاص و بہل خانہ اسپان و چند قطعہ باغ، انچو امیر باغ و عظیم باغ و انجیر باغ و غیر ہم محیط شدہ بود بحسب حوصلہٴ خویش سربراہ می نمود و بلحاظ منصب اصلی خود باہر کس باخلاق پیش می آمد و با ہر ذی عزت کار بند ادب می شد و اگر این شعر میرزا محمد افضل سرخوش کہ امیر بارگاہ عالمگیری و صاحب طبع و مرد ظریف بود در حق چنین کس استحال کند زیبا است ۷

ناقص افزوں بود بقدر از کامل

بیش است ز مرد قیمت خواجہ سرا

نہ ہر پیش بریدہ کہ بزعم باطل خود را مردہ شخص پندارد و در زمرہ

کاملان شمارد و باہل عزت مقابلہ نماید، زہنہارا استحقاق این معنی ندارد

و بے معنی است، جناب شہنشاہ گوہر فرداں یعنی حضرت حکیم نظامی
گنجوی قدس سرہ الزکی می فرماید

نہ انجیر شد نام ہر میوہ

نہ مثل زبید است ہر میوہ

گلرستم ششم

در چہار بخش
اشکان
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰

بفضلہ تالے بیازدہم شریف بعد اداۓ نماز صبح بر سواری مذکور
بمنزل آچانوز کہ باسنوز زباں زداست و فاصلہ یازدہ و نیم میل دارد
یوقت پنج گھڑی روز زیب بخش گردید۔ دیہاتے کہ بترک تاز مبارزان
عیش در آمد بیان می آید، پیاپک دیہی است کہ گذر گاہ اُن شمالی
است و آبادی بسوے مشرق، صدر کلبہ و خانہ و سہ دکان و یک تالاب
دارد سایہ درختان دریں سہ چار منزل برنگ عنقا است بالتخصیص
دریں وہ بہر دو جانب درخت منجلاست کہ بر فرش خاک خار ایش درخت
پیادہ پایان حکم تیشتری دارد شعر ناصر علی سرہندی کہ منتخب شترائے عصر
بود از احوال این سرزمین مطابقت تمام پذیرد

قدم آہستہ نہائے گرم طلب در رہ عشق

خارِ نمناک دریں باد یہ نشتر باشد

کلیپاک دیہ مختصر شمالی است تالابے دارد و رودے جاریست
کرجی نیز مثل اوست رودے از ان می گذرد کہ موسوم است بہ
تر نامتیار کہ از گلرچی

می آید و از راو

Kallakurchi

وردا چل بہ محمود بند رسیدہ از دیار لطی می شود۔ آچالوڑ ہم بجانب
مذکور واقع صد مکان و یک تالاب و چشمہ آب دارد نسبت اختصار بہ چند
ویہ مذکور بسبب قلت مکانات و آبادیست نہ باعتبار طول و عرض اگرچہ
طویل و عریض است۔ اما زراعت قلیل می شود و صحرائے بے ترکیب
مکمل دریں جا بملازمت مشرف شد۔

گلدرستہ ہفتم

بفضلہ تعالیٰ بشب دوازدهم قریب نصف اللیل یسواری عاری
رکوب فرمودہ با عاری دیگر و سہ ہودج و جلوئے معمولی بوقت دوپاس
و پنج گھڑی شب بمنزل دکنڈور پیچھے کہ نہ میل است نزول اجلال فرمود
و در شب ہتتاب بہ میدان وسیح جولان فیلان کوہ شکوہ و صدائے جرس
آہنا کیفیت می نمود کہ دریں سفر غیر اثر گاہے ایں لطف نمایاں شدہ تا مقامے
کہ نگاہ کار می کرد از تاب ہتتاب فرش ہتتابی بہ نظری آمد کہ از حسن نیت
و توفیق تیرہ نعت مابیانہ ارزش گسترده اند از معاینہ ایں حال شعر فردوس
آرام گاہ محمد شاہ بدایتہ بزبان رسیدے

جہاں را در بر امشب نقرئی طاس است پنداری

زمین تا آسماں یک قطعہ الماس است پنداری

دیہائے کہ آں شب بہ قمار پیلاں گردون شان در آمد بزنجیر بندی
خامہ می آید۔ میوٹوڑ شمالی است پنجاہ خانہ و دو دوکان و تالاب و چشمہ

آب و منڈاف دارد۔ تراکم اشجار صحرائی در اینجا بیشترین دیکنگہ و دران
 دلیری نمود۔ الحی قبل از بست سال ہر دو صفت دران بیدارے ناپید کار
 بود چون ضبط و نسق انگریز لعل آمد این صحرائے پر آشوب صورت امن
 یافت مہذا اما حال مسافریں بوقت شب خصوصاً شب تار سفر آشنائی شوند
 و بقافلہ جادو پیائی می نمایند اکنون بحون اللہ تعالیٰ بطفیل درود رئیس
 ما چنین منازل خطرناک حکم آبادی پیدا کرد و بیچ کس از وز و شیر باک
 نمی دارد۔ تیرہ پیر ہم باں سو واقع یک تالاب و چشمہ و چہل کبلہ دارد۔
 و کندو پیچہ نیز دران جانب است و نسبت بہر دو دیہ اخیر آباد دو
 تالاب و چشمہ ہائے آب و سرلے متعدد دارد

گلدستہ ہشتم

ادرجہ
 ۱۳
 ۱۲
 ۱۱
 ۱۰
 ۹
 ۸
 ۷
 ۶
 ۵
 ۴
 ۳
 ۲
 ۱

بفضلہ تعالیٰ بشب سیزدہم بعد فراغ نماز عشاء بمنزل ترون ٹیلور
 کہ مسافت سیزدہ میل دارد بوقت دوپہر و پنج گھڑی شب بسواری عمار
 باہستگی و خرام جلوہ فرما شد و دران جا تا شب چہار دہم مقام فرمود۔ دریں
 منزل مخاطرہ شیر مستولی است لہذا ہر فردے از لشکریان ازیں راہ ہولناک
 بہ ہیئت مجموعی در گذشت چنانکہ حسب الحکم حضور بوقت سہ پاس
 روز بریں معنی منادی ہم شدہ بود۔ و بہاتے کہ رونق افزوی ازاں بظہور آمد
 یہ تسلی می آید۔ پانہ روز دیہ مختصر است کہ ہنگام گذر جانب مغرب ماند و تالاب
 دارد۔ تراکم اشجار بہشت است و ہیں مقام محل خطر۔ کٹو لور ہنگام سواری

بہ مشرق می ماند و مثل دیدہ مذکور است و رودے ازاں می گذرد و از پوچی اور
 مشہور مژدور نیز سمت مزبور است تالاب کلاں و چہل خانہ و دودوکان
 و ست چشہ و یک منڈف دارد و دیو ز غریبیت و باجتماع ستہ قریہ
 ترتیب پذیر فتنہ یکصد و بیست خانہ و یک دکان و تالاب و دو چشمہ آب
 میدارد و جوے ازاں جا جاریست موسوم بگوٹلم ہنگامیکہ راقم سطور بلب نہر
 مسطور رسید عجیب سیر و تماشاے با کیفیت دید کہ عکس بدر در آب
 برنگے جلوہ می کرد کہ از چہار طرف زرگہ تضاہ زنجیر بندی طلا پر داختہ و
 فرش ریگ بکنارہ اش بلا توضیح کہ بفرش مہتابی نقرئی آراستہ عبور سکھساؤ
 و ہسل و بندھی واسپان و کثرت خلایق و صدائے پاؤ ہائے و ہوے اینہا
 طرفہ ہنگامہ و عجب لطافتے میداشت کہ بشرح راست نمی آید و تعلق از
 ویدن دارد و خصوصاً وصف آمد سواری خاص با جلوئے کثیر و خرام انیبال
 فلک نظیر خارج از اندازہ تحریر خود بدولت با چند اہل عماری و ہودج نشین
 کہ عقب سواری مبارک بودند پیالہ ہائے چائے می کشیدند و برائے
 دفع بردوت کہ آن شب غلبہ داشت بنقل انگور می پرداختند ہوس تماشا
 بے اختیار و امن دل می کشید و رخصت برخاستن نمی دارہ از آنجا کہ لشکر
 خواب بر من ناتواں حملہ آورده بود تاب مقابلہ ازاں نیاورده عنان عزیمت
 بمنزل گاہ تا فتم زیرا کہ زیادہ از یک پاسی شب عادت بیداری ندارم اد
 تعائے بیاس شب زندہ داران محرم سر اوقات قدس دل بیدار نصیب
 کنا و از خواب غفلت و آفات دنیا و مایہ تعلق بہا بحفظ و امان
 خود دار و آمین یا رحم الراحمین - ترون نیلور دیدہ مشرقی است بعد ریاست

بحسن سیوم، گلدستہ ہشتم

لؤاب جنت آرامگاہ برائے مصارف حرمین شریفین زادہ اللہ شرفاً و تقضیاً بہ طریق
جاگیر مقرر بود۔ چونکہ لؤاب مرحوم بر مسند نشست محاصل جاگیر مذکور
بصرف خاص در آورد شاید آنرا خرج زاید تصور نمود و در انگی مجاز کہ بحین
لؤاب مطے بسوے مجاز بعل می آمد موقوف فرمود، ہزاراں رحمت بر روان
جناب لؤاب رحمت مآب ماباد وجود عدم حکومت ملک بخند مت آن مالی
مقام تا دسح امکان می پرداخت و چیزے برائے مخارج سال بسال ارسال
می ساخت ہمت والا بہمت رئیس زمان ماستد این معنی شدہ است
کہ سفینہ با قافلہ حجاج دزدان کعبہ روانہ کند و مامقود در بجان منت
بخند متگیری بطحا و طیبہ پرواز و جزا بخش حقیقی در جلد دے ایں امور

لے شہنشاہ ہند اور نگ زیب عالمگیر در زمان خود نردانے برائے دخول در کعبۃ اللہ فرستادہ ،
و بعد ازان لؤاب محمد علی والا جاہ در زمان خود نردانے تیار کردہ باہر اید و تحف کیشور روانہ حرمین
ساخت۔ لؤاب اعظم جاہ نیز بکمال عقیدت نردبان معرفت سید صبغۃ اللہ شاپ دالاور دارالامارۃ
خاص خود تیار کنانیدند ہمہ مرد دران تا اتمام کار بکمال طہارت می بودند و ہر گاہ لؤاب اعظم جاہ برائے
دیدن آن نردبان مآلقتند طہارت و وضو کردہ با ادب تمام ادرا ملاحظہ می نمودند۔ در تیارسی ایں
نردبان قریب دہ ہزار روپیہ صرف شد و ہمراہ نردبان ہر ایائے بسیار و نقد جنس برائے شریف
دبا و شاہ مکہ دائمہ و علماء و قضاہ و مفتیان و حوزین و کبیرین حرمین شریفین زادہ اللہ
شرفاً و تقضیاً فرستادند و بر ایں ہدایا رخ ہدایا برائے معجز علی بادشاہ مصر زیادہ از ہفتاد ہزار
روپیہ صرف شد و ایں برائے خیرات عامہ مبلغ بسیار قریب بست ہزار روپیہ فرستادند
و نیز برائے مسجد در و عنہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم در سخاں توادیل و شموع ارسال کردند۔ انقض
بر تیارسی سلم دار سال ہدایا د مبلغ خیرات زاید از یک لک روپیہ صرف شد۔ لؤاب اعظم جاہ
ایں نردبان را بعد از رجوع از ناگور تیار کردہ بتاریخ ۹ ذی الحجہ ۱۲۳۴ھ بر جہاز چھمی از دنیا
مدراس سوار کنانیدند۔ جہاز مذکور بتاریخ ۲۴ محرم ۱۲۳۵ھ جہزی از مدراس لنگر برداشتہ روانہ بمبئی
شد۔ ہمراہ نردبان شریف حاجی حافظ حسن صاحب و حاجی سید عبد القادر خان صاحب و
امام الدین خان صاحب مع فرزند متبنی لیتے حاجی عمر نیز روانہ شدند جہاز ہر گاہ بمبئی رسید لؤاب

حسناات طول عمر با ترقی درجات عطا کند و بترحم و خلافت پروری نام منور
 اوچوں نیز اعظم روشن دارد و تفصیل آبادی منزل اینکه زیادہ ازدود صد مکان و
 بست دوکان و دودھ دل و دو تالاب و دو قطعہ باغ و یک تکیہ فقیر و عاشور
 خانہ و بتخانہ ہائے کثیر دارد۔ بعد نزول دریں جا بمحمد حبیب اللہ فرزند محمد
 عنایت اللہ مرحوم متولی مسجد محمدی کہ مبر و مقدس بود، و دریں زمان
 امثال آن بزرگوار ہچو کمیاست بعطائے خدمت موردنی و فرد شال سفید
 رخصت فرمود و بہ پالیگاران منزل بنایت و ستار چودھری مدہرائی سرخرو
 و سر بلند نمود۔

گلدستہ ہنم

بفضلہ تعالیٰ بچہاردہم بعد فراغ نماز عصر بجلاس سکھساون طلائی
 با حشام مقرری بمنزل کلیٹ کہ پنج و نیم میل قریب سہ گھڑی شب نزول یافت
 بوقت مغرب یا مان رو و پنیار سجادہ نماز گستر و بعد اوائے صلوٰۃ بروشنی
 مشعلہا نہضت فرمود، آتش بازان تعلقہ بر عایت شب برات ہمراہ سواری خالص
 (بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۵) نواب اعظم جاہ تبار سیم ربیع الاول ۱۲۵۵ھ در بدر اس انتقال کرد۔ مگر اس
 نردبان در ممکۃ معظمہ رسید دیہ حکم محمد علی بادشاہ و شریف پاشائے مکہ بہ باب بیت اللہ بتاریخ دوازدم
 ربیع الاول ۱۲۵۶ھ منسوب شد، ہر گاہ کیفیت مذکور بہ نواب عظیم جاہ کہ آتالین غلام غوث خان
 بہادر والا جاہ پنجم بود رسید چٹن نمودند و سپید صبغۃ اللہ شاپ والا اوقات ۲۷ جمادی الاول ۱۲۵۵ھ در جلدی
 تیاری نردبان شریف زمین و باغ در علاقہ ساکنہ عطا فرمودند نواب غلام غوث خان بہادر نیز زبانی تیار
 کنندہ نہ و لیکن آنرا یکبار ارسال کردن نتوانستند بعد اوقات آنان سلم شریف و تخت طلا بتاریخ ۱۲
 رمضان ۱۲۵۵ھ مطابق ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۵۹ء سپرد و سیور انگریز شد و بتاریخ ۲۶ رذی قعدہ
 ۱۲۵۵ھ سلم شریف ہراج شد و فقیر صاحب آن را خرید کردند و بربند۔

آتش بازی می سوختند، ہوائے در چشم فلک میل طلائی میکشید و سرکشی
درختان انار بگل ریزی تاپہلو چرخ میر سیر۔ ماہتاب کیفیت گل خورشید
مینود، دروئی سواری دران دم بر شب گشت نوشہاں گوی سبقت می ربود
از آغاز سواری تا منزل بیچ قریہ براہ گذر نیامده مگو بچپ دراست دیہ
ایتم پور و شروالور و ماترنیکور ماندہ، و تالاب دیہ اڈل بجانب مغرب واقع
شدہ، و در شامع عام سہ رو و حایل گردیدہ یکی ٹٹار دویم کوزیار کہ رو و عقیق
است یعنی ہمیشہ خشک میماند لیکن در ایام برشکال تا چند مدت سیلان مینماید
از انجادوراء است یکی از طرف شمال بسوئے مدراس می رود و دیگر از
سمت مغرب بلکہ مایل بجانب ارکاٹ، سیوم پینار از ندی درگ کہ
متعلقہ بالا گھاٹ است می آید کلیٹھ دیہی است مابین مغرب و شمال کہ چیل
خانہ و یک دوکان و یک تالاب و سہ چشمہ آب دارد و بعد نزول فائٹھ
معمولی شب برات دختم مصحف شریف و حصن حصین و دلائل الخیرات بعمل آمد
و خواندگان، آن چند کس از جلسائے حضور بودند، بعد فراغ آن مجلس طعام
مرتب گشت و تقسیم شیرینی بحضار محفل بعمل آمد و افزونگی آتش بازی کہ
درین شب رسم عالمگیر شدہ علی الخصوص بدولت سرے امر از جملہ اہم
مہات است ال ہم یو توقع آمد۔

گلستہ دہم

بفضلہ تعالیٰ بشب شانزدہم بوقت یک پاس و یک گھڑی شب

از روز شنبہ
۱۴ شہان
۱۶
۲۸
۱۸

لبواری مذکور بروشنائی ہلال و مشعلها و ماہتاب بعزم منزل پشملا پیٹھ کہ
یازدہ میل است بوقت دو پاس و پنج گھڑی شب تہی افروز گردید،
دیہاتی برگزیدہ آمد بقید قلم می آید نامیل پٹ دیہ مختصر شرقی است تالاب
خورد و چشمہ آب دارد، کئی پٹ غربی است مثل آن، کوئی پٹ نیز بآں
سواست، دو چشمہ آب میدارد، پلندہ دُور شرقی است چشمہ سنگ بست و
تالاب و پنجاہ خانہ دارد، آرتیلوڑ دیہ مختصر است بہاں جانب یک تالاب
و چشمہ آب دارد، کلنوڑ پیٹھ ہم بآں طرف است یکصد و سیزدہ خانہ و
چشمہ سنگ بست و تالاب و مندُف دارد، آیتوڑ نیز بسمت مذکور است
صد کلبہ و یک سرا چشمہ سنگ بست عالی شان و مندُف دارد، پشملا پیٹھ
تالاب کلاں و چشمہائے متعدد و سہ کوه دارد، دریں جانب بہر دو طرف
زنجیرہ بندی کوہہا است اگرچہ فرو و گاہ بہیں جا تقریافتہ بود و چونکہ سایہ
درختان و وسعت میدان قلیل است برائے راحت لشکریان موضع
آنتہ پوڑ کہ بفاصلہ قریب ازان است لشکر ظفر اثر فرو آمد دریں دیہ زیادہ
از صد کلبہ و خانہ و چہل دوکان و یک مسجد سنگین کہ صحنش نہایت وسیع و
بنا کردہ خیرالدین خان غوری است۔ و بہدراں احاطہ گنبد مشارالیه و چند
قبور مسلمین واقع گردیدہ و بفاصلہ قریب ازان گورستان است خصوصاً
چہوترہ مرزا دلیل خان دران است کہ خان مذکور بہمراہی راجہ تی سنگ در
مقابلہ نواب سعادت اللہ خان بہا در مرحوم مقتول گردید، از حضور دریں
جا تحصیلدار از عنایت تہان مہتابی طلائی عزت بخشی شد،

گلدستہ یازدہم

دور رشتہ
عاشقان
مستعد
مستعد
مستعد

بفضلہ تعالیٰ یشب ہفدہم قریب یک پاس سواری مرقوم باجلو مہمونی
بردشنی مشعلہا بنصف اللیل داخل منزل نفیرت گزیدہ عرف چینی یازدہم
است گم دید برگزستہ دید مختصر کہ موسوم بکینوئی و آواز و کوپی بود درآمد
احوال طریقی این منزل چہ بیان کنم کہ زنجیرہ بندی جبال و باکتر جاتراکم اشجار
بود کہ از ملاحظہ آن طبیعت و شستناک میگرددید چہ این صحرائی سراسر باک
بسبب دیرانی بیشہ شیران و کینگاہ دزدان شدہ است درین ولا بظبط و شق
انگریز بشکاریاں تاکید بعل آمدہ کہ ہر کس پلنگ را بقتل رساند وہون انعام
ادست و ہر کہ بشیر بچگاں بر بستر خون غلطاند پنج ہون سلوک در جلدوی
کام او لہذا ہر واحد مستعد اینمحنی است کہ چون سگ بشکار او پرواز و طعمہ
مقصود حاصل سازد اگرچہ ازین کار نمایاں ثقت شیراں شدہ بایں محل خطر کہ
سے ہر بیشہ گماں میر کہ خالی است ؛ شاید کہ پلنگ خفتہ باشد
و ردیم الایام مقام مرقوم نہایت آباوی داشت و منجملہ ہشہدہ سرکار
سرکاری بود قرار دادہ نواب و ذوالفقار بہادر نصرت جنگ و در قبضہ حکومت
راجہ تی سنگھ بود کہ عہدگی و دلاوری او ضرب المثل آفاق شدہ و بجرأت
دہمت بہ مقابلہ نواب سعادت اللہ خان بہادر مرحوم صوبہ وار ملک کرناٹک
آل قدر پرداختہ کہ غنقریب فتح یابد از انجا کہ دین متین بیون قادر بر حق و

نامہ مطلق قوی است و سعادت و ظفر نصیب اسلام بجملہ مبارزانِ نواب
ممدوح یفرب صمصام خون آشام بدار البوار شتاخت و بکول و قوت معین
مقال رئیس موصوف بتسخیرش نصرت کمال یافت، دریں مقام یک قلعہ زمین
دوزک سے احاطہ دارد بنام "نصرت گردہ" شہرت پذیرفت، یہ نواب علی
بر عایت خطاب خود نام زد ساخت و الحاق ازاں بہمت کوہ گردوں شکوہ است
کہ بر ہر کی قلعہ محکم مرتب شدہ، و بنام علیحدہ اشتہار گرفتہ یکے کشن گردہ، دویم
راج گردہ، سیوم شاہباش ٹیکری، چہارم کرب گردہ، پنجم باند گردہ کہ اہل امتیاز
بہ بہادر گردہ مستحق ساختہ اند، ششم چچن گردہ، ہفتم چنبار گردہ اندرون قلعہ
مساجد خصوصاً مسجدی بنا کردہ نواب ممدوح در نہایت صفوت است
کہ گو یا قلعہ خوشنویس بنظرمی آید، و عمارات عالیشان است کہ رو بخرابی و
انہدام آوردہ بلکہ نام و نشان بعض باقی نماندہ ویران حال این رباعی ادا
نمودہ ہے

سرخیل کہ خویش را ہلاکو می گفت

با خلق سخن بچشم و ابروی گفت

بر کنگرہ سر اش دی فاخت

بنشستہ ہی گفت کہ کوکو کو کو

بالفعل عمارت ہفت طبقہ کہ سیر گاہ راجہ مقتول بود بشکست و ریخت
باقی است و موسوم بہت کھنڈہ تا کجا احوالش بر نگارم کہ قلعہ ویرانہ محض
شدہ، و بسبب انہوئی اشجار صحرائی راہ آمد و شد مسدود گردیدہ، و صورت
ویرانی آن آبادی چہ بیان کنم کہ بجائے ہزار ہا مکان دو خانہ اہل اسلام و قریب

پنجاہ خانہ ہنود باشد، آب و ہوائش از سالہائے دراز متغیر است، و استعمال
آب مورث مرض طحال و شکم کثانی و ہزال بدن و تب شدید و ناتوانی است
مگر آب تالاب و لواب گنہ فی الجملہ بہتر، اکثر مزارات مردان خداست،
کہ بیشتری از ان بترکم درختان و خارستان نہاں شدہ و چندی چون نقش
بر آب محو گردیدہ مگر بعضی از ان باکہ مشہور و موجود است بغہرست تحریری آید

حضرت حافظ حسین قادری

قدس سرہ الزکی جد امجد حضرت والدہ ماجدہ راقم سطور مدظلہا العالی
در عصر خود فرزی بود، صاحب کمال کہ ظاہرش بنہایت تشرع و صلاح آراستہ
و باطنش بتقدس و وینداری پیراستہ، در قرأت قرآن مجید نمونہ اعجاز
و اوڈی بیکارمی برد کہ بحسن صوت مرغ را از ہوا باز می داشت، ہر گاہ
لواب آصف جاہ مغفرت مآب وزیر و کھن وار دین سرزمین شد بخوش
اعتقاد بملاقاتش پرداخت و ہمت خواست، قصہ کوتاہ آنجناب در
عنقوان شباب خرقہ خلافت از حضرت شاد مصطفیٰ قادری خواہر زادہ
حضرت سید میران محمد مدرس قدس سرہ ہما پو شید و ہفد سہ ماہ محرم محرم
سنہ یکہزار و یکسہ در پنجاہ و ہشت ہجری بیرون حصار بخلوت خاک خوابید
پنچانچہ تاریخ وفاتش شعر این معنی است

از کرم مصطفیٰ بخت برد

گر دو پیش گنبد شریف او میدانی است فراخ و بارون دچند درخت نیز
می دارد و مضمون این بیت جناب بابائے شاعرا علیہ الرحمۃ و الرفوان بر آن

مصدق می آید

پنجاں نادر افتاد و در روضہ
کہ در لاجوردی طبق بیضہ

اندرون قلعة قبر والدہ آنجناب و گنبد و اما کہ سید عالی خاندان و مرد صالح بود
موسوم بسید محمد و مقبرہ ایست کہ بنام ناصر ولی شہرت پذیرفته چہ ولی مخرج
بمقاتلہ کفار پر و اخت و بجهاد اکبر بمصدق آیہ فحیمہ "واللہ یوید بنصرہ
من یشاء" تائید دین متین ساخت، بیرون قلعة گنبد سیدی خیر حسین است
کہ مرد حبشی بود و متصف بہ بزرگی ظاہر و باطن، ہر گاہ فضل الہی شارح حال
شود ادنی را بمنصب اعلیٰ میرساند، کہ خود در محکم تنزیل خبر میدہد۔ ذلک فضل
اللہ یوتیہ من یشاء" خوش گفت کہ گفت

ابجد عشق بیا موز و مگوا زاب و جد

کاندریں راہ مراتب بحسب یافتہ اند

بفاصلہ یک دو میل از حصن جانب پائش مرقد فتحن علی صاحب کہ شخصی بود
کہ از رجال اللہ صاحب کشف و کرامات و خرق عادات، قبل از دخول
بآبادی متصل آن تربتی است کہ بنام زچہ بی بی شہرہ دارد، تا حال
کرامت و فیض او این قدر جاری است کہ ہر کس بحسن اعتقاد از مزار رحمت
بار او استمداد کند بہ رحم موصل الی المطلوب فوراً فائز مقصود میگردد انتہی
احوالہم خود بہ دولت صبحی بسواری اسب بگلگشت شہر عمان عزیمت یافت
و قریب شام را جبہ چنچی قدیم کہ آن را نیلجیری نیز گویند از اولاد نوپ سنگہ غم

مشارالہ ضبط گردید، جامعہ دار علاقہ مسٹر ہیڈ از آغاز سرحد تا اینجا ہمراہ
رکاب بود، لہذا بعنائیت تہان مہتابی طلائی بوٹہ دار و دستار چو ندری
سرخ مدہرائی سرفراز و مفتخر فرمود۔

گلستہ سیزدہم

بفصلہ تعالیٰ بشب نوزدہم بوقت ہشت ساعت ودہ دقیقہ بسواری
مزبور رکوب نمودہ بمنزل آرتی کہ چارودہ میل است و بہنگام دوازودہ
ساعت نیم بالا رونق افزود۔ برائے راحتِ خلایق کہ صرف ہمت خاص
بران است یک روزہ مقام فرمود حین جلوہ افروزی دودیدہ بنظر منور
ورگذشت یکے، اندراؤن دیدہ غریب است کہ چہل خانہ و چشمہ آب وارد
دویم وینا منگلم شرقی است فیما بین ہر دو قریہ رودے میگزد و شنی خانہ و
دودوکان و چار تالاب و سہ چشمہ آب و یک مکان فقیر دارد۔ آرتی شہریت
مختصر آبادشالی کہ از قدیم الایام جاگیر زناہ دار است بالفعل راجہ تریل
راؤ کار فرمائی انجام میدارد و درنگ کہ موضعے است بر کنار رود آنجا
سکونت اختیار کردہ۔ تفصیل آبادی اینکہ دوسجد و درگاہ ہفت شہید
و پنج تکیہ فقراء و پنج ہزار خانہ و صد دوکان و دہ چشمہ آب و دوتالاب
و قلعہ دارد و یکصد و سی دیدہ ازاں متعلق است و محاصلش سالانہ تخمیناً لک
روپیہ باشد و چیزے پیشکش و محصول سایر یکپنی می رسد، راجہ مذکور
قریب شام حاضر بارگاہ خداوندی شدہ بادائے یازودہ اشرفی نذر پرداخت

دبعلطے عطر و گلاب و پاندان بدست خاص در اماثل و اقران عزت
و اعتبار نمایاں حاصل ساخت، اگرچہ تہور و دلیری راجگان مشہور
عالم لکن ہر گاہ بحضور باریاب مجری شد با وجود صباحت راحت رنگش
پرداز نمود، دیے تکلف بشکل ردباہ ناتوان پیش شیرازیان بود از ملاحظہ ای
صورت شعر جناب سعدی شیرازی مناسب حال افتادے

گر بہ شیراست در گرفتن موش

لیک موش است در مصاف پلنگ

عرض از رعب رئیس، طاقت جواب برد طاق شد، و نقد ہمت
بے باقی، وکیل راجہ مذکور کہ در صحبت اہل اسلام تربیت یافتہ است
بعضون ضرب المثل پیران نمی پرند و مریدان می پرانند، بہر مقدمہ کہ ارشاد
حضور می شد در عرض جواب بنائید آقاے خود میکرد والا این مصرع
مصدق مقال او بودے

چوں گنگ خواب دیدہ ز تقریر عاجز است

روز دہدیم ہم قریب استوا حاضر دولت سران شدہ خلعت جالدار مہتابی
با کخواب و دو سالہ گناری بحضور و خلعت دیگر بجا جزادہ بلند پائگاہ
گذرانید۔ از حضور فیض گنجور بغایت خلعت ہرات مہتابی طلائی با
کخواب سرخ جالدار و دو سالہ گناری با یک راس اسپ نیلہ مع زین و
سامان زر و وزی و پاندان و عطر و گلاب در ہجسان عزت و افتخارے
حاصل نمود، و از حضور قدسیہ دبعلطے خلعت جالدار نفرتی گنگا جہنی
دکخواب عودہ و پاندان مع لوازم عزت بر عزت افزود، ضیافت ہندوانہ

با تکلف کہ باصطلاح ہنود سید ہا نامند مرحمت گردید۔ و در جلد دے
 این مراحم کہ از عہد ریاست نواب جنت آرا نگاہ تازمان نواب رحمت
 مآب رحمہما اللہ تعالیٰ این قدر افزائش مرتبہ و تفاخر با سلاف او نشدہ
 بود بشکر یہ بہر دو حضور نذر گزرا نیدہ خواست کہ بہ مقابل ہر عنایت نذر
 علیحدہ گذراند، خود بدولت بمقتضائے ترحم معاف فرمود، زیرا کہ ہمت
 والا نہمت امیر خلائق پرور مامصرف این معنی است کہ ہر کیے از اقوامی
 وادانی خواہ موافق باشد خواہ مخالف از فیض خود بہرہ یاب شود و از طرف
 سرکار خاطر احدے باز نگردد، غرض مشارالہ بعد یک ساعت حسب الحکم
 راہی شد، از روز خروج نوحے کہ فراہمی اسباب لشکر باہتمام کلکٹران در ہر
 منزل بعجل می آمد، ہم چنان راجہ مرقوم بد رستی و خوبی تا دوروز بسرحد خوش
 بسر برپا داشت، ہماروز مستر کلکٹر دویم چتوراز ملازمت حضور بہرہ
 اندوز شد۔ موافق معمول عطر و پان وغیرہ مرحمت گردید۔ و از باورچی خانہ تورہ
 ہفت خوان بفرود گاہ اور سید، ناگاہ بوقت نماز عصر گردباد بچنان
 زور و شور از جانب شمال برخاست کہ از کثرت غبار نمونہ شب دیسجور بل
 مقدمہ نفخ صور بنظر آمد، در آں حال بعض خیمہا چنانکہ شتر بسرحد باہنگ
 حدی در رقص و طرب می آید رقصاں شد و ہچو بعض مشائخ روزگار وجد و
 حال پیدا نمود، چند خیمہ و قنات سر بسجود نہاد و خیمہ مسجد قریب حرکت
 رکوع درآمد فضل حق بحالی عزبت زدگان مشمول گشت کہ ہوا با اعتدال
 درآمد والا قیام خیم و قعود مسافرین دریں بیدار و جہاں و ہم خیال بود۔ حافظ

مطلق و کریم برحق چہ در حضور چہ در سفر کرم عام و ترحم تمام شامل احوال ما
 بیہ و سیکان دارد، بمصدق آئیہ کریمہ و هو معکم اینما کنتم از آفات
 و بلا ہائے ناگہانی و فتن شیطانی و رکنف حمایت و امان خود رساناد
 بحمد و آلہ الاطہار۔ چوروز گذشت و شب رسید دارونگی ملبوس خاص
 از برہان نواز خان عزل شد و حکیم باقر حسین خان نصب گشت و خدمت
 بطور خانہ بروجیہ اللہ خان تقریافت۔ آتشبازے مرسلہ راجہ مزبور
 بصحن خیمہ خاص از افر و تنگی جلوہ طاوسی می نمود، و قریب دو پاس شب
 برائے تفریح مزاج و دفع ملال ملاحظہ رقص فرمود۔ می گویند کہ در آن محفل
 عشرت منزل صدائے ترانہائے یمن بصید دلہا کافی بود۔ و غزلیاست
 سہمی از خاطر عشاق نغمہ آشنا سوہان و از رنگ کدورت می زدود
 چہ عجب صدائے خوش راحت دل غمخیزگان است، بلکہ قوت روح و
 روان بنی نوع انسان، بشرطیکہ از غم و مہمہ خالی باشد و بخیالات فاسدہ
 عاری، محمود بکرمی قدس سرہ کہ سینہ اش از گنج عرفاں مملو بود در کتاب
 من لکن کہ بے مرشد فہم مضامینش و شوار بود در داستان تعریف سہماع می
 فرماید ہ
 جس جی کے تیں نہ راگ لاگے
 اس جی کو بھلا ہے آگ لاگے

در بیشتر کتب وصف صوت خوب ما لا مال است، چنانکہ امام محمد غزالی
 رضی اللہ عنہ کہ مقتدائے ارباب شریعت و پیشوائے اہل طریقت، و سرامہ
 اہل مذہب مایود در جلد ہج ثانی احیاء العلوم داد تحقیق آن دادہ و بتدقیق
 شروطش پرداختہ، از آنجا کہ بعض اینائے روزگار متصف بنجاست باطن اند

وہیچو نے خشک از معرفت خالی بر طول این کلام اعتراضات دور از کار خواهند ساخت، و برہد ریائی چون طیل بلند بانگ بہ فغان خواہند پرداخت، لہذا بہ دو حرف مختصر مفید قناعت کردم۔

گلدستہ چہارم

بفضلہ تعالیٰ بہاں شب کہ بست و یکم بود بعد نصف اللیل
سوار ی صدر بارادہ منزل تمیزی کہ مسافت یازدہ میل وارد کمال اشگی
و تمکین باروشنی ہلال و مشعل و ترنیم پاکوبان ہندو زاد جلوہ فرما شدہ وقت
باقی ماندن شش گھڑی شب رونق سراچہ خاص افزود، چشم بد دور کہ زیب
سواری سرسانی لبش گشت نوشہان زندہ دل می نمود، الحق رئیس
بمنزلہ نوشاہ است و ملک بجائے عروس ہر گاہ جناب خداوندی بملاحظہ
ملک موروث جلوہ افزود شود چگونہ این لطف بظہور نیاید، در زمان پیشین
مقام مذکور بطریق جاگیر از میر محمدی خان ہمشیر فردوس آرامگاہ محمد شاہ
بادشاہ کہ منصب دار پادشاہی و مرد قابل بود علاقہ میداشت و بجد حکمت
لواء مرحوم بنام والدہ تاج الامرا محمد علی حسین خان مرحوم کہ منکوحہ خود بود
تقریر یافت، دیہاتے کہ براہگزر در آمد رقم آشنا می شود۔ و لکیری
شمالی است تالاب و چشمہ آب و منڈف و بست خانہ میدارد۔ و امر پاک
نیز بآں طرف واقع تالاب کلان و دو چشمہ آب و سی و پنج خانہ و سہ دوکان
و قلعہ شکستہ میدارد۔ در عصر لواء سعادت اللہ خان مرحوم برلے
اترا جات احشام و غیرہ بجگیر وار کلوہ مقرر بود۔ و بریاست لواء جنت

آرامگاہ بنام سید فتح علی خان کہ امیر کبیر دازاقارب روساء ملک بنگالہ
 بود جاگیر مقرر گشت۔ مونسور نیز بہاں سواست و بجانب مذکور واقع فیما
 بین ہر دو جانچ و دوکان بشارع عام موجود است۔ تہذیبی شمالی است زیادہ
 از ہفت ہدمکان و ہشت دوکان و چند قطعہ باغ و یک تالاب کلان و
 چہار چشمہ آب و قلعہ منہدم شدہ و دو مسجد و چند تکیہ فقیر میبارد اگرچہ
 منزل دریں موضع تقریباً نصف بود اما برائے وسعت میدان درویدہ مرقم باڑی
 کہ بہ فاصلہ یک گھڑی ازالہ بعید است مغرب بنیام گردید و آن نیز مختصر شمالی
 است کہ بجانب راست اکٹہ و بسوئے چپ تالاب واقع شدہ دریں مقام
 بہر سہ پسر راجہ مذکور بجا زمت حضور معزز شدند، از پیش گاہ غنایات
 خداوندی سہ دست خلعت ماہتابی بوٹہ دار و فرد شال گلناری و سہ تھان
 کچواب از انجملہ دو مہر مات سرخ و یک بوٹہ دار زرد و بوکیل او فرد شال
 سرخ بوٹہ دار زرد مرحمت شد، و از جناب قدسیہ بمشار الیمیم سہ
 دست خلعت ماہتابی طلائی جالدار و یک تھان کچواب زرد بوٹہ دار و دو
 تھان کچواب عودہ بوٹہ دار و بنام بردہ خلعت ماہتابی بوٹہ دار و یک فرد
 شال گلناری غنایت گردید۔

گلدستہ پانزدہم

بفضلہ تعالیٰ بہ بیست و دویم روز یکشنبہ ہنگام طلوع نیر گیتی افروز
 مہر دل فروز ما بخلعت زرکار و جواہر آبدار برنگے کہ خورشید تبار شعاعی زیبا و
 می شود بر پایے خود زینت تازہ بخشیدہ بر نالکی زرد رنگ کہ طلائی کا دل عیا

روز یکشنبہ
 ۲۲ شہان
 ۱۶۳۸
 ۳۱ مئی
 ۱۸۲۳

از ملاحظہ آں شرمندگیہا دارد مع برادر والا اختر تافضائے جانفرائے رمناکہ
متصل توپ خانہ است فائز شدہ از سواری مرقوم فرود آمد بسیر سبزی بخت و
اوج طالع بر فیل گردوں شکوہ کہ از عماری سبز والا جاہی عزت و احترام می یابد
جلوس میمنت مالوس فرمودہ بشوکت تمام دشان مالاکلام متوجہ سبک خرامی گردید
دور چٹ سواران ترب بہمراہی جنرل سویل کہ سر لشکر اینجا است مع کرنل
کول برک و کرنل فول و دیگر سرداران فوج و مسٹر کوک کلکٹر اول و مسٹر کلاک
برسم استقبال آآنجا حاضر شدند، در تالیش آفتاب شمشیر ہا کہ علم شدہ بود براقی
آں برق سر سائی می نمود و ہجوم خلائق برائے ملاحظہ سواری خاص بزرگ مشتاقان
ہال عید بود، غرض بشکوہ و تجمل بوقت بلند شدن شش گھڑی روز بعد اوائے
فاتحہ حضرت ٹیپو قلدنہ قدس سرہ روشنی بخش دارالامارہ قدیم کہ عبارت از
دارالنور محمد پور عرف آرکٹ ماہبا اللہ تعالیٰ عن اللہ و درواکافات
است گردید جنرل و غیر ہم را بنایت عطر و پان و غیرہ رخصت کردہ در آمد محل
فرمود و بجمل مرقوم تورہ یازدہ خوان و بکلکٹر اول تورہ ہفت خوان مرحمت نمود
مقاماتیکہ آں روز بر بکذر درآمد بہ تسطیر می آید ننگ پیچہ خرد کہ راستہ شمالی است
و زیادہ از پنجاہ خانہ بہر دو جانب و پنج دوکان و دو چھتر و دو چشمہ و چند قطعہ
باغ دارد۔ و رمناکہ بہنگام ورود لواب ذوالفقار خان جولانگاہ اسپان
بود چند مکان و مسجد کتو شاہ بر پستہ سنگ دارد و توپ خانہ کہ تکیہ فقیری
است متصل آں و بنام شاہ صادق طبقاتی اشتہار دارد، فی الحقیقت آں
زمین مملوک جد اعلائے راقم سطور بود کہ بفقیر مرقوم حسبہ لہ عطا فرمود
لہ در سنہ یکہزار و دو صد و چوبی و یک درآر کارٹ وفات یافت۔

و آنجناب ہم در ہاں مقام مع چند اہل خاندان خود بچلہ خوشاں آسودہ
 برخی از احوال جد مطے بجز عبارت درمی آید، تا برچریدہ روزگار وصف کاش
 باقی ماند، و ہر شخصے بمحائثہ احوالش ید عالمے غیر و فاتح بیاد آرد، نام نامی
 واسم گرامی آنحضرت محمد حسین عرف شیخ احمد بود قوت و را کہ د حافظہ و
 استعداد فارسی بآں مرتبہ داشت کہ در اں زمان مقابل آں کسے یتد رت بودہ
 باشد، و در فنون عربیہ پایہ تحصیل تامطول رسانیدہ، صاحب شغل و ریاضت
 و تقوی و عبادت بود و از مریدان نامور جناب سلطان سید عبدالرحمن قادری
 علیہ رحمۃ اللہ الباری کہ خلف رشید و سجادہ نشین حضرت میران سید محمد
 مدرس قدس سرہ فرزند ارجمند قطب بلا اشتیاء حضرت شاہ صبغۃ اللہ نائب
 رسول اللہ بود روح اللہ و رحم و اعاد الینا فتوح حمیت حق طویت خود را
 مصروف ابواب خیرات و کشتائش قفل حسنات می داشت و در منصب
 دنیا ہم اعتبارے یافتہ کہ از حضور حضرت ادرنگ زیب بر خدمت سوانح نگاری
 و بعد از اں بر خدمت خفیہ نویسی احسن آباد کلبرگامور گر ویدہ و بعدہ
 پادشاہ معلی بمقتضائے نوازشات دلی و تفقدات قلبی نظر بچہر شناسی بخدمت
 میر سامانی آنجا و خطائے خلعت و جاگیر جعفر آباد کہ بڈہقر آباد زباں زد
 عوام است و محاصلش سالانہ بیست و چہار ہزار روپیہ بود سرور از فرمودہ
 چونکہ نگاہ عنایت و قدردانی روز افزون میداشت بخطاب خالی کہ بر امرے
 ایں زماں گوئے عز و شرف می برد و در اں سلطنت عظمیٰ نوبت بہفدہ شخص

ذی اختیار در آرزوئے سالہائے دراز رسیدہ بے سخی و سفارش احد
تکلیف داد آنجناب بمقتضائے آزاد مشرلی پہلو تہی کرد و بالتماس پر واخت
کہ فدوی خود را بجناب خاکپائے احمد مخاطب کرد و ہمیں نقش نگین نمودہ
ہرگز تبدیل آن بجل نخواہد آورد، چون جناب ظل سبحانی مرۃً بعد اولے دریں
امر بمبالغہ بالغہ پیش آمد و باسد خاں بہادر وزیر اعظم کہ با جد موصوف محبت
و سلسلہ شاگردی داشت تاکید فرمود کہ بہر نحو مرضی مشارالہ بر قبول خطاب
بیارد، چون پیام وزیر مہدوح موصول شد بریں منوال جواب داد کہ خاکسار
از کار و خدمت بیزار است و خطاب را آفتے می داند از ہمیں روز ترک روزگار
می سازد و گوشہ عزلت اختیار می نماید کہ

بیچ آفت نہ رسد گوشہ تنہائی را

بجہر و اظہار مذکور عازم فرد گاہ گردید و قدم بکنج عافیت کشید، از آنجا کہ پادشاہ
دیں پناہ قدردان اہل کمال بود و بعدہ امرائے بارگاہ عالی شان بخشی دقائح نگار
یار علی بیگ خان، پیش جہ معلّے فرستادہ بہ نہایت دلجوئی و استالمت حضور
طلب فرمود و ارشاد کرد کہ اے شیخ در آنچه مرضی تست تالیع آن ہستم، اما
ترک خدمت نہ کنی کہ مثل تو تقویٰ شعار و امانت دار بکار پردازان نمی یابم
معا بظائے ملبوس خاص و معافی وجہ تحریر کہ سالانہ سی ہزار روپیہ بود و روانہ
احسن آباد نمود، آنجناب تا دو سال بسر بلای آن بدیانت و کفایت پر واخت
و بچوشش محبت الہی از امور دنیوی خود را برخواستہ خاطر ساخت
دریں اثناء مکتوب مولوی محمد حسین شہید قدس سرہ کہ با امام صاحب مدرس

شہر آفاق و فرد وقت گشتہ و شرح فضل و کمال اودریں مختصر گنجائش پذیر نیست، خالد زاد و خسر پورہ جد معلی و ازوئے نسب بنی علم بود بنام آنجناب موصول گردید و بعین کلمات نصیحت آمیز این فقرہ ہم تسلیم یافتہ کہ دنیا مٹائے نیست کہ مائل از بہر آن دست از حیات ابدی بشوید بہر حال از خدمت مالی خود را برآرند کہ بجز خسران داریں حصولے نیست بجز وصول نامہ مرقوم و ملاحظہ آں بمضمون ے

سمند ناز کو یہ ایک تازیانہ ہوا

دلولہ محبت و معرفت حق غالب گردید، فی الحال ترک خدمت فرمود و کاغذ استعفا بحضور یاد شاهی ارسال نمود، از وجہ تحریر کہ پانزدہ ہزار روپیہ جمع بود دست برداشتہ بکنج تنہائی نشست و بحصول کنج قناعت کہ القناعۃ کنز لا یفنیہ آمدہ درخواست دینوی بر خود بست، ہر چند از جانب جناب ظل سبحانی خدمت مکاتی بواسطت وزیر ممدوح پیام طلب رسید و بخشی موصوف بکرات بجد معلی رسیدہ بیاں الفت قدیم فہمائش نمود یغوائے ترانہ بیدلانہ حضرت میرزا عبد القادر بیدل عظیم آبادی علیہ الرحمۃ کہ از رفقائے اعظم شاہ بہادر شاہزادہ بود و ترک صحبتش نمود کارگر نشد ے

دنیا اگر دہند نخیزم ز جائے خویش
من بیستہ ام حتائے قناعت بپای خویش

بعد چندے وارد آراکٹ شدہ تادمت پدارتہ حیات بود و تادم زندگی آنجناب لواب سعادت اللہ خان بہادر مرحوم بموانست و حسن اعتقاد اکثر اوقات بملاقات می رسید و بر سوخ دل مبلغ دو صد روپیہ ماہوار برائے خرچ باور چخانیہ

دستہ صدر و پیہ بنام ہر دو پسر و اما گہرش میرسانید، آخر کار بمضمون صدق مشحون
 ہے ہر کہ آمد بجاہاں اہل فنا خواهد بود
 آنکہ پانیدہ و باقی است خدا خواهد بود
 بہنہم ماہ رمضان المبارک سنہ یکہزار و یکصد و سی و چہار
 ز خود دار ہید و بحق آر مید

بعد چند روز از وفات آنجناب سواری سیدی جوہر خان کہ از خواص بارگاہ
 بادشاہی بود ہمراہ نواب ممدوح و بجنہات عمدہ قرار داشت از مقبرہ حضرت
 معلی صبحی عبور نمود و از مزار رحمت بار صوت خوب تلاوت قرآن بگوش او
 رسید و تا یک ساعت بساعت آن توقف کرد و اعتقادش بحدی مستولی شد
 کہ بہ بیان نمی آید، از آنجا کہ بخواہہ سرائے در عقل و دے ہم نقصان کمال دار و نشدہ
 بود باین کار کہ از جملہ اسرار است لزبت اظهارش قریب جاززون گردید، ازاں
 دم این معنی بموقوفی در آمد چہ سست اعتقاد ان امتحان آن آغاز نہادند
 المقصہ تا کجا بتحریر اوصاف حمیدہ و فضایل سنجیدہ آنجناب پردازم کہ نظر
 بر احوال خویش فضل و کمال اسلاف بیان نمودن موجب ندامت و ماصدق
 مضامین این ابیات شدن است

ترا کہ در نسب ہست بحر علم طلب

خان کثرۃ ملح یزید حسن ملیح

مباش غزہ، بجو و بجو علم درا

فرب ذی نسب کالحمار کاکسیح

گیرم پدر تو بود فاضل

از فضل پدر ترا چہ حاصل
ناخوش بود آن عروس دربر
کونا ز کند بحسن مادر

الحاصل۔
گر دنام پدر چہ می گردی
پدر خویش باش گر مردی

قادری مطلق سپر تو مہر اعظم خود بایں سنگریزہ آیداری لعل یے بہا نصیب کند و بوسیہ
اعظم توفیق تو بہ و گوہر عمل خیر عطا فرماید

بندہ کو تو صاحب مرے قوت ہے خدا کی
اس کا نہ کرم ہوئے تو کیا بندہ خاکی

ور تسیطیں احوال مقامات سواری کہ باقی ماند بحیثہ تحریر می آید۔ دولت پورہ
چند مکان و چند مقابر و پھتر جدید مح چشمہ آب دار و دو چوٹر محل کہ در انجا
بود از پایہ انہدام یافت و باغ ستر اس بنا شد و سخاس یعنی مقام خود
دواب و بازار شاہ گنج و دیور در دازہ کہ درے است از ابواب شہر
پناہ و بازار سورج مل بخشی و بازار ٹیپو قلندر و بازار میر احمد اللہ خان و
بازار محمود شاہ و بازار سرکار و رکاب بازار درآمد۔ اکنون برخی از
احوال این سرزمین نگارش می یابد۔ بالفعل در محورہ قصہ ارکاٹ بسوئے
جنوب از جانب رود جملہ مکانات خرد و کلاں سوائے مکانات فقرا و کلبہا
از روئے قرار داد دفتر دو ہزار و ہفتصد و نو و چہار است و دوکان سہ صد
و ہشتاد و بیج معہذا آٹسوئے نہر کہ رانی پیٹھ و والا جاہ نگر است در منازل
آئندہ مرقوم خواہد شد۔ تفصیل مساجد و آثار و گنبد و مقابر مسجد جامع کہ

بصحن آں حوض و چاہ و گنبد لواب سادات اللہ خان بہادر مرحوم و قبور اکثر
 مومنین است خصوصاً سید محمد امین کہ بیشتر اشخاص کہ ہنگام لوم او از
 قلبش صدائے ذکر اللہ شنیدہ اند، و قاضی شیخ محمد تلمسانی و محمد عبداللہ
 مفتی عرف میان صاحب از جملہ اہل اللہ بودند، و در مقدمات شرعی پاس
 خاطر احد سے بھی کر دند، ہم در اں احاطہ مدفون اند، و نظام الدین احمد خان
 بہادر داماد لواب جنّت آرا نگاہ با وجود نیابت صوبہ داری فقیر مشرب بود صاحب
 علم و تقویٰ در ہاں جادفن شدہ، مسجد اندرون قلعہ مسجد شاہ صادق حسینی
 چشتی کہ مرد بزرگ بود و مع گنبد او و قبور دیگر و مقبرہ عبدالرشید خان بہادر
 مرحوم مدار المہام لواب محلّے کہ بہ نیک طیتی و ہوا خواہی خداوند و نفع رسانائی
 عالم مشہور بود در چوک لواب داؤد خان است کہ فرد گاہ چندول لشکر
 بود و ایں جا بہ پیکہار طای اشتہار دار و ایں ہرست مسجد جانب شرقی دارالامان

لے در سنہ یکہزار و دودصد و یک ہجری در محمد پور غزف آرا کاٹ دفات یافت و در احاطہ مسجد جامع
 مدفون شد۔ مولوی باقر آگاہ المتوفی ۱۲۲۰ھ قطعہ تاریخ بدین گونہ نوشت سے

تلمسانی کہ سینہ اش در علم	ہیچو بحر محیط میزند و جوش
علم او بود با عمل مقرون	علمش با خلوص ہم آغوش
دادرینا کہ شد ز مر مرگ	شیخ جان منورش خاموش
خواستم سال رحلتش از عقل	رضی اللہ عنہ گفت سر دوش

لے در سنہ یکہزار و دودصد و دہ ہجری دفات یافت، مولوی باقر آگاہ بدین گونہ تاریخ
 نوشتہ

خان بلند مرتبت نیز اوج اہبت است	آنکہ بفضل دکرمت پایہ بہتہا رساند
کردہ ز خلق جان فزاد دل و جان خلق جا	رفتہ بروں ازیں سر از دل و دیہ خویش چکاند
سال ہجوم ایں الم حبست دلم چو از قلم	از سر در در و در قم آہ نظام دین مناسند
بضم عدد سر در دکہ دال است ایں تاریخ برمی آید۔	۱۲۴۰ھ = ۱۲۴۰ھ

واقع گشتہ مسجد و آثار شریف علاقہ سرکہ ریح گنبد پایا صاحب مرحوم
 فرزند محمد مخدوم سادی قادری علیہ الرحمہ است کہ مخدوم موصوف بہ تعمیرش
 پرداختہ، مسجد و گنبد شاہ عظمت اللہ قادری مع چشمہ آب مسجد شیخ تہر
 مسجد مورت شاہ مسجد میر اسد اللہ خان مع چشمہ آب و سرا و مقبرہ او
 مسجد حضرت ٹیپو قلندر قدس سرہ مع چشمہ آب و گنبد و مسافر خانہ و نقار
 خانہ کہ نوبت و گہریال براں نواختہ میشود و بیائیں آن مقبرہ سنگین ناتمام
 نواب ناصر جنگ بہادر شہید است اگرچہ بعد شہادت نصش آن شہید
 پنجستہ بنیاد اورنگ آباد در روضہ حضرت برہان الدین غریب قدس سرہ
 نقل نمودند لیکن نواب جنت آرامگاہ بجلد دے نمک خواری و دولت خواہی
 بجلے سپرد نواب شہادت انتساب بنائے گنبد کردہ هنوز با تمام نرسید
 کہ بنائے عمر بانی منتهی شد

مساجد مرقوم غری دار الامارہ است مسجد مولوی جمال علی، مسجد سید احمد
 عرف یا پیر مع گنبد او، مسجد نواب شمس الدولہ عرف چندا صاحب مرحوم
 کہ بمسجد یک کماں مشہور است، مسجد سفالی مع چو ترہ مزار حضرت
 عثمان خاں سرور، مسجد مسکین شاہ و گنبد این پیر مع مسافر خانہ، مسجد
 مع مقبرہ مظانی، مسجد غلام رسول خان، مسجد شاہ غلام حسین درگاہی، مسجد
 حافظ عبد الغزیز، مسجد حافظ کریم اللہ مع گنبد و نقار خانہ ہمہ شمالی ادا است
 تفصیل مساجد و مقابر بیرون شہر بنیاد گنبد شریف تاج پورہ مع مسجد و مقبرہ
 خاندان صبغۃ اللہ و مقبرہ اجداد ایں عاصی و قبور دیگر و خانقاہ است و چشمہ
 کہ آبش نہایت خوشگوار و مصفا است، و چراغ خانہ با کیفیت دار در خط

کرنامک ہم پہلوئے آں نیا شد، بے مرمت شدہ قبل از چہل و چند سال کہ بے
مرمت گشتہ بود جناب والد ماجد مغفور و حضرت عموی شرف الملک میر و
نور اللہ مرقدہما و جبل الفردوس متواہما بحضور لواب فردوس مکان در
باب ترمیم آں ساخا شدند از آنجا کہ لواب محلے المیہ مشتری جنس حنات
بود فی الفور بدرستی آں پرداخت و جناب شاہ صبیحہ اللہ قدس سرہ
بتہ دل دُعا داد کہ حق تعالیٰ چراغِ توردشن دارد، عجیب الدعوات ناوک
دعا بہد فاجایت رسانید یعنی با وجود عوارض کثیر چار باریں ریاست
بدولت سرانے اور سید، او تعالیٰ تاقیامت چراغ دودمانش برنگ مہر
النور و ماہ منور روشن فرماید، منی دانم کہ ایں سعادت اعظم کہ عبارت از
مرمت آنجا است الحال نصیب کدام سعادت مند است، مقبرہ بہادر حسینی
تکیہ کہتیل پندو سر کردہ بیرون تہرنگ دروازہ گنبد موصوف مع مقبرہ جناب
جنوب شہر پناہ تکیہ سمت مغرب اوست مسجد احد طاہر خاں مع گنبد
او گنبد زین الدین علی خان شہر اوستاد کہ ہر دو منصبدار یا دشاہی و از
قوم بنو الوایط بودند قبر سنگین سید محمد پیرزادہ کہ مسجد و گنبد او انہدام
یافتہ گنبد حسن پورہ یہ نہایت خوش قطعگی است مع مسجد و خانقاہ و قبور
و چشمہ آب، گنبد حضرت انترجامی مع مسجد ناظیار و سر او خانقاہ، عید گاہ
ہمہ بجانب فرد گاہ ہراول لشکر است با کارڈی مشہر شدہ و غنی شہر پناہ
است، تکیہ ثابت علی شاہ متصل حسن پورہ بر کنار رود و عجیب مکان دلکش است
کہ دریں آبادی بیچ مکان بکیفیت آن نمی رسد کہ چو ترہ قبرش، بچو برج
مشن است و مسافر خانہ و سرانے متعدد و سایہ درختان خصوصاً سایہ

چہار درخت موسوی کہ تحت آن تخت سنگین گذاشته اند۔ لطافت دارد
و نمونہ کشمیر دریں جایاد می‌باشد۔ مقبرہ سید کریم محمد قادری مع مسجد
سغالی۔ مسجد سعادتمند خان مع گورستان، مسجد سغالی لقمان خان مسجد
الوالحسن ذاکر بیرون ویلور دروازہ واقع است۔ مسجد دادو بیگ، مسجد
مع گنبد حضرت شاہ ناصر و دیگر قبور مع مقبرہ خیر الدین خان مرحوم و خانقاہ
دولیان خانہ و نقار خانہ با چند درختان است و سیرگاہ، مسجد پونجی، مسجد
و مقبرہ شاہ محمد علی متولی، پیوترہ قبر یاد اللہ شاہ مع قبرستان در صحن
رنگین مسجد است کہ از صدمہ طوفان و تہوچ ہتر از پایہ انہدام یافتہ و ہمہ
جانب شمال رود واقع شدہ۔ معہذا بمساجد و مقابر دریں خطہ خواہد بود کہ
بفرست قلیل مطلع نشدم، و اکثرے ازاں برابر خاک گشتہ کہ اثرے نہ

دیدم ہے آہ کس کس کتیں بیٹھ کے ہم یاد کریں

غم مجنوں کریں یا ماتم فرما د کریں

بیان آثار مبارک کہ دریں آبادی شہرت دارند۔

یکے منجملہ علاقہ سرکار است کہ در ہنگام ریاست جنت آرام گاہ ہے

تحویل و تولیت غلام محی الدین طالب العلم بود و اکثوں فرزندان او مامور
خدمت گذاری اند سہ روپیہ ماہوار برائے فاتحہ و مدد معاش خادمان مقرر
است و مکاتشف لحن از مسجد مخدوم ممدوح۔

دویم نیز از علاقہ سرکار است کہ متصل دارالامارہ واقع و برائے

مصارف صدر روپیہ ماہوار معین و دہ کس بخدمت گذاری مشغول۔

سیوم ہم متعلق آنجا است و تحویل ورثہ ظہیر الدین خان متولی

در چند پیٹھ آثار علائقہ نعمت اللہ شاہ قادری، آثار علائقہ سید مخدوم بندای
در چند صاحب بازار، آثار علائقہ امام شاہ قادری در شاہ گنج، آثار علائقہ
غلام محی الدین اناسی، آثار علائقہ حاجی دیوان، آثار علائقہ عبد الرحمن
متصل دیلور دروازہ۔ آثار شریف مع قدم مبارک علائقہ شاہ خلیل اللہ قادری
مرحوم دراکاڑی است، بازار و پورجات درون شہر پناہ، بازار ٹیپو صاحب،
بازار میر اسد اللہ خان، بازار محمود شاہ، رکاب بازار، بازار قلعہ، بازار قصبہ،
دیوان بازار، بازار شیخ منہاج، بازار امام صاحب بخشی، چند صاحب
بازار، ناتر بازار، از آغاز دیلور دروازہ تادی دروازہ بالفعل این قدر
بازار است، چند پیٹھ شمال رویہ قلعہ و دارالامارہ پیٹھ میر غلام حسین
خان جنوب رویہ آن متصل تہرنگ دروازہ واقع است، کالستری پیٹھ،
نرسیم نایک پورہ، بندہ لے پالم، ریڈی پالم، شاناز پالم، گولڑ پالم، مین ٹی،
تمامہ شرقی است، بازار شاہ گنج بوقت تعمیر شہر پناہ در احاطہ دیلور دروازہ
آمدہ والا گنج بازار سورج ملی بخشی، نوازی بازار، بازار مقبرہ خان، بازار سید
مصطفیٰ، بازار طاہر خان، بازار حاجی دیوان، صاحب زادہ بازار، کلوہ بازار
کہ از بازار غلام حسین مشہور است، بازار سید محمد پیر زادہ، خواجہ بازار، دہپال
سٹی بازار، بازار زین الدین علی خان، بازار میر خان، کوئی سٹی بازار، بازار امام
شاہ قادری ہمہ بیرون از دیلور دروازہ است، آبادی کنارہ خندق کہ بزبان
ہنود از اکل موڑ شہرہ دارد، قصاب دڈی، حسن پورہ، اگاڑی، دولت
پورہ، جوہر پورہ خرد، جوہر پورہ کلاں، مانصاحبہ پیٹھ، چوکی مصری خاں
منجن پورہ، جراست پورہ ہمہ جانب مغرب است، مشعلی پورہ آبادی چوہر محل

آبادی توپ خانہ غالب پورہ سمت مغرب اداست، تاج پورہ، تاج خاں پورہ
جانب جنوبیش واقع گشتہ، ابواب شہر پناہ کہ بعالم پناہ اشتهار دارد مفصلہ
ذیل دیور دروازہ، خان بہادر دروازہ، کیسر سنگھ دڈی یعنی دروازہ مختصر
دکی دروازہ، رایچی دروازہ، کاستری دروازہ، مانگاٹ دروازہ، تاج پورہ
دڈی، تھرنگ دروازہ، فہرست باغات سرکار از شہر تا والاجاہ ٹکڑ نوکھ کہ
بور ودرشیں مابا اعظم باغ شہرت پذیرفتہ، علی باغ، حسن باغ، حسین باغ، نور باغ
الوزباغ والاجاہ باغ، نواب باغ و آنرا باغ نواب عمدۃ الامرائیز گویند، بیگم باغ
باغ سید محمد خاں، باغ سید فتح علی خاں، فرخ باغ یک کھہ سوائے این چند
قطعہ باغ شہریاں ہم اند۔ احوال شہر کہ بقید قلم آوردم، بالفعل این قدر آبادی
است، و ہنگام ورود نواب ذوالفقار خان بہادر مرحوم و صوبہ داری نواب
داؤد خان، و بعد ہنگام فرمانروائی قوم بنوالوایط عبارت از نواب سعادت اللہ
خان بہادر و نواب علی دوست خان بہادر و نواب صفدر علی خان بہادر و نواب
شمس الدولہ بہادر مرحومین غفر اللہ لہم و تجاوز اللہ عنہم باین معمرہ بچہ شاہ
جہاں آباد می گفتند، بعد ازان یصوبیداری نواب شہید، و اوایل ریاست نواب
جنت آرام گاہ علیہا الرحمہ ہم رونق می داشت از حین نزول حیدر نایک کہ
مرتبہ از مراتب تاراج ظلم رسائی فرو گذاشت نمود ویرانی پذیرفت و خرابی یوماً
فیوماً و بترتی است او تعالیٰ بریں امت مرحومہ رحم عظیم فرماید و رفاه حال و مال
بنصرت کمال نصیب کند

المدد العجل اے شاہ کہ ہے وقت مدد

جلد اعدا کتبی دین کے کہ مستاصل

اکنون ششم وصف اولیا و صلحا و فقرائے این بلد رحمۃ اللہ علیہم اجمعین
 زیب صفحہ می کنم تا ذکر خیر آن با بلد مراد آباد دل باشد و جائزہ مداحی عطا
 شود کہ فعل مسنون است، زیرا کہ جناب سرور و عالم صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ
 وسلم یکجہ بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ در جلد و شے قصیدہ بانفت سعاد
 و محمد بن سعید بوسیری در عالم رویا بر قصیدہ بردہ بغایت صلبا پرداخت
 و بخلق کریم و رحم عظیم از آفات و آرزو ساز ساخت، بر عایت این امر متحن
 روستاء دیندار نیز بتبعیت آن لازم می دارند، چنانکہ ذاب جنت آرامگاہ بمیر
 اسمعیل خاں ابجدی بد گذرانیدن الوزنامہ از خلعت دوشالہ و سنجیدن
 خان مرقوم در پلہ میزان از رویہا کہ مبلغ ہفت ہزار روپیہ شدہ بوسر فرزند
 و جناب خداوند طفلی را قم بشخصہ از ملازمان سرکار در صلہ عظیم نامہ کہ منظوم
 مختصر بود و از فرزند تر از حوصلہ او عنایت کرد و سرقر از یہا نمود یعنی بمرحمت
 دو ہزار روپیہ نقد و دوشالہ و تکمیل در ماہہ اش کہ عمل تنصیف جاری گشتہ
 بود سر بلند و مفتخر ساخت، ہر گاہ اہل دنیا بپاس سنت نبوی چنین مراعات
 از نشاط از این خود بعمل می آرند ہر آئینہ باعانت امرائے بارگاہ کبریا کہ عبارت
 از حضرات اولیا است حسب دلخواہ حل مشکلات این خانہ زاد جناب
 غوث الوری علی جدہ و علیہ التحیۃ و الثناء خواہد گردید، و در ہر دو جہاں نفع
 عظیم خواہد رسید

شاد باش اے دل کہ آخر عقدہ ات دامی شود

قطرہ مای رسد جاشیکہ دریا می شود

حضرت سید علی محمد قادری

نبیرۂ فرزند و سجادہ نشین قطب بلا اشتباہ حضرت شاہ صیغۃ اللہ
 نائب رسول اللہ قدس سرہم سرآمد ارباب سلوک و مقدائے اہل عصر
 خود بود و مشابہ از شکل مقدس جناب و سیلنتا حضرت سلطان الادبیاء
 علی جدہ و علیہ التحیۃ و التناء، اوصاف و بزرگیہائش خارج از اندازہ شرح
 دیبا، و قتی کہ برائے ملاقات میپوئلند کہ مجذوب بحت و از خلفائے حضرت
 امین الدین اعلیٰ قدس سرہما بود تشریف نسرمای شد پیش از درود
 آنجناب از اشرف باطن بخدمت می گفت کہ انسان می آید برائے ستر پارچہ
 بیارند فی الحال پوشش می نمود و باد باده ملاقات و تکلم می فرمود، بعد
 تشریف فرمائی آنجناب متانہ وار بانکشاف آں می پرداخت و بچو شمیر برہنہ
 خود را از لباس آزادی ساخت ہزاراں اشخاص از جناب معلی
 سلسلہ ارادت می داشتند، و اکثر اسلاف را قم رحمہم اللہ تعالیٰ بواسطہ
 او از نعمت باطن حظ وافر برداشتند، کتابے است از مصنفات آنجناب در
 علم تصوف موسوم بتجلیات رحمانی شرح نفس رحمانی کہ تصنیف والد
 بزرگوارش حضرت سلطان سید عید الرحمن قدس سرہ است کہ داد تحقیق
 داده و بتدقیق کمال پرداختہ اگر کہیہ بخدمت مرشد کابل باستفادہ آں پرداز
 یوائقی از علم حقائق بہرہ بردارد و آنجناب شصت و سہ سال عمر عزیز
 خود صرف معرفت الہی نمودہ بتاریخ ہفتم ماہ مبارک ربیع الاول سنہ یکہزار
 دیکصد و سی و ہشت بختو تکرہ قدس رُخ نمود و در وسط گنبد تاج پورہ آسود

عقب مزار فیض بار پسر والا گھر آنجناب است موسوم بسید محمد ثانی مشہور
بدستگیر صاحب کہ بہ بیست و دویم شوال المکرم رخت ہستی برداشت، و
بجذب محبت بحضور مولی شتافت، فضایل و کمالاتش آویزہ گوش روزگار
است شہ از اں برقم می آید کہ یکے از مریدان او جعفر علی خان نام جاگیر دار کرکٹ
یالہ بفیض تربیت قریب ہر تہ ولایت رسیدہ و از بس شہرت محتاج بیان
نیست ہر گاہ ادلیٰ مریدی بایں رتبہ فائز شدہ باشد منصب مرشد چہ قدر اعلیٰ
خواہد بود۔ قس علی ہذا در آغوش جناب محلے قبر خلف رشید اوست مسی
بشاہ صیغۃ اللہ ثانی عرف حضرت شاہ کہ لب لباب اجداد و امجاد خود رحمۃ اللہ تعالیٰ
علیہم اجمعین بود در عین سلوک خرق عادات و چون آفتاب نصف النہار ہویدا
گردیدہ، از اکثر ثقات بدریافت رسید کہ بر پشت حضرت محلے اجماع موبہوع
بود کہ تمامی الفاظ سورۃ اخلاص معاینہ می شد و آنرا نہایت اخفامی فرمود، بتاریخ
بست و چہارم ذی قعدہ سنہ یکہزار و یکصد و نو و چہار وصل حق یافت و این
مصرعہ مشعر سال وفات اوست ھ

فرزند زہے آفتابِ زمان

فرزند ارجمند آنجناب ہمنام جد امجد خود است و در بے نفسی و صاف باطنی
و تقدس ویلے ریائی زیب قلم و کرا ناکام اکون بر منہ خلافت قطب بلا اشتباہ
تسکین دارد، ہادی مطلق ظلال باکمال او بر مفارق ارادتمندان باقی داشتہ بوسائش
ہموارہ سلسلہ ہدایت و فیض جاری دارد آمین۔

۱۷ در سنہ یکہزار و یکصد و شصت و نہ وفات یافت ۱۲ ھ یعنی سید محمد الحسینی القادری در سنہ یکہزار و یکصد
و ہفتاد و ہفت ہجری متولد شد و بتاریخ سلج جہادی الاولیٰ سنہ یکہزار و دو صد و چہل وفات یافت ۱۲

حضرت ثانی شاہ صبیحۃ اللہ

بنی علم جناب معلّے در بزرگی و فیض باطن شہرہ آفاق بود، و ہمراہی
جد بزرگوار خود حضرت میران سید محمد مدرس قدس اللہ اسرارہم بحرین
شریفین زادہم اللہ شرفاً و تعظیماً نمود، بعد وفات حضرت مدرس ممدوح در
مدینہ منورہ اعظم اللہ تعالیٰ عزتہ وارد ایں لوح گردیدہ توطن فرمود و پس
از چند سال بہ بست و پنجم شوال یار عشقی شتافت و در وسط گنبد حسن پورہ
آرام یافت باغوش خلف رشید آنجناب موسوم بسید محمد مح کیلن و بقفا
سید محی الدین قادری عرف پیر شاہ صاحب فرزند اویح مادر مدفون اندر
الحاصل ہر فردے از اولاد جناب قطب بلا اشتباہ تابع شریعت و صاحب
طریقت است ایں ناچیز را چہ یاراکہ شرح بزرگہائے شان تحریر کند لہذا بہر
فرد بادہ کش خمخانہ جام قدس سسرہ ختم می نماید۔

ایں جنس ہمہ طلائے ناب است

ایں خانہ تمام آفتاب است

حضرت شیخ قلندر قدس سرہ الاکبر

مقتدائے مجاذیب زمان بود کہ بیشتر خرق عادات از و صادر شدہ اکثر اوقات
بر رختان زرقم اقامت میداشت و دوری از محورہ اولے می پنداشت، اگر
جانور را از کسے ضرب می رسید فوراً اثرش بر جسم قلندر ممدوح نمایاں می گردید،
و نعرہ می زد کہ مرا زد، لہذا اہل گذر بمواجہ او بہائم را زد و کوب موقوف نمودند۔

اگرچہ قلندر موصوف بمقتضائے جذب ہمیشہ عریاں می ماند اما پیش پنج شخص
بستر عورت می پرداخت یکے جناب معلیٰ کہ احوال برکت مال او قلمی شد و دیگر
جدادری را تم کہ شرح بزرگی ہایش در گلدستہ نصر نگاہ رقم آشنا گردید
نام سہ کس باقی بالفعل بحفظ عاصی نیست۔ مجذوب معلیٰ بہ ہفہم ذی قعدہ
ہلک باقی رسید و در عین آبادی مابین دیور و روازہ و دارالامارہ براختکہ
خاک آرمید۔

حضرت اشتر جامی

قدس اللہ سرہ السامی، نام اصلی او سید مراد اللہ ساکن بغداد تقدس بنیاد
و از طرفین نسب او بجانب وسیلتنا حضرت غوث الوری علی جدہ و علیہ التَّحیَّۃ و التَّسْلِیٰ
منتہی می شود و پدرش موسوم بہ سید علی و مادرش موسومہ بفتح شاہ جامی موصوف
در او اخر عهد لواب سعادت اللہ خاں بہادر فائز شدہ در جبال لالہ پیٹھ
سکونت در زید و باعث شہرتش محمد احسن اللہ خاں مرحوم کہ از قوم بنو الوایط
منصبدار پادشاہی بود و گردید، تادم زندگی مرا ہم خدمتگذارش بانہار رسانید
حضرت حمدوح صاحب کشف و کرامت و مجذوب سالک بود، یعنی ہمیشہ
جذب او بر سلوک غلبہ می نمود، و بعض اوقات برنگ فقر شاہ سہاگ
چوڑیہامی پوشید و گفتگوئے زمانہ بر زبانش می رسید، خان مرحوم و اول
ملاقات آنجناب را بشکل شیر متشکل دید، و از ہوش رفتہ بعد از افاقہ معتقد گردید
عرف مجذوب موصوف نیز معنی اسم او دارد کہ انتر بلسان سنسکرت معنی راز
لے در سنیک ہزار دیک صدوسی دیک ہجری وفات یافت۔

آمدہ داہل اُس زبان از دعا اعتقادے پیدا کردند و بایں نام شہرہ دادند ،
 بیچارم شعبان العظم سنیہ کھزار دیکھد و ہفتاد و یک بجاذبہ حقیقی بمقام اغلی
 رجوع نمود ، دینچیمہ گاہ پیش لشکر کہ با کارڈی معروف است بخطہ خاک آسودہ
 شاہ غوث جامی قادری غفر اللہ لہ ، فرزند خان مرحوم کہ از اں بزرگوار فیضیاب
 بود بمواجهہ او در وجہ اش بر قفا مدفون اند و خان مرقوم مع برادر کمان یعنی حسین
 یار خاں بیرون گنبد بہ سین و یسار اُن دفن یافتہ اند ۔ بالفعل جانشین
 در گاہ فرزند میانہ شاہ مرحوم موسوم بہ مولوی حسین یار خان بود کہ شخص لایق
 و خوش اخلاق است ۔

حضرت شاہ ناصر علیہ الرحمہ

احوالش میان سلوک و جذب بود در وقت خود مختتم بہ بست
 و پنجم شوال از حرارت دنیا آزاد گردید ، و کینار شمالی جوٹار باب و تاب
 یاد ناصر مطلق آر مید ، بمقبرہ متصلش کسانیکہ زیر زمین پناہاں شدہ اند قلمی
 میگرد ، خیر الدین خان بہادر کلاں ، محل او کریم النساء بیگم عرف حضرت بیگم صاحبہ
 خواہر خور و تاب جنت آرام گاہ و پسران او غلام پیر مخاطب بہ صمصام الدولہ
 خیر الدین خان بہادر صمصام جنگ دانا و کلاں نواب مطہ ، امیر الدولہ
 عبد القادر خان بہادر امیر جنگ کہ مرد نیک طینت و ہمہ روز بو طیفہ خوانی
 و نماز اشتغال داشت دہایت کریم الاخلاق بود ، خصوصاً بار اتم بیاس
 ہمسایہ از کمال خلق و مروت پیش می آمد ، در ریج حالت حتی کہ وقت خواندن
 اوراد و ایام بیماری نیز در تعظیم و تواضع سر و قصور نمی نمود و حاضر و غائب

ایں ناچیز کیسو بود، خدائیش بیا مرزد و مقام جنت عطا فرماید، بخلاف بعض اقارب آں مرحوم کہ نسبت آںہا با او چون مضمون ایں مصرع است ۛ

بسیار بود فرق بیائے و سرطاؤس

و دیندار بر غلط در دماغ شاں پیچیدہ کہ بسوء اخلاق طریقہ در خورد میدارند و ایں خاکسار با تبارِ حدیث شریف "التواضع مع المتواضعین والتکبر مع المتکبرین" کار بند شدہ بآنها دست بسر نمی شود، لہذا آں جامعہ و چند ہرزہ در ایں و گجہ در حق ایں عاجز تہمت غرور می کند در حقیقت حال ازاں بری ہستم و بآں گروہ ضلالت پڑوہ بخدا سپردم، جناب سعدی شیرازی حسب حال ایں نیاز خصال پیش از پانصد و ہشتاد و ستہ سال فرمودہ ۛ

کسے کہ لطف کند بر تو خاک پایش باش
و گر خلاف کند در دو چشمش انگن خاک

ۛ اعتماد الدولہ عبدالولی خان بہادر داماد میانہ نواب ممدوح کہ طالب العلم و صالح و مرد میز و قدر دان اہل کمال و سنی خالص در برادران خود بود و با حضرت والد ماجد راقم محبت قلبی و رسوخ دلی میداشت بلکہ استفادہ کتابی ہم نمودہ ۔

محمد جان جہاں خاں نیز چیدے در سلسلہ شاگردی حضرت مغفور آمدہ، شخص خوش اخلاق و رنگین مزاج بود، خواہر آںہا مسماۃ بجنگلے بیگم محل امیر الدولہ مرحوم مع پسر کلاں موسوم برضا حسین غفر اللہ لہم

حضرت عثمان خاں سرور علیہ رحمۃ اللہ الاکبر

گل سرسبد گلزار جہاں و فرزند یکنائے دوراں بود کہ چشم روزگار چہیں
 فرد صاحب کمال کم خواہد دید حضرت ممدوح نسبت برادر زادگی نواب متہور
 خان بہادر خوشی کی کہ عمدہ بخشی فوج و امیر کبیر سرکار نواب ناصر جنگ بہادر
 شہید بود میداشت، عرض در صورت اہل دنیا ولی جلیل الشان بود کہ چون
 گنج یویرانہ پنہاں گردیدہ و خود را در چند ایٹھ متصل جدول نہر یکبلہ تار یک
 برنگ چراغ افسردہ داشتہ، دفع ظاہریدین منوال کہ ریش می تراشید دیرت
 درازی گذاشت و بیچ کس را بر و خود بار نمی داد، و لبان گوہر شاہوار در
 صدف مکنون بود، بنائے شہر تش اینکہ افزوں از شصت سال است کہ
 مزاج جناب قبلہ گاہی روح اللہ رحمہ الہی کی بار منہ اسہال و موی سخت علیل
 شدہ بود و در شبان روز نوبت بد و صد دست رسیدہ، و امید زندگی
 منقطع گشتہ، جد مادری او کہ مرد مقدس بود بسبب داغ بے مادری و بے
 پدری جناب ممدوح بمضمون ۵

اے دل بیکار آخر غمگسار من توئی

ہم چراغ خانہ ہم شمع مزار من توئی

فرزند احب و جان عزیز خود میدانست کہ با تشبیہ قصہ محبت و عشق حضرت
 یعقوب با حضرت یوسف صدیق علی بنیاد علیہم الصلوٰۃ والسلام مطابقت تمام
 داشت، از معاینہ بیماری تداوی و تقوید و عزایم شوریدہ دار بہر کوچہ و بازار
 لگا پو می فرمود، شخصے اجنبی در را گذر مطلق شدہ بقدر جد مطلق و ملاحظہ صورت

پریشانی کہ مثل بید مجنوں لڑاں دہیچو عشیقہ پچیاں بود مستفسر حال شدہ آنجناب
بتوقع این معنی کہ ہے

مردے از غیب بروں آید و کارے بکند

با ظہار سرگزشت پرداخت، شخص معلوم گفت کہ بزرگے بایں شکل و شمایل
و صباحت و ملاحت دریں شہر کیا ب باشد بر فلاں مقام مقیم است و بہ
تمثال خود از خلایق ہچیاں مستور دارد کہ شب قدر از چشم عالم بچشم خود مشاہد
نمودہ ام کہ دیدہ از نایبائی آشوب دیدہ بقطرہ آب دُعائے او چو گداز شرباب
در خشنہ گردید اگر بجز والحاچ بالتماس درو دل پردازی ہر آئینہ آن صاحب دل
صرف توجہ باطن خواہد ساخت، باستماع این نوزید جانفزا با وجود غنچہ خاطری
نسیم آسا بدروازہ او کہ نمونہ حدیقہ مدعا بود رسیدہ بہ گلبنانگ و ستاک
پرداخت، پرسید کہ کیستی و از کجائی؟ جد موصوف بکہاں درو بزرنگ نالہ
عندلیب جوابی کہ دلش رارقت بخشیدہ داد نمود، مآتا دروازہ رسید و واکردہ
اندرون طلبید، و از سرگزشت استفسار فرمود، ماجراے طفل بے مادر و پدر
و صدمہ بیماری کہ بحالت نفس شماری رسانیدہ بود مفصل گزارش نمود
بعد اندک تامل از استماع بے اختیار نعرہ زدہ گفت کہ شاد باش فرزند تو غنچہ
صحت می یابد، و تادمیت سلامت می ماند، و بفضل و کمال و راحت رسانی
خلایق مشہر روزگار و محسود عالم می شود، بعد این مقولہ ببطائے سہ نقش
رخصت دادہ فرمود کہ یکے الحال و یکے بشام و یکے بصبح فردا باب شستہ
بتوشانی و از کیفیت شب و روز اطلاع نمائی کہ طبیعت چگونہ می باشد
الحال بموجب حکم آن مرد خدا بعل آورد در تمام روز پانزدہ بار ویشب دو

دفعہ اسہال شد و از صبح موقوف گردید، بعد ممدوح بحضور او بکمال بشاشت
حاضر شده از احوال مزاج آگهی داد، فرمود که فضل شانی مطلق شامل مال گشت
و احتیاج علاج نیست در عرصهٔ دور و در حضرت قبلگاہی روح اللہ روحہ
الذکی بخدمت سرایا برکت او بقدّم خود آمده بپا بستن سرفرازی یافت
از دیدن حضرت مطّے نہایت مسرور شد و بدعاے خیر پرداخت نظر شفقت
آنجناب خورشید رکاب بر جناب مغفرت انتساب والد ماجد را تمہیچہ ماہ نو
ترقی آشنا بود و از آن روز بنظور این معالۂ هجوم خلق بران بزرگوار بود و
آمد چون از دھام عالم ملاحظہ فرمود، بجد ممدوح بہ ہندی می گفت کہ اے
بڑے میاں "یعنے اے مرد بزرگ این آفت یعنی اجماع بسبب شماست والا
ازیں کشاکش آزاد بودیم، جواب دادے

کہ بیچ کس زندہ بردختیے بر سنگ

آنجناب بفرما در مقام خود و قتیکہ دل می خواست بار میداد و اغیار داخل
نمی شد، چونکہ لواب جنت آرامگاہ و نصیر الدولہ بہادر مرحوم بیشتر اوقات
بارادہ ملاقات آنجناب رفتند و محروم آمدند القصہ در وضع سپاہیانہ
مرد خداے بود کہ بمصدق حدیث منیف "کم فو من فی قباء و کم کافر
فی عباء" بساجہ پوشان خصوصاً اکثر اشخاص زمانہ بگردا و سخا ہند رسید
جناب ممدوح صاحب باطن و اہل مجاہدہ و ریاضت و صاحب اعمال و اشتغال
بود و اگر کسی را از بیعت مشرف میکرد در سلسلہ علیہ قادریہ داخل می نمود
اگرچہ بعض اہل شیخت روزگار کہ از فیض باطن ہمچو شاخ تنک برہنگی می
دارند در فضل و کمال و سلسلہ فقر آنجناب انکاری سازند و بلفظ دنیا داری

اتہام می کنند انتہی خلاصہ قولہم، اے یاران منصف بحق منصف بحکم چشم
انصاف نگرید و از تعصب و عناد باز آئید، کہ حضرت سلطان ابراہیم طنجی
و حضرت خواجہ عبید اللہ احرار و حضرت علا و الدولہ سمنانی و سلطان
المشاہد حضرت نظام الدین بدایونی و حضرت امیر خسرو دہلوی قدس اللہ
اسرارہم و اخلاص اللہ علینا برکاتہم کہ بعض ازاں سلاطین نامدار و بیشتر ازاں
امرائے کامگار بودند، و امیران عصر پیش ثروت و اقتدار آہنا ناچیز محض اند
چہ قدر دولت باطن داشتند، و کس ولایت نداشتند کہ او صاف شاہ
نقش صفحہ روزگار است و در کتب احوال اولیا مندرج و احتیاج ایضاح
نثار و بخی دامنم کہ اہل انکار بہ فرزدچنین افراد بدستخط منصب ولایت می
پردازند۔ یا بمقتضائے بند غفلت و جہل بحرف خطاب دنیا داری خط نسخ
یراں می کشند، دریں جاہر یا وہ گوئی و سست اعتقادی آہنا شعر جناب
سعدی شیرازی قدس سرہ الزکی صادق آمدے
جائے کہ بدل حسد شرر زد
حسن یوسف بخس نیر زد
او تعالیٰ جلوہ مردان خدا تا ابد برقرار دارد، و چنین منکراں را از زمرہ مادور
کناد، جملہ معترضہ کہ در میان آمدہ بود با تمام رسید و با حوال مابقی تسلیم
می کنیم، آنجناب در سخن گوئی نسبت شاگردی از میرزا مظہر جان جاناں علیہ
الرحمۃ والعفوان ہمراہ الغام اللہ خان یقین می داشت، دیوان مختصر ہندی
دارد، بکمال منانت و مضامین سراسر لطافت چنانکہ این بیت تخلص در استغناء
اوست

مشرّب سرور سے واقف کوئی کیونکر ہو سکے

عرض خود کرتا نہیں سنتا ہے بیکانے کی عرض

بہ بیست و نہم ماہِ رجب المرجب سنہ یکہزار دیکھد و نوذ ہجری ماہِ مدہ لغت
زندگی ازیں عالم پیچید و باقامتگاہِ خود آرمید۔

شاہ عظمت اللہ قادری

از مشائخ مشہور و بزرگانِ ایں شہر است۔

سید احمد عرف یا پیر بعد ترک علاؤ روزگار از شاہ مرقوم خلافت
یافت، مرد صالح بود۔

شاہ محمد علی علیہ الرحمہ

از قوم بزاویط بود از سلسلہٴ مریدان شاہ کلیم اللہ دہلوی قدس
سرہ در محلہٴ احمد کلیم خان مرحوم مدفون است و در عصر لؤاب علی دوست
خان بود اگرچہ در عالم دنیا خدمت بخشی گری داشت و بعد ترک آل داروۃ
عدالت شد لکن دینداری و تقدس او بمرتبہٴ کمال شہرت پذیرفتہ کہ ضامہٴ
مقطوع اللسان بہ تحریرش عاجز کہ ہر روز نماز پنج گانہ بمسجد بیت الحرام
بجماعت ادا می فرمود چنانکہ صد ہا کس از حجاج بیت اللہ زادہ اللہ شرفاؤ
تکرمیاً بشہادت ایں معنی پیش معاصرین خود ہا پر داخند و اکثرے از
مقیمان ایں جا کہ اکنون بقید زندگی ہستند از راقم ظاہر ساختند چوں در امور
خیر لؤیت بتواتر رسید شک را دخلے نہ باشد مرشدش در خط موسوم ادلۃ

تراز کنگرہ عرش می زند صفر
ندامت کہ دریں دامگاہ چہ افتاده است

بعد نصیحت بر ترک خدمت بخشی گری بود کہ بکمال تقوی بسوئے آن نسبت
پاچی گری فرمود، غرض چیزیکہ از یاد الہی باز دارد ہل دنیا است، و اگر بکار و با
دنیوی رجوع الی اللہ دارد عین دینداری است و لیس و لہ دس قایلہ
نہی گویم کہ از عالم جد اباش
بہر حالت کہ باشی با خدا یا باش

ہیں دنیا ئے محمود است کہ قادر مطلق بکہر شمشہ لطف اعظم نصیب فرماید
و ہنگام دست رس توفیق خدمت یاد رکھاں کہ زاد عظیم عقبی است عطا کند
بریں مضمون دو بیت از ثنوی شریف و گلستان می نگارم کہ دفترے است
و احتیاج بطول ندارد

چہیست دنیا از خدا غافل شدن
نہ تلاش فقرہ و فرزندوزن
گرت مال و جاہ است و زرع و تجارت
چو دل با خداے است خلوت نشینی

بسبب رکوب ممدوح مغفور بمضمون

سگ اصحاب کہف روزے چند
پے نیکاں گرفت مردم شد

در اسب سواری آنقدر تاثیر بوقوع آمد کہ بوقت ہم بر غنیم دانہ و کاہ غنیمت
نہی خورد و فاقد بر خود گوارا می داشت شاہ ممدوح بیوم ماہ صفر وفات یافتہ

یاد اللہ شاہ

پیش از چهل و ہشت سال دریں آبادی اقامت داشت از نام دلب
و سلسلہ درویشی و وطن او احدے مطلع نیست لیکن از رجال اللہ بود و
محبوب صفت کلمات پریشان میکرد و ہر کہ با ستمدار سجد متش می رسید
پیش از اظہار در شوریدہ بیانی بر ہر سخن کلمہ یاد اللہ منظم کردہ از مافی الضمیر
او اطلاع می داد، اگر مقصود شدنی است مطابق آن می فرمود، و اگر بوقوع
آمدنی نیست، موافق آن ظاہر می نمود۔ قبل از چند روز رحلت متواتر میگفت
کہ اسپے برائے سواری خرید می کنم، در ہماں ایام پوراخان بیہ ایمان با آن
مقبول بارگاہ رحمان توقع مال بمنصب شہادت رسانید، او غنقریب آن
ظالم از حکم راجہ بیر بر نائب صوبہ آرکاٹ یا مال قصاص دگر قمار عذاب
گر دید، جناب سعدی شیرازی قدس سرہ الزکی می فرماید سے

پنداشت شکر کہ جفا بر ما کرد

یر گردن او بماند و از ما بگذشت

مقولہ شاہ مرحوم در غرضہ اندک رنگ تاثیر پذیرفت کہ عبارت از اسپ
قاتل است یعنی بروز جزا مقتول را کب دوش قاتل می شود۔

امین پیر

کہ بامین پیر صاحب چہو مشہور بود، در بازار محمود شاہ بکوچہ شمال
متصل حویلی سید فرید الدین خاں کو تو ال مرحوم مدفون است میگویند کہ مرتبہ

غوثیت داشت و بہر پنجشنبہ اعضا لیش از ہم جدا می کردید۔ بزمان وفاتش چهل و شش سال شدہ باشد۔

مکتوب شاہ

کہ بر پشتہ سنگ بمیدان مدفون است، نام آن کریمہ چہنال بندہ ابود کہ کنیز کان کہ یختہ بوقت شب در آن مقام بہ پیشہ فسق می پرداختند، چون مسجد بنایافت بنور بندہ اشتہار پذیرفت و بعضی اسلام بندہ نیز گویند، احوال شاہ ممدوح کہ مرد مقدس بود چنان بسبع رسید کہ چون لواب ناصر جنگ شہید وارد این سرزمین گردید بمشب تاریک با تبدیل لباس تن تنہا بنجابت آن مرد خدا رسید، می بیند کہ ہلال آسا مشغول مراقبہ نشستہ وار چہینش چون بدر کمال لمعات معرفت ہوید اگشتہ، بر آواز قدم لواب متنبہ شدہ پرسید کہ کیستی و از کجا آمدی، جواب داد کہ منم غریب مسمی بسید احمد، باز گفت کہ نمی دانم باید کہ بسراغ خود آگاہ نمائی، گذارش کرد کہ با فواہ خلق شغصے کہ بحرف ناصر جنگ بدنام گشت ہمیں عاصی است، فرمود کہ ایں صاحب رتبہ بلند و وزیر دکن ہستی چرا ازیں حالت آمدی، بجوابش پرداخت کہ از جاہ و شوکت دنیا متفر کلی دارم، و خواہان منصب شہادتہم، باز بریں عنوان لب جنباں شد کہ اے بابا تو دنیا دار ہستی چگونه دعوی تو صادق آید، جواب آن سوال چنین ادا کرد کہ آنحضرت از صفای باطن و بمراقبہ باید دریافت، ہر آئینہ صدق و کذب منکشف خواہد گردید۔ بحجراستماع بعل آورودہ دید کہ بلا تصنع صورت حال بیان کرد و مستعد شہادت است، گفت اے بابا

شاد باش و از بند رنج و غم آزاد کہ از حضور اقدس جام شربت شہادت
تو مرحمت گشتہ، باید کہ ثابت قدم باشی و سیر خردی ابدی فائز شوی۔
آخر الامر در فرصتِ قلیل بفتور نہ کہ حرامان سیما از ستم بہت خان کہ افغان
بے ایمان و پرورش یافتہ این خاندان عالی شان بود بکمال پریشانی و آفات
طوفان و صدمہ بارش کہ از غزہ دنی جہ تا شامزدہم ماہ محرم علی الاتصال بود
و بہلت یک لمحہ نداد و خسارہ مال و متاع و ہلاک دواب بمضمون سے

اول قدم عشق ہے گھریار لٹانا
محراب میں شمشیر کے گردن کو جھکانا
کرخوں سے وضو پڑنا شہادت کا دو گنا
ہو سر خرد و لہار میں معشوق کے جانا

بہفدہم شہر محرم الحرام ۱۲۶۲ ھ بظلولہ بندوق از دست ظالم بے ہمت
بمعراج شہادت رسید و بجماہ شہدائے کربلا کہ نسبت فرزند ی ازاں خاص
آل عباس شہید گلگون کفن خونی قبا، قاتل خنجر جو رد و جفا سر باز معرکہ کربلا
الموکل بالولاء، سید الشہداء، علی جدہ و علیہ التحیۃ والتقا
داشت فائز گمہ دید، چنانکہ تاریخ گفتہ آزاد بلگرامی مشعر این معنی است سے

لذآب عدل گستر عالی جناب رفت
فرست نہ داد تیغ حوادث شباب رفت
در ہفدہم ز ماہ محرم شہید شد
خریا و گفت لڑکہ گرے آفتاب رفت

غفر اللہ لہ و جعل الفردوس مسکنہ، بعض اشخاص می گویند کہ ہنگام ورود

نواب شہادت انتساب بزرگے دیگر در آنجا اقامت داشت و گفتگو و اعانت
فرمود، واللہ اعلم۔

کاسکے میاں صاحب و ترناترت بی بی

رحمہما اللہ تعالیٰ بقاصلہ قلیل از دارالامارہ سمت شمال در راہ نایربازا
بکوچہ مدفون اند، اسم سامی آنها بزرگی شہرتے دارد، اگر کسے برائے حصول
مدعا در آن جانبیت کند بفضلہ تعالیٰ جلد کامیاب می شود، ترناترت بی بان
دکھنی بمعنی فی الفور است، در خندق جانب تہرنگہ دروازہ قبرے بنایافتہ
کہ بحین تعمیر شہر پناہ و کندین آن بصد مہ گلی صفا از زمین خون جاری شد
چوں حفرہ نمودند مسطورہ عفت نشان بنظر آمد کہ بالباس سفید بخواب
راحت است، معاً پنہاں ساختہ تربتے ترتیب داوند، مثال چنیں نسا را رابعہ
زبان باید گفت کہ بصف رجال اللہ حشر و نشر خواهند یافت، مہذا بسا اولیا
وصلحا و درویشان آزاد و دریں خاک تیرہ رفتہ اند کہ اثرے از انہا باقی نماندہ،
او تعالیٰ بطفیل آن غریقان لچہ رحمت و خاکساران صحرائے محبت، رنج
ظاہر و باطن را قہم دور سازد، و بحصول گوہر مقصود بسا حل نجات رساند
حبیب ابتک ہے سرگرداں بصرائے ہوس یارب
یہ دیوانے کو کر پابند اپنے عشق سرمد کا

از تحریر تفصیل آبادی شہر مح سرگذشت گزشتگان پرداختہ و از
روداد حضور اجمالا بطریق روزنامہ بقصد قلم می آرم، بہ بست و سیوم بوقت
سہ پاس روز بزیارت حضرت فیو اولیا حضرت انترجامی و بزرگان

حسن پورہ و شاہ عظمیٰ اللہ قادری قدس اللہ اسرارہم و آثار شریف
 علاقہ سرکار کہ تحویل ورثہ ظہیر الدین خان است مستفید شد از درگاہ اول
 دستار مع تیر و کمان و از درگاہ دوم فقط دستار ہدیہ سرکار گردید،
 پس از فراغ آن بمقتضائے نیت خیر طوئیت کہ مصروف امور حسنت است
 بمضمون سے

شکل عبادت ارچہ نظیر نیادت است

اما بہ نکتہ زیادت زیادت است

برائے بیمار پرسی شرف الامرا بہادر و نجم الملک بہادر تشریف فرما شدہ
 طریقہ سنت بنوی بجا آورد، بہ بست و چہارم سمت رانی پیٹھ کہ آن سوے
 رود واقع است، لیسواری سکھاؤن طلائی برائے سیر و تماشاے آبادی
 و ملاحظہ فوج جلوہ افروز شدہ یشب معاودت فرمود، فی الحال در جائے
 مرقوم پنج ہزار خانہ و پانصد دوکان و چند مسجد و دو تالاب و ہفت چشمہ
 آب و بست قطعہ باغ و بارکش متعدد و گیارہین عمدہ است و حسن علی
 خان پیٹھ، و لالہ بیٹھ و غیرہ ازاں علاقہ دارد راقم در آبادی شہر مسجد
 مع گنبد حضرت شاہ ناصر و غیرہ کہ متعلق رانی پیٹھ است بخامہ در آورده
 اگرچہ ازاں خارج است اما تحریر مساجد و مقابر در اں مقام اولے
 دانست، بہ بست و پنجم در محل نورسم شادی چلہ نظر آورد از حضور بچند
 اہل امتیاز یشب دعوت ضیافت ہم رسید، چنانکہ بفرط عنایت بر اقامت نیز
 مکرر یاد فرمائی شدہ بود لکن بعارض شدن درم از ساق تاپشت پا و درد اں
 اضطراری داشت و از فصد تنقیہ آن نموده بود لہذا از محفل صدر مقصر ماند

در شریف
 ۱۸۶۳

نورسم شادی
 ۱۸۶۳

دوہرے پیران علی نواز خان حال قلندر آرکٹ کہ باریاب جوی شدہ بودند
 از بادچی خانہ تورہا مرجعت گردید بہ بست و ششم حسن رضا خان بہادر و غیر
 خانی جاگیردار اول کند امح پسر خود کہ حیدر حسین خان نام دارد بوقت چہار گھڑی
 شب حاضر بارگاہ خداوندی شدہ بادائے نذر پرداخت، و بہ عنایت عطر و کلاب
 و پاندان سرمایہ فخر و مباہات حاصل ساخت، دریں اثناء مشرف میر سامانی افراد
 حساب پخت گذرانید، دران میان افراد پخت فاتحہ و فاتیحہ جناب خلیفہ اول کہ سر آمد
 اہل تحقیق و پیشرو ارباب تصدیق، دافع کفر و قاتل زندیق اعنی حضرت امیر المومنین
 ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ارضاء و لاجرم نامن برکاتہ و فاتحہ مقدسہ
 جناب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ملقبہ بحمیرا کہ احب
 خلق تکرہ حضور اقدس شاہنشاہ دین پناہ ماصلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم بود موجود
 بود، رئیس ما بمقتضائے نسبت خالص و تائید دین متین تادمت دراز مذکرہ این
 اسمائے مقدسہ میداشت، از استماع این احوال برکت آل حالتے بر بعض حضار
 مجلس بسبب میراث رفق آنها مستولی گردید کہ گویا کیاب شامی بل کیاب سوختہ
 سیخ شدند نعوذ باللہ صغھم ومن سیئات اعمالھم بصورت حال این
 بیت ثنوی شریف مطابق تمام پذیرفت سے

خوشر آن باشد کہ سر و لبران
 گفتہ آید در حدیث دیگران

بجزل مرقوم کہ بتقریب ملاقات فائز حضور شدہ بود موافق معمول تورہ از بکا دل
 خانہ روانہ شد، بتاریخ بست و ہفتم بہ بہا و مرقوم مع فرزند تورہائے پنج خوان و
 بقاضی اسد الدین احمد خان و عباس حسین خان پسر محمد احسن اللہ خان کہ بملازمت

شرف گشتہ بودند تو بہائے دونوان مرحمت گردید، بتاریخ بست و ہشتم پیش از طلوع
 آفتاب با چند پالکی نشین و سواران ترب و غیرہ بجلوس سکھساون طلائی بزم
 دیور کہ از محمد پور مسافت پانزدہ میل دارد پوششش نیم آستین و کوش
 پنج شال سفید مہر مات مستعد جلوه آرائی شد و بیرون دیور دروازہ سواری منبر پور
 فرود آمدہ پہل اسپان رکوب فرمودہ تا کچنی گنڈھ کہ بفاصلہ دو میل این طرف
 از منزل مقصود است فائز شدہ بر عماری مح برادر والا اختر و دلق افزا گردید و
 یوقت یکپاس روز بقطعہ دیور بشوکت و شان غرتے بخشید موافق معمول
 بر قلعہ توپہائے تعظیم سر شد و نشان بر پاکشت کرنل ہاربس فوٹ جیٹن با چہ کین با
 برائے استقبال رئیس اعظم ماو ادائے مجرا در میدان رو بروئے قلعہ صف آرا بودند
 و از اطراف و جوانب برائے ملاحظہ سواری خاص از دحام خلایق گشتہ تا خیمہ گاہ
 مشاء الیہما ہمراہ رکاب بودند بعد نزول اجلال بنایت پانڈان و غیرہ رخصت فرمودہ
 تورہ ہفت خوان و پنج خوان مرحمت نمود، در راگہزار چند بازاری دیور جات مذکور
 کہ باحوال صوبہ مرقوم شد واقع گردید حاجت اعادہ ندارد و مساجد و مقابر متعدد
 واقع شدہ، از انجملہ مقبرہ سید شاہ اسمعیل قادری ملتان و بنی شاہ قادری
 کہ ہر دو بزرگ طریقہ مشیخت می داشتند، حراست پورہ یکصد و دوازدہ خانہ
 و شش دوکان و سہ قطعہ باغ دارد، ننگ پیٹھ کلاں مسجد دگنبد سید اولیا
 وارد کہ مرد مقدس بود و بزمانش ہفتاد سال منقضی شدہ برائے مصارف مسجد
 دگنبد، بیچ مد و خرچ معین نیست، لبابین کہ دریں زمان حرارت اسلام درانہا
 غالب است و دریں جا اکنہ آنہا است بتعمیر ہر دو پرداختند و آن غریبا بصدق
 دل از وجہ حلال خود بخدمت مسجد و غیرہ می پردازند، و از حضورا عانت می خوانند

چھتر بنا کردہ سلطان النساء بیگم مرحومہ عرف بدھی بیگم دختر کلان نوابستان آرامگاہ
 مع چشمہ آب و دود و پنجاہ دشت خانہ و پانزدہ دوکان و چار قطعہ باغ و انجا
 است، نیمابین این و دیہ آئندہ غارے ہست کہ زاید از قد آدم عمق دارد کہ
 بسبب سیل آب از کوه بوقوع آمدہ، و صورت جدول پذیرفتہ، در ایام شربگل
 آب در آن جاری می ماند، و برود آ رکاٹ می رسد، آئندہ یالم چند خانہ شاج
 و چند کلبہ خس پوش دیگران و یک تالاب و یک دوکان و چند ہزار درخت
 نیرہ کہ اکثر بسکان آ رکاٹ و دیور از نشہ ہمیں آب آتش دوزخ تیزی کنند
 و بہوئے غفلت شیطانی خاک بسری شوند، از آغاز سرحد این دیہ قریب دو
 تیر تیراب فرش سنگ است کہ در ایام ہر سات ہشت گل و لالہ گذرانان
 و مواسی و شوار یککہ خوف غرق بود و ازین کار بمسافرین راحت عظیم رسیدہ
 کنیل منن دیہ صغیر است مور کلم آں را بجگی گنٹھ نیز می گویند و آن چشمہ آب
 است کہ بر کنارہ آن جغزات و دوغ فروشاں بکثرت جمع می شوند، چہ در
 زبان اردی "مور و بجگی" بمعنی دوغ و جغزات آمدہ چشمہ مزبور حد فاصل
 است در صوبہ مرقوم و منزل - پرتاک مع دیہ آئندہ و چند خانہ و کلبہ و منڈ
 و چار دوکان و چار پنج چشمہ آب و قلچہ شکستہ کہ بلال گرانی مشہور است
 میدارد، از سرکار نواب جنت آرامگاہ بطور جاگیر بنام میر اسد اللہ خان مقرر
 و تاحیات میر اسماعیل خان فرزند او جاری بود و آں پاک چل کلبہ و منڈ ف
 و پنج دوکان دارد - پڑمی مسجد بنا کردہ بہادر مرحوم مع قبور و درختان انہ و
 چھتر و چشمہ آب و دو دوکان و مکان گھنکر و شاہستان کہ از سلسلہ
 لال شاہ باز بود و بوفاتش افزون از چہل سال است میدارد - آبیل منکا پور

کہ آنیلین مٹکا پور مشہور است، بزمان نواب مرحوم بقاضی سید علی جاگیر
 شدہ بود، ہفتاد خانہ و چہار دکان و یک تالاب و چشمہ آب و چتر دمنڈ
 دارد، منجملہ شتران بار برداری کہ از کسبی ہمراہ لشکر ظفر اثر بود در ان مقام
 یک شتر بار زندگی خود انداخت، کچھنی گنٹھ متعلق از دیہ سوا پیر است و
 آن دیہ بنام چشمہ شہرت دارد و از ویلور دروازہ مع منترل ہمہ دیہات
 عربی واقع شدہ۔ بگیم پورہ اندرون دروازہ ادل بدمان مرتضیٰ گدھہ است
 و کاغذ گندہ آنجا صاف و ہموار می شود و بکاغذ بگیم پوری نامزد است
 ویلور کہ از رائے ویلور اشتہار دارد و در قدیم الایام جاگیر نواب غلام علی خان
 پاکر برادر نواب سعادت اللہ خان بہادر مرحوم بود۔ بعد رحلت او بکوت
 فرزند او نواب باقر علی خان و پس از ان بتصرف پسرش نواب غلام مرتضیٰ
 علی خان بہادر ذوالفقار جنگ و رآمدہ من بعد با دج اقبال نواب جنٹ
 آرامگاہ کہ صدیہ آرکاٹ مع ہشتاد و چہار جاگیر و قلعات از پنجہ اقدار
 قوم ہنوالوایط کہ بنواایط زبان زد عالم اندیدہ رفتہ بقبضہ تسلط او درآمد
 این قلعہ نیز بکبیر اقبال نواب معلی مفتوح گردید، و جاگیر دار محدود بحلقہ
 اسیران در رسید، و بہاں حالت بیچارگی جاں بجاں بخشش بخشید،
 ہر آئینہ این قصص طولانی است و نقل مقصود، چون جاگیر بضبط نواب
 معلی درآمد بنام دلی عہد خود بطریق تخما مقرر فرمود و محاصلش سابق
 مبلغ پنج لک و بیست و پنج ہزار روپیہ بلکہ بالحاقی ستر و ایللی و غیرہ نہ لک
 بود، الحال باوصف ویرانی خطہ کہ ناکم این مقام تہایت آباد است،
 می گویند کتنی الحال عمارات مع اکمنہ سفال و غیرہ زاید از دہ ہزار دکان

۳۔ صد خواہند بود، و چند چشمہ آب خصوصاً چاہ ملک سندر کہ بطور چشمہ است و سورج گنٹھ کہ بسور گنٹھ ایشہار دارد موجود است و چند مقام دکنبد ہشت مسجد و تکیہ فقراء زیادہ از سی باشد، قلعہ سنگین آن بچیاں درستی و استحکام ترکیب پذیرفتہ کہ درین ملک قلعہ بید قلعہ مدراس ہم پہلویش نخواہد بود و خوش اسلوبی آن بدان ماند کہ عروسی است بجمال محبوبی آرائیش یافتہ، و خندقش گرواگر و نہایت آب و تاب ترتیب یافتہ، متصل آن ۳ کوه گردون شکوہ است موسوم بساجرہ و کوجرہ و مرتضی گڈھ کہ ہر یکہ از انہا حصنہ است متصل و محکم تا وقتہ کہ بند و بست جبال باشد از مخالف صورت مورچال بندی و ہم خیال است، و چون دشمن بر یکہ از اں دست یافت بلا تا مل بدست عدوے بدسگال، اکنوں سطرے چند از احوال صاحب دلان اینجا کہ ازین خاکدان تیرہ بخلو نگاہ قدس چراغ ہستی خود افزوختہ اند زیب این اوراق می نسایم، و در جایزہ این خدمت عظیم از ارجح پاک آنہا استدائے می سازم، تا دنیاے محمود و عاقبت مسعود نصیب شود، و فضل قاد و ذوالجلال ناظر مال این عجز اشتمال باشد۔

حضرت نور محمد قادری

علیہ رحمۃ اللہ الباری، کہ فرد عصر و مغتتم دہر بود، اکثر بتخانہا را از پایہ بر انداخت و بعض را ویران و بے چراغ ساخت، مدفن خود را ہم در جائے بظہور آورد کہ دو پیش آن بتکدہ ہا است، غرض صاحب قدرتے

بود کہ بزرگپہایش یادگار زمانہ شدہ، زیادہ از پانصد سال است کہ از شیخ وجود بیگمانہ خاک نوز آگین نمود و کنار رود بخواب راحت آسود۔

حضرت شاہ ابوالحسن قادری قری تخلص نور اللہ فریحہ

سید عالی نسب و شیخ گرامی حسب، ذائقہ چش ماندہ حال، و قدوہ اہل کمال بنہایت تقدس و دینداری و تشرع و تقوی شکاری شہرہ روزگار بود، اگر کسے بد ریافت تفصیل بزرگپہایش تناداشتہ باشد در مصنفات علامہ زمان و جامع کلمات بکیراں، استادی حضرت مولوی محمد باقر آگاہ و یوری اثوا اللہ فی مقام النودی، کہ مرید خاص و شاگرد سراسر اختصاص اوبود معاینہ نماید، داز ملاحظہ آن بواقعی حصول سعادت سازد شاہ معلی بہ بیستم شہر رمضان المبارک سنہ یکہزار و یکصد و ہشتاد و دو از کارگاہ ہستی روئے خود تافت، و بحسن خاتمہ قرب مولی یافت۔

سید عبداللطیف ذوقی تخلص

المعروف بہ سید محی الدین ذوقی علیہ الرحمہ خلف رشید آنجناب در فضل و کمال ہم پہلوے پدر بزرگوار خود بود و در فنون فارسیہ سیما بصنایع و دیالغ شعرواںشا پیرداری بس ممتاز کہ گلی منتخب گلستان جہاں توان گفت، بسیز دہم رجب سنہ یکہزار و یکصد و نو و چہار پیش از دہ روز نزول حیدر نایک مبارک گاہ الہی شتافت و بہ پہلوئے والد ماجد خود کہ مقبرہ اش از قلعہ قربت دارد آسائش یافت۔

شاہ علی حسینی چشتی رحمہ اللہ تعالیٰ

از مشائخ قدیم و بزرگان نامور این بلا بود قریب صد سال است
 کہ ودیعت حیات سپرد شاہ ممدوح و چند مردانہ خدا در آن مقبرہ مدفون
 اند مقبرہ نہایت خوش ترکیب و صحن آن فضائے جان آسا است کہ سایہ
 درختانِ مولسری در حق تفسیدگان وادی اضطراب جلوه باد بہاری میکند
 و نظارہ اش دیدہ را نظارت و دل را راحت می بخشد، مسجد و گنبد نیرۂ اوج
 خانقاہ ہم در آن احاطہ واقع شدہ و تقار خانہ عالی شان بر دروازہ میزادر

حضرت علی سلطان علیہ الرحمۃ والعقربان

مردے بود سیاہ قام مجذوب بخت از سلسلہ چشتیہ میگویند
 کہ ہنگام ورود نایک مذکور تقید آمد و رفت بشکر بخاطرہ بیرون شدن اخبار
 بآن درجہ بود کہ اعدے در آن بار نمی یافت، مجذوب ممدوح با وجود تقید
 شدید چو نسیم سبک سیر اندرون لشکر می رسید نایک مرزوریہ بدگمانی
 جاسوسی از آنجا اخراج نمود و در عرصہ قلیل باز یافت، علی ہذا القیاس
 سہ بار کار بند این حرکت شد و باز دیدارین معنی نایرہ غضبش مشتعل شد و
 حکم بہ قتل نمود ناچار قاتلان با قدم آن پرداختند، باز روز دوم بحشم خود ادرا
 زندہ معائنہ کرد و آنقدر شعلہ قہرش زبانی کشید کہ فوراً خرمن جمعیت آنها
 سوختہ خاکستر نماید بدین وجہ کہ عدول حکم نمودند خود بنیت متوجہ شدہ
 پیش چشم بآن مظلوم بے تقصیر بمنصب شہادت رسانید و لاش او بیرون لشکر

گردانید کہ سزائے جاسوسان چنین است، از اینجا کہ ترانہ جاں بخش حضرت
خواجہ عافظ شیرازی قدس سرہ الزکی سے

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بہ عشق

ثبت است بر جریدہ عالم دوام

بر امثال چنین طالبان حق صادق می آید ہمارو زان دون لشکر بہ تمثال
زندگاہ از ہیئت رفتار مشاہدہ نمود و ازین کار نمایاں نہایت ہر اسان
گشت و رنگش پرواز یافت، بمعذرت پیش آمد و بانات دور خی مح مبلغ
صدر و پیہ تواضیح کرد، از اں جا کہ مقبولان بارگاہ الہی ہدیہ ظالمان قبول
نمی کنند بلشکریان او تقسیم کردہ بردن شرافت و در عرصہ اندک بدہم
شعبان المعظم بر آت رزق و حیات خویش بکشور خاک یافت و از کارگاہ
دنیا کہ وبال جان و منزل آفات و فقر است سرتافت۔

امین بیہ

شخصے بود در زمرہ مزدوران، حمالی می نمود، دیوچ کس اور اصاحب
کمال نمی دانست، چہ صورت این حال بچشم اہل ظاہر بحسن سیرت کمال پے
نمی برد، روزے یک، عصار جوانی گراں باز، تحفیف کرایہ بر سرش گذاشت
و او بلا عذر عقب نامبرودہ میرفت، ناگاہ بخاطرش گذشت کہ دیگر اں باوجود
بار قلیل اجرت کثیر خواستند و ایں بیچارہ بارگراں باجورہ ارزاں بے اجبار
دکراہ قبول کرد، حالش دیدنی است، و بولاماندگی اور سیدنی، بگردنگاہ
چناں دید کہ خریطہ بغاصلہ یک دست از سر او بالا است و او چوں پرکالہ ابر

دواں، بمشاہدہ این احوال بے اختیار بر قدمش افتاد و داد اعتقاد و داد،
چونکہ افشائے راز شد پیر ممدوح از انفعال فرسود و بزبان قریب و داع دنیا
نمود، میدان تلعہ مدفون است و عصاران از رسوخ عقیدت بر سر او
پر دازند۔

شاہ لطف اللہ قادری

از اقارب و خلفائے حضرت قری بود و بفیض تربیت آنجناب
در علم حقائق و اعتقاد فارسی بہرہ میداشت و مرد صالح و منزوی بود بسیوم
ذی قعدہ سنہ یکہزار و دوصد و بیست و نہ ہجری بعد نہ روز از ارتحال جناب
قبلگاہی و استادی روح اللہ رومہ الزکی رحلت نمود، اندرون آبادی
سمت مسجد نواب شمس الدولہ لصحن دیوان خانہ خود آسود۔

صاحب پادشاہ قادری

از اقارب حضرت قادری پادشاہ علیہ الرحمۃ ساکن کیسر موڑ مرد صالح
و کریم صفت بود، پیش از سنہ چہار سال تپ خفیف موجب مرض الموت او
گشت، روز سیوم بیماری باہل مسجد اعلام کرد کہ پس فردا روز جمعہ است بعد نماز
تا فقیر خانہ قدم رنجد کنند و بوداع پروازند کہ روز رحیل است، حضار مذکور
باستماع این معنی استہزا نمودند، و کلامش قرین صدق ندانستند چوں روز
موعود رسید برائے نماز مجتمع شدند و بعد ادائے آن باز مدعو شدند و اجباراً
بخدمت آن عارف رسیدند و در آن وقت از ہنگناں ملتجی شد کہ بدعائے مغفرت

من پردازند کہ رخصت می شوم، آنان بدیں عنوان مجیب شدند کہ ما مردم امید دارد عاٹے گرامی ہستیم، و بہ حضور سامی یا رائے لب کشائی نمیداریم زود نمئی دانم کہ غفران این عاصی وابستہ کدام زبان است، لہذا التجا دارم درہیں گفتگو بسبقت سلام کہ سنت است پرداخت و جوایش حاصل سخت پارانز کردہ چادر کشید و بعد اٹے یا ہو بر فوقِ اعلیٰ در رسید، و متصل دروازہ شہر بر شارِع عام بجاک آرید۔

بخشی بیگم

والدہ غیر حقیقی ٹیپو سلطان شہید علیہا رحمۃ اللہ الوحید مع چند اہل خاندان خود متصل مقبرہ شاہ علی حسینی دفن یافتہ، گنبد عالیشان خوش طرح مع مسجد و باغچہ تروتازہ و شاداب میدارد کہ دار بند تاک باد درختان فواکہ و اقسام گل خصوصاً گل در در بجاں خوبی و لطافت میدارد، بیشترے از سکنہ اینجا چنین اظہار کردند کہ ہر گاہ مرقد بیگم مرحومہ بعد یک سال از دفات او برائے تعمیر و اگر دند، کفنش را سفید و مصفا و لاش ثابت معائنہ نمودند، رحمت الہی بہانہ جو است کہ اگر بندہ عاجز را بر تہ اعلیٰ رساندن خواہد، ادنیٰ نفل را بدرجہ قبول می رساند و یا خلعت بخشایش آرایش می دہد احسن ما قال ے

رحمت حق بہانہ ہی جوید

رحمت حق بہا، تمی جوید

معہذا مقابر متعدد است علی الخصوص۔ مقبرہ نواب علی دوست خان وغیرہ واقع، انتہی احوالہم۔

جناب خداوندی بعد اداۓ نماز عصر بسواری اسب متوجہ
نظارہ شہر گردیدہ زیارت امین پیر و علی سلطان مجذوب نور اللہ مرقدہ^{ہما}
مستفید گردید، و بر طبق عادت نذر اللہ برائے صرف خادمان آنجا رسانید
بعد ازاں بملاقات عطا شاہ مجذوب کہ بیرون در ٹھٹھہ اقامت دارد
و از ہنگام زیب افزوی مسند ریاست با مشار الیہ تعارف است
ملاقات فرمودہ چیزے عطا نمود و از آنجا فراغت یافتہ بیکان شاہ
لطف اللہ مرحوم بتقریب فاتحہ فائز گشت و با مجذوب تازہ وارد کہ موسم
بمیر صاحب مجذوب در ہاں موقیع ملاقی شدہ حبۃ اللہ از و چیزے سلوک
ساخت و در عرصہ عین بارش بمقرہ حضرت شاہ ابوالحسن قربی رسیدہ باوائے
فاتحہ و نیاز بہر دو مزار پرداخت و در حویلیہائے بنیرہ حضرت ممدوح کہ
ہاں نام دارد تا زمانے توقف فرمود اگرچہ مشار الیہ راہی بالا گھاٹ شدہ
اما خلف رشید او کہ یا سم جد خود مسمی است دباں کم سنی لیاقتے پیدا نمودہ
ضیانت حضور مع جناب قدسیہ و محل عالیہ و صاحبزادہ و صاحبزادی وغیرہم
بدرستی ادا کرد، و ہمہ ارباب عزت کہ ہمراہ رکاب بودند تا دور و زخانہاں
ضیانت می فرستاد چنانکہ براقم نیز بکمال محبت فرستاد، روز دوم ورود
بشاگرد پیشہ و فوج سرکار وغیرہ قریب دو صد نفر کہ ہمراہ جناب قدسیہ بمکانش
آدہ بودند طریقہ ہمانداری ادا نمود، جزاۃ اللہ خیر الجزاء مشار الیہ بحضور
تبیح عقیق کہ بترک حضرت خواجہ بندہ لواز بود مع دستار سفید ہدیہ داد
تاریخ بیست و نہم بوقت یکپاس روز بسواری سکھساون طلائی بطریق
سیر بلا احوال و انقال باچند رفقا بحمین آباد عرف کیلاس گبٹھ کہ در قدیم

الایام جاگیر ذاب عاقبت محمود خان پدر ذاب بدرالدین حسین خان بود و از دیور مسافت شش میل و حصه چهارم آن دارد و رتی افزاشده در همان مقام خاصه صبح تناول فرمود، و بعد فراغ نماز عصر از آنجا مستند سواری گردیده تا باقی ماندن یک گهر می روز بنجیمه گاه معاودت نمود، از دیور بمنزل حسین آباد دوراه است، یک از جانب تالاب چیتیری بود که در اثنائے راه گنبد نازک رتن است و آن کینزک عبدالله خان جاگیر دار قدیم تر و دیور بود و قصه اش بالوانع بیان می سازند، خلاصه اش اینکه او صاف رجال الله داشت انتهى، و دوسته دیه حایل می شود، دیگرے از محازی قلعه سمت جنوب است بالائے سورج گنبد و عیدگاه که بارکش فوج انگیز در آن راه واقع و وسعت میدان میدارد، درین راه گذر دودیه متصل منزل مرقوم واقع شده اول از گم پاک مابین شمال و مشرق است تالاب و چند کلیه دارد، ثانی امروز که یک مسجد و دو چشمه آب و یک تالاب و پنجاه خانه و دو دوکان و چهار دار و اگر چه سواری خاص از همین سو گذر نمود اما بر اقم و اکثر همراهیان بسبب قربت راه دآمد و شد بیشتر راه نوردان از سمت تالاب اتفاق گذارفتاد، درین راسته کیفیت بود که از ابتدا تا انتها ئے آن چوب تره سنگ بست است که سوار و پیاده بر همان عبور می کنند و جانب شرقی آن تلعه دراز شالی زار به نهایت لطافت و سرسبزی است که فراش کارخانه قضا فرش زمردی گسترده و در آن زمان احاطه ابر و موج آب تالاب جانب راست و جنبش سبزه زار جانب چپ در حق غریبان وطن و حرارت زدگان رنج و محن اعجاز میجائی

بکار می برد کہ چشم ناظران نصارت و خاطر فاتر را راحت می بخشید، ہم در آن حالت ترشح خفیف بدفع شدت گرمی این ایام کہ آفتاب ببرج ثور درآمد، نمونہ حرارت و وزخ داشت مضمون برداؤ سلا مایا دہلنید و بانسہا و آرام بمنزل رسانید بداہتہ این شعر آبرو بیاد آمد۔

یہ سبزہ اور یہ آب رواں اور ابرو یہ گھیرا
دیوانہ نہیں کہ میں گھر میں رہوں اب چھوڑ کر صحر

اگرچہ جناب خداوندی بایں خاکسار ہنگام تشریف فرمائی حکم ہر اہی نہ فرمود لیکن بدوجہ رفتن آنجا ضرور افتاد اولاً اینکہ مرقدِ جیدہ مادری راقم جمل اللہ الجنۃ متواہا بآں سرزمین است و زیارتش بر ذمہ این ناتوان از اہم ہمت، ثانیاً حکیم تحریر احوال منازل است لہذا بمضمون ۔
چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دوکار

بلا تامل باد وصف تعب مزاج نسیم آسازواں شد، وقتے کہ راقم سطور داخل منزل شدہ زیارت محلّہ الیہا از صدق اخلاص بادائے فائزہ کسب سعادت می ساخت بہاں دم سواری حضور بفاصلہ دہ تیر پرتاپ از آنجا روانہ شد، احوال حسین آباد این کہ پرگنہ ایست کہ محاصل آن سالانہ ہفتاد ہزار روپیہ بود یک مسجد و صد مکان سفالی مع خس پوش و دوازہ دوکان و باغات متعدد دارد، ابنہ آنجا یکمال شیرینی و بے رنگی و پوست باریک و بوسے خوش اشتہار دارد خصوصاً ابنہ شاد پسند و ابنہ بدرالدین حسین خان پسند و ابنہ باغ پیچدر و ابنہ گدہی مارو کہ از سنگین ضرب آن خربچارہ تاب نیاوردہ غلولہ اہل خوردہ بود مشتہر آفاق گشتہ

و تریف تلک کو ہی اس چنگارم کہ آب و ہوا ایش حکم ہلاہل داشت، و حکومت
 نواب جنت آرا نگاہ سیمہ بزمان تسلط نواب مرحوم کہ خیرش برجم تمام
 بود اگر اسیران را بر منصب اعلیٰ رساندن میخواست بطوق و زنجیر طلائی
 کامل العیار کہ نصیب آنهاست بگردن و دست دیا آرایش داده بخلو نگاہ
 حصن مذکور کہ مشایہ بالا خانہ حجیم است سپرد حارسان آنجا کہ قطعاً پیشدستان
 خازن بودند می ساخت، اتفاقاً بعض کم طالبان ازاں قصر بلند نزول می
 نمودند، و اکثرے ازاں بفرصت اندک بکمال راحت بتاثر آب و ہواے آنجا
 بسیر شبستان عدم می شتافتند، قصہ کوتاہ جناب خداوندی پیش از غروب
 آفتاب بر سواری مذکور از ویلور قصد دارالامارہ فرمود، و توپ ہائے تعظیم
 سرشد، بر سر راہ برائے ملاقات عطا شاہ مجذوب تازماتے توقف نمود، و قریب
 سہ پاس شب زیب سراچہ خاص افز و د بفرہ رمضان المبارک روز شنبہ
 بعد نماز عصر سکھساون طلائی بہاغ رائے جی تشریف فرما شدہ سر شام معاودت
 فرمود، بدویم شہر موصوف بعد بلند شدن یک و نیم پاس روز یغزم جاگیر
 کلوہ کہ از صوبہ مرقوم مسافت وہ میل دارد بسواری بہل اسپاں با چند پالکی
 نشین دجلو مختصر تشریف فرما شدہ بر کنار تالاب سینت پاک کہ گذر گاہ بر حاشیہ
 آل واقع و تنگی دارد فرود آمدہ بر کوہ سکھساون طلائی بعد نصف النہار
 فائز گردید، دیہاتے کہ براہ درآمد قلمی میشود، مانگاٹھہ جنوبی است تالاب
 و پنجاہ خانہ دو دوکان دارد و چادر ٹی تیلی د چند دوکان و چشمہ آب متصل
 از آن است، سینت پاک ہم مثل اوست و تالاب کلاں دارد، و پیک پاک
 ہم چند خانہ و دو دوکان دارد، کلوہ سمت الگنی واقع مسجد و دو مقبرہ سوا

در شب
 ارغوان
 ۱۳
 ۱۳
 ۱۳

قبور کہ باحاطہ آں وارد است و دو صد و بیست خانہ وسی و دکان و تالاب
و دو چشمہ آب میدارد، و آب یکے ازاں بکمال شیرینی و لطافت و تاثیر
مضم شہور است، مقام مرقوم در زمان پیشین جاگیر زین العابدین خان جدی
بود کہ نقش نگین ہے

مال رب العالمین تحویل زین العابدین

میداشت و بمقتضائے نیت خیر طویت باوصف قلت محاصل آں کہ از روے
دفتر چهل ہزار روپیہ بود بسایلیں از یک تا ہزار عطا فرمود و کسے را از خود
محرورم نمی نمود، وجہ علوہ افروزی حضور در آن جا این کہ پادشاہ بیگم مرحومہ
بنت صفدر حسین خان مرحوم بن خان ممدوح کہ از عمدہ محلات نواب جنت
آرام گاہ بود و راحت النسا بیگم مبرورہ دختر خواہر بیگم موصوفہ مغفورہ محل
نواب فردوس مکان در احاطہ مسجد آنجا دفن یافتہ اند مقصود زیارت قبور
آنها بود و بس کہ خصیصہ رئیس ماخوشدلی زندگان و راحت رسانی روح مردگان
است، اذ تعالیٰ با چنین توفیق خیر نام نامی آنجناب بر صفحہ جہاں باقی دارد،
و خوش بہاے حال و حال نصیب کند کہ دریں وقت نازک ذات فیض آیات
ولی نعمت ما از جملہ مفتحات روزگار است، بوقت عمر بمسجد تشریف فرمودہ
بادائے ناز و فاتحہ بدین و نیاز پرداختہ بمقبرہ مستان ولی کرارشاہیر آنجا است
و شاہ عزیز الدین حسینی چشتی کہ از اولاد حضرت تیغ یرہنہ خواہر زادہ حضرت
خواجہ بندہ نواز قدس سرہ بود نہضت نمودہ بعد فراغ فاسخ و غیرہ بحجیمہ گاہ
معاودت فرمود، و صفدر حسین خان حال برادر خورد بیگم صاحبہ دویم چیزے
از نمکین و شیرین بمقتضائے ہے

ارسل النمل النصف من جراد

توسلیمانی کن اے عالی نہاد

برآمدہ سراسر فائدہ حضور ارسال کرد، خود بدولت بسرور خاطر کہ قبول
ہدیہ مسنون است ذائقہ فرمود، و بتقریب انعام آدماں کہ بہ پخت و پز آں
پرداختہ، چیزے عنایت فرمود، القصہ از افطار و تناول خاصہ فارغ

شدہ مع ہمراہیان رکاب بنصف اللیل محفل سفر آراستہ کنانید و بسواری
مذکور بعد سہ پاس شب رونق دارالامارہ بخشید، بشب چہارم دعوت میسر
بجمل سویل و غیرہ سرداران آنجاد ہمراہی ہنگی بجمل و پنج کس فرمود بطوریکہ

در منازل گذشتہ آرائش محفل بوقوع آمدہ بود، پنجیاں ظہور یافت مستزاد
براں اینکہ دار بند عظیم الشان باستو نہاے کہ برگ سبز برآں پیچیدہ بود صحن
دارالامارہ ترتیب پذیرفتہ کہ گویا سرو و جویبار در صحن دیوان خانہ نمودار شدہ
وصوف قنادیل آدیناں کہ برآستی و صفائی برنگ خط کہکشاں بود زینت
گرفتہ، الغرض جماعہ مرقوم بعد اکل و شرب و تماشاے رقص قریب دو پاس

شب رخصت یافتند و بفرود گاہ خود ہا مدہوشانہ شتا خندہ بتاریخ چہارم
بوقت سہ پہر دو گھڑی روز با چند کس بسواری بہل اسپاں بنواب باغ جلوہ
افرا شدہ تا شام مراجعت فرمود۔ بتاریخ پنج بسواری مرقوم بعد نماز صبح زیارت

ادلیائے تاج پورہ قدس اللہ اسرار ہم سعادت اندوز شدہ بحسن اختقاد بادائے
نیاز پرداخت، جناب مرشد راقم مدظلہ العالی کہ سجادہ نشین در گاہ مطہ جہ
بل مسند آرائی نایب رسول اللہ یعنی شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ و اخاف علینا

ببرکاتہ و از معتمدات زمان است تبرک در گاہ دستارے بر سر سردار ما پیچید

روز جمعہ
۴ رمضان
۱۲۳۶
۱۸۷۳

روز جمعہ
۴ رمضان
۱۲۳۶
۱۸۷۳

روز جمعہ
۵ رمضان
۱۲۳۶
۱۸۷۳

اوتعالیٰ بے رکات ارواحِ آں بزرگان کہ جگر گوشگان جناب سرورِ دو عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اند بولی نعمت ماطولِ حیات و اعتلائے درجات
نصیب کند و بطفیل ہماں اسمائے مقدسہ براقم پر جرم و خطاکہ بہ بیست و ہفتم
ماہ گذشتہ حسبِ تمنائے صمیمی بحسن طالع ارتِ آبائی خود حاصل نمود یعنی
بلسلہ بیعتِ آں فائزِ ہدایت نشان در آمد بعزت و حرمت بدفعِ حاسدین
بے منت مخلوق مایحتاج رساند و میرآت دل بمصقلہ ذکر اللہ مجلا فرماید و
ایں سینہ خالی انگینہ محبت و عرفان خود عطا نماید۔ و باہل و عیال بخوبی بہا
حال و مال ہموارہ در ظلالِ حمایت دارو این خاکسار بصدقِ خاطر بفرجوائے
اُدعویٰ استجب لکم دست دعا بر میدارو و بفضلِ قادرِ مطلق کہ امن
بجیب المضطر اذاد عاۃ فرمودہ درجہ قبول می خواہد سے

یارب تو چہاں کن کہ پریشاں نشوم
محتاجِ برادرانِ دخیشاں نشوم
بے منتِ مخلوقِ مرا روزی وہ
تا از درِ تو بردِ ریشاں نشوم

بعد سے پیرِ روز بجلوس کہ ہماونِ طلائی بزیارتِ مزارِ رحمت بارِ حضرت
عثمان خان سرورِ علیہ رحمۃ اللہ الاکبر، و شاہِ نامرولی قدس سرہ الزکی مستفید
شد، دریں اثنا برائے راحتِ خلائق علی الخصوص بہ تکینِ صائین و مسافرن
کہ از شدتِ حرارتِ نیم جاں شدہ بودند بمضمون سے

ابر در یاد دل ز دستِ گوہر افشاں می رسد
اے صدفِ دامنِ کشاکشِ کارت بسا ماں می رسد

رحمت الہی جوش فرمود و ہر یک از حیوانات و نباتات لب تر نمود۔ جناب
خداوندی بمقداق سے

آرے آرے رحمت حق بر گنہگاروں خوش است

در بہار شحات لطف رحیم بر حق تر و تازه برنگ گل همیشه بہار باغ
یک نگہ کہ سمت والا جاہ نگہ است جلوہ افروز گردیدہ در بہار مقام افطار
و تبادل فرمود و شب بدولت سرانہفت نمود، بتاریخ ششم بوقت
باقی ماندن پنج گھڑی روز سواری بہل اسپان بکوہچہ انبیا آدم علی نبینا و
و علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ از دارالامارہ فاصلہ پنج میل دارد تشریف
فرما شدہ بزیاارت تربت بزرگے کہ موسوم بسید میراں حسینی درآں جا آسودہ
است پرداخت، و در اینجا اظفار نمودہ قصد دولت خانہ ساخت، بہفتم باہ
بوقت یکپاس روز باعظم باغ بر سکہساون طلا دارونق بخشی نمود و بعد سہ
پاس روز مراجعت فرمود، دریں عرصہ بزیاارت آثار شریف علاء سرکار متصل
دارالامارہ وزیاارت بعض قبور حضور صاف مرقد حضرت علیہ السلام و قدس سرہ
مستفیض گشت و ملاقات سید عثمان کہ مرد معتمد و مشرف احوال
قلوب است و مشہور بکند ان مستفید شد، و حسب لیلہ چیزے تواضع فرمود
از چہرہ او آثار بزرگی یافتہ می شود و بدار صند فایز زمین گیر شدہ، و آفتاب
زندگیش قالب بام رسیدہ، باین خیرہ سراں باں و اماندہ ناتوان اذیت
می رسانند و دست بر ما حضرا و دراز می کنند، الحال تا وقتیکہ رئیس ما در آن
معمرہ اقامت داشت اکثر اوقات بزیاارت و ملاحظہ باغات ہنگامہ آرا
می شد۔

چمن چہارم

در بیان جلوہ پیرائی از انجا بسوئے دارالامارہ مدراس
عشرت اساس و آن منقسم بر نہ گلدستہ است
گلدستہ اول

بہاں تاریخ کہ روز دوشنبہ بود بوقت ماندن دو گھڑی روز بزم
مسقط الراس کہ عبارت از مدراس است و از پنجاہ سال دارالامارہ اخیر اسلاف
تقرر یافتہ مستقر گردید و بجلوس عماری خاص مع برادر والا آخر بارادہ منزل
کا دیرینی پاک کہ از دارالامارہ محمد پور مسافت نہ میل دارد متوجہ جلوہ نمائی شد
جلو سرکار مع فوج ہمراہی برکاب سعادت حاضر دہر دور جنٹ رانی پیٹھ باجنرل
و غیرہ سرداران بیرون دہلی دروازہ بکنار رود برائے مجرایہر دو جانب صف آرا
تماشا ثیان آنقدر اجتماع نمودند کہ شمار آن خارج از اندازہ بیاں بود و خود بدولت
تلا آبادی والا جاہ نگہ بعد غروب آفتاب کہ در اثنائے راہ منزل مذکور واقع است

لے لائب محمد علی والا جاہ بتاریخ بیست و ہفتم ذی الحجہ ۱۲۸۱ھ ہجری از محمد پور عرف آرکاٹ بارادہ
دفع صلہ حیدر نایک روانہ شد و از راہ دیور و گڈا تم بتاریخ غرہ ۱۲۸۲ھ بہ کشن گیری
رسید و از انجا بکولار رفتہ چندے در آنجا قیام نمود و از انجا بتاریخ پانزدہم رجب ۱۲۸۲ھ
دیور آمد و بتاریخ ہجدهم رجب سنہ الیہ یر محمد پور عرف آرکاٹ رسید بوقت شب
بتاریخ مذکور از محمد پور روانہ شدہ از راہ کینچن روم بتاریخ بیست و یکم رجب ۱۲۸۲ھ ہجری
بہ چیناپٹن مدراس رسیدہ آن را دارالامارہ خود ساخت۔

فائز شدہ بیابان یک لکھ نزول اجلال فرمود، و با فطار و تناول طعام پرداختہ
در ہاں حدیقہ شب باشی نمود، در راہ گذارویہ دلویت کہ آن را دلویت نیز
گویند شمالی است حایل شدہ جدول رود و پل و باغ سرکار موسوم بنواب باغ
و سہ چہار باغ اشخاص متعدد و چند قطعہ باغ علاوہ بہ خانہ دارد، مٹھ دیال و این
بیزاگی خارج از شاہراہ است، نامیردہ بکیمیاگری و سخاوت نہایت شہرت میداشت
گلدستہ دوم

روز شنبہ
۱۲۳۳
سنہ ۱۲۳۳
سنہ ۱۲۳۳

بفضلہ تعالیٰ تا سہ ہشتم بوقت برآمدن چہار گھڑی روز لسواری سکھ و ن ظلالی بفا
نج میل از کاویری پاک در او چیری چتر کہ لائق فرود گاہ لشکر بود بوقت یکپاس
روز نزول فرمود، دیہات و چتر کہ عبور سواری از اینجا کردید رقم آشنائی شود
نیامین والاباہنگ و چتر آئینہ کوہیچہ ایست بجانب شمال مشہور بہ پہاڑی پیر صاحب
کہ بران مسجد و قبر مشائرا لیلہ واقع است، کوئیر کیستی چتر ہفت دوکان و یک
چشمہ آب و منڈاف دارد، سند انگی بہاں طرف است، پنجاہ خانہ و دو باغ
و منڈاف و چشمہ آب و جدول دارد کہ از پالار می آید و بتالاب کاویری پاک
می رسد، در اینجا گنبد سے است مختصر متعلق از دیہ، گنڈاپور کہ دو مستورہ
عقیقہ دران مدفون اند، یکے خوشہ امن و دیگر کیلن فیامین ہر دو موافقت
تمام دالفت تمام بود ہر گاہ ستورہ ثانیہ ازیں دامگاہ نجات یافت، ستورہ
اولی تاب مقارقت تیاوردہ از حضرت مجیب الدعوات طلب مرگ نمود
فی الحال تادک التجاہدات اجابت رسید و جاں بجاں بخش گذرانید، در آن
واحد ہر دو خاتون عفت نشان ہم آغوش خاک شدند و بفرط اتحاد بہ پہلو سے
یکدیگر آسودہ و در رحمہما اللہ تعالیٰ۔

ایک پور سی خانہ دینچ دکان و باغ و تکیہ فقیر طبقاتی کہ مشہور بجا شور خانہ
 دوازده غم ست دارد و چشمہ آب کہ در آن تختہ گل خورشید پرست
 دامی میشود و بہار سے جلوہ می دہد موجود و عبید گاہ کا ویری پاک درہیں جا
 است، کا ویری پاک بزبان پیشین جاگیر سعادتمند خان جدی بود بجانب
 مذکور واقع رہ مسجد دوسرے مقبرہ و چند تکیہ فقیر و قلہ شکستہ و پانصد خانہ
 و چہل دکان و یک تالاب و دہ چشمہ آب و بیت قطعہ باغ ابنہ و غیرہ و
 باغات روز افزوں از صد قطعہ میدارد۔ پٹنما چاؤڑی باغ نار جیل و چشمہ
 آب و تکیہ فقیر دس خانہ و چار دکان دارد۔ سیٹی پتھر در آن بیت مکان
 و یک عاشور خانہ و چار دکان و دہ چشمہ آب موجود است، اوچنیری پتھر
 سہ قطعہ باغ و چشمہ آب و پتھر و منڈف دہ دکان دارد و میدان او وسیع
 است۔

گلدستہ سیوم

بفضلہ تعالیٰ بعد نماز صبح بسواری مذکور بہ پتھر بالسیٹی کہ مسافت
 شش میل دارد قریب بر آمدن چار گھڑی روز نزل اجلال فرمود و
 دیہاتے کہ بقدم لشکر فتح اثر گذشت مفصلہ ذیل پتھر اڈوگور بر سر راہ
 واقع و خانہائے آن کہ پنجاہ بود دوسرے دکان بفاصلہ دو تیر پر تاب جانب
 جنوب است و مکان فقیرے است متصل آن متعلق از پیر کلی پاک موسوم بہ
 واحد شاہ جمپر پوش ساکن گویا مواز گروہ مقیم شاہی کہ از خانوادہ علیہ قادریہ
 است از سرکار دولتمدار رئیس ماہنامہ خدنگذار آنجا چیزے مدد معاش
 فرمادہ

مقرر است شکر باڑنی پھرت ہشت دوکان دچشمہ آب و چند کلبہ دارد
 رد بردستے اک چند درخت مہاو تمر ہندی است، شکر باڑنی نام ساہوکار
 بود کہ ہنگام ورود نواب سعادت اللہ خان از دہلی بریں سرزمین از قرض
 بکار آمد و پود داز انقلاب روزگار احوال ساہوکارے مذکور مصنون این اشعار
 کہ شاعرے در ایام سلطنت حضرت اورنگ زیب قصیدہ مدحیہ بجناب
 جد اعلیٰ راقم علیہ الرحمہ برائے حصول مدعا با ظہار پریشان حالی گذرانیدہ
 بجائزہ معقول جیب و دامن خود ملو نمودہ بود اشعار می نمود

خالی است جیب و کیسہ ما از پیشیز و دام
 محتاج قوت شب شدہ ایم اندرین دیار
 داریم جامہ چوں دل عشاق چاک چاک
 چوں طرہ بتاں شدہ دستار تار تار
 مااں ز رحمت و بخت نداریم ایچ چیز
 فرشم زمین و ایر الحافست پنبہ دار
 باقی قیاس کن ہمہ عالم بریں نمط
 پوشیدہ نیست در نظر مرد و ہوشیار
 دستم بگیر و جوہر مارا نگاہ کن !
 غریاں شدم چو برہنہ شمشیر آیدار

افغان و خیزاں خود را تا آ کر کاٹ برور دارالامارہ رسانید و از ہر فرد ملتجی می
 شد کہ تا حضور عرض رسانند، احدے نظر بہ تباہی حال او ملتفت نگشت مگر

مردے مہراز خدمت گذاران نواب ممدوح از تام و احوال نامیروہ بحضور اطلاع
 داد و از ازاں جا کہ شرفا علی الخصوص یکسانیکہ حق تعالیٰ از عہدہ ریاست
 سرزاسمی کند ترجمہ بر احوال بندگان الہی مصروف می دارند و تدارک محسن
 و ذی حق بہ سخوے می نمایند کہ بر صحیفہ دہریادگارے ماند فرمود کہ اندر روش
 بطلبید و خود برسم استقبال برخاست نظر بصورت حالی او کہ در ایام
 ماضی ثروتے داشت و بوقت مشکل سلوک پیش آمدہ متاسف شد و در جلد
 مروت سابقہ براعات و عنایات فرداں پرداخت و دلجوئی او بآں مرتبہ سخت
 کہ مزیدیے براں مقصورہ باشد عرض ساہوئے مرقوم منجد زر محنت برائے
 راحت مسافران بنا چھتر نمود و تا حال باقی است و بلسان عوام بچھتر شکر پارہ
 شہرہ دارد، و آفرلا زیادہ از صد کلبہ و سہ دوکان و یک تالاب چشمہ آب
 دارد۔ پد چھتر لیچہ چھتر نو احدات بابیک دوکان و چشمہ آبست، بالسیٹھی چھتر
 مکان فقراے طبقاتی و پانزدہ دوکان و چشمہ آب کہ سنگ بستہ و خوش
 اسلوب است میدارد و بفاصلہ تیر ہر تاب چند خانہ اہل اسلام و محلہ برہمنان
 و کلبہائے دیگر ہنود است ہنگی قریب یکصد و پنجاہ باشد و منڈف و تالابے
 است و دو باغ موز و نار جبل دارد ازین جاسرحد کلکٹر چتور بیایاں رسید
 و از کچنی تا سعید آباد علاقہ کلکٹر چنگل پیٹھ است۔

گلدستہ چہارم

بفضلہ تعالیٰ بتاریخ دہم بوقت برآمدن سہ گھڑی روز لسواری
 پہل اسیان منزل کچنی کہ پنج میل است جلوہ پیرا شد و تا یازدہم مقام فرمود

دیہات و چھتر کہ بگر دو غبارشکر ظفر پیکر در رسید بہ تحریر می آید، مثل اتنی
جنوبی است کہ بفاصلہ دو تیر یہ تاب از گذر گاہ می ماند مگر تالابش سر راہ بسوی
شمال واقع و جدر لش نیز ازاں مقابل است۔ کی آئینی ہم بفاصلہ مسطور است
و چشمہ آب بر شارع عام بطرف جنوب موجود صور پنا چھتر مع دو منڈف متعلق
از دیہ دویم است دو چشمہ و دو کلبہ و چہار دوکان دارد۔ پتیزی دیہے است
کہ تالاب و دو چشمہ آب و منڈف آں بر شاہراہ است و مکانش بطوفانی
کہ بعد دو ماہ از دفات لواہ جنت آرا مگاہ بنظور آمد ہمہ برباد شد و نام
مقام نیز از سیلاب اجل چون نقش بر آب محو گردید آرے جملہ مخلوقات انجام
آنها فنا است تا یکے تا سفا و دنیا یم کہ باقی مطلق خبر می دہد کل من علیہا
خان و یبقی اوجہ ربک ذوالجلال و الا کرام۔ باین مضمون شاہ سراج
اورنگ آبادی کہ ہندی گویاں شاعر خوش فکر و از شاگردان رشید میر و آلی
شاہجہاں آبادی کہ سر آمد ریختہ گویان بلکہ بانی آں شدہ بردش خوب چراغ
سخن روشن میکند ے

خواب آشفۃ ہستی کی یہی ہے تعبیر

سب تو فانی ہے مگر جلوۂ حق باقی ہے

دلی محمد بیٹھیک مسجد و چاہ و چشمہ کہ بطرز مطبوع تیار شدہ است و بیست
خانہ اہل اسلام وہماں قدر اکٹھے فاجان ہنود و یک دوکان میدارد وہیں
مقام مضرب خیام گردید از کینچی اتصال دارد۔ کینچی دراصل نامش کینچن نگر بود
و منجملہ ہشدرہ سرکار است و مسجد قدیم کفارچہ قوم مزبور برائے پرستش
از راہ دور و دراز می آیند، زور و شور بیت کینچی خرو کہ آں ہم از کینچی کلاں قربت

دار و از شیطان مشہور تر است تا کجا نوسیم، در کچی کلاں بطیفیل درود حضرت
 بابا حمید اولیا کہ از خلقاے حضرت امین الدین اعلیٰ قدس سرہما بود و دفن آخبات
 بہما سجا بود قوع آمدہ، عجز و سرنگونی آن سنگدلان است و اٹا باہل اسلام گام
 برداشتن محال بود، القصہ شہر نیست کہ بالفعل این قدر آبادی میدارد کہ گنبد
 ولی ممدوح و نہ مسجد و پنجاہ خانہ اہل اسلام و اکثہ برہمنان و دیگر کفار سہ ہزار
 و سہ صد و بیست و پنج و شصت کوچہ و دود صد دوکان و صد قطعہ باغ و کھد
 و چہار چہتر و مٹھ و چہل چشمہ آب و لبست و دو پیٹھ و چہل منڈاف و شصت
 بتخانہ از روئے دفتر قرار یافتہ، بیاز دہم بعد فراغ نماز عصر بزیارت مضجع آن
 خدا آگاہ بہرہ اندوز گردیدہ بمسجدے کہ در وقت نواب ذوالفقار خاں امیر ہمای
 او موسوم بہ غضنفر بہادر کہ بنظامت آن سجا مامور شدہ بشکست بتکہہ مرتب
 نمودہ بود تشریف فرما شدہ با فطار و ادائے نماز مغرب پرداخت و بقدمینت
 لزوم بکاشانہ دولت منور ساخت، چنانکہ تاریخ گفتہ ناصر علی سرہندی کہ از رفقا
 بہادر ممدوح و در عصر خود سرآمد شعراے ہندوستان بود، موید مضمون شکست
 بتکہہ و طرح مسجد است و در آن سجا بر لوٹہ سنگ کندہ شدہ۔ سرباعی

آن خان غضنفر حبیب و شمن گاہ

مسجد آراست نقش بت کرد تباہ

تاریخ بنائے او علی میگوید

اینک شدہ حق مطلع بیت اللہ

بظفر الدولہ کہ بالفعل خدمت داروعلی باغات محمد پور و ساکتگڑھ دار و دوشا
 گناری و تحصیلدار والا جاہ نگر خلعت مہتابی بوٹہ دار از پیشگاہ عنایات

حضور مرت گروید۔

گلدستہ پنجم

بفصلہ تعالیٰ یشب دوازدهم بوقت دوازده ساعت دود دقیقه بسواری
 سکسادن بمنزل و اندر دواشی کہ از مقام گذشتہ پانزدہ میل بنید است
 قریب یکپاس روز از پیردن آبادی دالاجاہ آباد کہ بسویرم مشہر است جلو فرما
 گردید دتہمی اہل لشکر از لدرون گذر نمودند بعد وصول بمنزل مذکور متحقق
 گشت کہ از روز گذشتہ بآبادی مرقوم شدت دیا است و از رو حدیث شریف
 مخالفت این معنی ثبوت رسیدہ کہ بہر جا آفت دبا باشد در آنجا گذر نباید کرد
 از آنجا کہ خداوند مودر اکثر امور متابعت سنت نبوی میدارد و چگونہ بران مقام قدم
 گذارد از جانیہ کہ گذر سواری خاص شد دیہات مفصلہ ذیل بچپ دراست ماند
 دیا اور، کئی لور، اوت کاز، بودور، کتہ و کلم، تار تار یام بیر، و اندر دواشی جائے نزول
 و دیدہ ویران است کہ بیچ چیز دران آمادہ نیست از راہی کہ گذر لشکر بود
 تفصیل دیہاتش اینکہ نہترخان بیٹھ جنڈی است مسجد سفالی و بیچ خانہ و یک
 باغ دچشمہ و چھتر و مندوف دارد، مٹیال بیٹھ نیز ہمال سواست پنجاہ خانہ و
 یک دوکان و مکانے دارد کہ در آنجا عسکر علی شاہ و تارا علی شاہ مدفون اند و
 جدولی جاری است کہ از رود کچھی می آید و چھتر و باغ تارجیل و تار ٹیند است
 ایتیم بیٹھ ہم بال طرف است محلہ برہمان دیکھد و پنجاہ خانہ نسا جان و بیچ دوکان
 و جدول رود و درختان تھرنندی و چھتری دارد۔ گزگ بیٹھ نیز بہاں سمت
 واقع شصت خانہ و ہشت دوکان و یک مندوف و چشمہ نو طیار و تار ٹیند و بہر دو

جانب درختان دارد. پُنج واگت مابین جنوب و مشرق واقع بیست خانه کتیاورزان
 و یک چتر و سه چشمه آب و تار بند دارد. راجا نام پیچ سی خانه و یک دوکان
 و دو چشمه آب و قطعه باغ می دارد، آتی واگت شرقی است بیست خانه
 مزارعان و یک چتر و قطعه باغ دارد. و منگوری صحرائی است کف دست
 که یک جدول مختصر جاری است چند خانه بطرف جنوب بفاصله اندک
 از شاهراه واقع و یک تکیه فقیر و منداف دارد. سیورم که بوالا جاه آباد مسی
 و آباد کرده نواب جنت آرامگاه است عمارات انگیز و چند بارکش فوج و
 بنایافته و دو بتالین بار و یک رجٹ سو لجر درین گیاره سین قائم می ماند، اکثر
 اوقات فراهمی لشکر برائے مقابله مخالف بهمین مقام می شود و درینجا یک مسجد
 و مقبره و هزار خانه و صد و پنجاه دوکان و چوبتره کوئالی و هنر مح پل و چند قطعه
 باغ است. بعد آبادی از علاقه همان موضع تا دور میدانی است فراخ که مطلقاً
 از سایه و آب تعلق نه دارد و باعث رنج و کربت غربت زدگان است بعد
 و اندرواشی است که فردگاه لشکر شده.

گلدسته ششم

بفضله تقائی بتار سنج سیزدهم بعد طلوع صبح صادق بسواری مذکور
 بمنزل موچیوز که پانزده میل مسافت دارد، بوقت چهار گھڑی روز بروز
 بخش گردید و تا چهاردهم مقام فرمود، تفصیل و دیهات سواری اینکه پندری
 چهل خانه و یک دوکان و تالاب و دو چشمه آب و کوه دارد. ناو لور از شاهراه
 جانب جنوب بفاصله می ماند لکن چشمه آن بر سر راه است. کواکینی شمالی است

یکصد و دو خانہ و یک تالاب دارد۔ سر پینم چیز ری راست شرقی و آبادی جنوبی دارد یعنی بیست و پنج خانہ و یک دوکان و پچتر و دو چشمہ آب و یک تالاب و قطعہ باغ است۔ پک یا نیز بہاں اسلوب است، یکصد و پنجاہ خانہ و سہ دوکان و دو چشمہ آب و یک تالاب و قطعہ باغ دارد۔ کرسنگال ہم بیست و دو خانہ و آبادی شمال کہ بیست و پنج خانہ و یک چشمہ آب و تالاب دارد۔ تند گینی نیز بطرف مذکور است چار خانہ و تالاب مختصر در آن باشد مود پور در نام این آخر بیست و پنج خانہ و سہ دوکان و دو چشمہ آب و دو باغ و یک پچتر و تالاب و مٹرو دارد۔

گلدستہ ہفتم

بفضلہ تعالیٰ بتاریخ پانزدہم بوقت یکپاس روز بسواری مزبور جلوس فرمودہ با چند پانکی نشین و جلو عمدہ بمنزل فرنگی کندہ در باغ علاقہ سرکار بوقت بلند شدن یازدہ گھڑی روز جلوہ آراشد کرنل نوبل سردار گن رجیٹ و کرنل گیارٹین آسجا و برگٹ میجر بار جٹ مذکور کہ در ان اہل اسلامہ و انگریز ہر دو با ہم بودند از صبح تا یک گھڑی پیش از در و در رئیس ماکر بستہ در و مان کوہ پر سم استقبال سرگرم نوکری بودند۔ چونکہ از وقت مہود آمد حضور تجادز نمودہ کرہ آفتاب نہایت گرمی رسید تاب شدت حرارت نیاوردہ بے تاب شدند و بیارکش مراجعت کردند کہ درین تابستان چنین حرارت

گوئے نشو بود. ہر گاہ سواری خاص غارگر دید مو، نق معمول القاب سر شدہ
 گولند ازان حب قانن باداے سلام صف آرا ویر قلعہ نشان عزت بریا
 دیہات دیگرہ کہ سواری در آید بر قم می آید۔ پرنسکلتور پنجا د خانہ و یک دوکان
 و تالاب و چشمہ آب دارد۔ تانہ برقم سی و پنج خانہ و دو دوکان و یک چشمہ آب
 و باغ و تالاب و کوہ دارد۔ گریٹنیری چتر سہ دوکان و یک چشمہ آب و تالاب
 دارد۔ بندن چاوری و دازدہ چتر و دو دوکان و یک چشمہ آب دارد۔ کٹم چاوری
 یک چتر و منڈف و قطعہ باغ و چشمہ آب دسہ دوکان میدارد۔ پٹنوارم چتر
 سہ چتر و یک منڈف و دو دوکان و چشمہ و باغ دارد و مقبرہ فیض بار حضرت
 شیخ حسین قادری علیہ رحمۃ اللہ الباری المعروف بید و شہید کہ ہمراہ میر جہ
 بمقابلہ کفار بدکیش یعنی نصاریٰ پر گیش در غنفوان جوانی بمحراج شہادت
 رسیدہ بود بہاں مقام واقع است کہ بہ نہم و دہم جمادی الاولیٰ بمقرب
 عرس شہید معلیٰ ہزاراں عالم چہ کافر و دیندار فراہم می شوند و یکوہ و صحرا ہجو
 شہر عظیم ارشان می نمایند، رئیس با توفیق نیز بر طریقہ اسلاف خود رحمہم اللہ تعالیٰ
 ہر سال بزیا رتش تشریف فرما شدہ در باغ فرنگی کندہ اقامت میدارد و
 بوقت عصر بمزار آن شہید حاضر گشتہ بادائے فاتحہ و نیاز و شیرینی و غلاف
 و خیرہ سادت حاصل می فرماید۔ منردیٹھہ دریں ایام بنا کردہ میجر جنرل سرطا
 گورنر منرو بہادر است یکصد و پنجاہ دوکان و عمارات و اکٹہ سفالی و یارکش قریب

Kadapperi ۷۳ Tambaram (R. S.) ۷۴ Perunkalattur ۷۵

St. Thomas Mount (R. S.) ۷۶ Pallavaram (R. S.) ۷۷ Kollam ۷۸

Munro Pet ۷۹

یکهزار و سه بتالین بار با فعل در گیارهین آنجا است بطریق عادت
برائے مجرای حضور صف آرا شدند و صدائے طغور بلند نمودند چشمه آب
د تالاب و باغ هم ترتیب یافته هر روز آبادیش رو بر ترقی است از
قراین چنان معلوم می شود که در عرض چند سال بچه مدراس خواهد شد بلکه از آن
رونی و درستی افزون یابد که چنین سردار مدبر متوجه طرح معموره گشته
است هر آئینه بحسب ناموری و خوش حوصلگی خویش بانظام آن خواهد پرداخت
تفصیل آبادی منزل اینکه مسجد سفالی و مقبره شاه علی مستان که مرد بزرگ
و مجذب بود و قریب پنجاه سال که بنهم شهر مذکور از دار فانی رخت هستی
برداشت و بارگاه باقی مستانه دار شتافت و پانصد مکان اهل اسلام
و چند تکیه فقرا و هزار عمارت انگیز و هزار خانه بنمود و دو بازار مقبره یک
بگالی بازار و دیگرے بازار کلان که بازار فرنگی کنده مشهور است، همگی
دکاکین تخمیناً قریب سه صد خواهد بود و کوچه مح قلع مختصر و پنج بارکش
و یک چشمه آب و سه قطعه باغ سرکار و زیاده از صد قطعه باغ انگیزان
دارد. با فعل در گیارهین آنجا یک رجمت مذکور سواران و دو بتالین
گولندازان با پیشدستان آنها است بوقت سه هر کرنل مرقوم و غیره
بلازمت حضور بهره اندوز گردیده پانزدان و غیره حاصل کردند و
بتحصیلدار بغایت فردشال بوٹ دار و چیره و کمربند ماهستانی
سرفراز فرمود.

گذشته هشتم

بفضلہ تعالی بتاریخ شانزدهم بوقت بلند شدن دو گھڑی روز سواری

بہل اسپان بردن باغ کہ فاصلہ دو میل دارد و در عرصہ اندک چون برق
سیک سیر جلوہ افروز شد و بوقت سواری موافق قانون اتواب تعظیم
سر شد بعد در دو باغ مذکور گولندازان سرکار توپ ہائے عزت سر نمودند
و اکثرے از علما و مشایخ و اہل خاندان و ملازمین کہ ہر فردے در آرزوے
مقدم حضور سے

چوں گوش روزہ دار برائند اکبر است

از کمال محویت بے اختیار سیلاب وار برائے ملاحظہ جہاں جہاں آراے
خداوندی دویند از نزول لشکر و ہجوم تماشا ثیان آنقدر کثرت بظہور
آمد کہ حکم شہر عظیم الشان پیدا نموده کہ اگر اعظم آباد گویند زیبا است
ہر واحد از ہمراہیان رکاب آن قدر بشارت داشت کہ گویا بدار الملک
مراد رسیدہ سرمایہ جمعیت انپاشت و رنج و ملال را پامال ساخت
رئیس مادران مقام بہ تہیہ اسباب میز پر داختہ بہ سرداران ہمراہی رکاب
ظفر انتساب و سرداران فوج مزو پیٹھ و فرنگی کندہ کہ بہیشت مجموعی
پنجاہ کس بودہ باشند دعوت فرمود و خیمہ ہائے عالی شان بر کنار نہر سعید آباد
از پائین باغ روان است نصب شد و صد ہا قنادیل چمنی دوراستہ
چوں سرو چراغان با فروختگی در آمد بیقین می دانم کہ از روز بناے این
باغ کہ در قدیم الایام ہفت قطعہ بود و بحسن سلیقہ نواب فردوس مکان
بدین وضع ترکیب پذیرفتہ باین اسم مسمی گردید۔ تا حالت چنین رونق
و آبادی نشدہ بود۔ القصہ مجلس حینر بہ تکلف ترتیب یافتہ دیا کو بان کہ از
بلدہ آرکاٹ ہمراہ لشکر حاضر بودند و لولیان مدراس بحصول گوہر مراد

صدف دار لب کشادہ رسیدند، ہمہ شب پیش اہل دعوت دار طرب
دادند و مطربان ولایت انگلستان بانواع مزامیر تا گنبد خضرا صادر سازند

گلدستہ نہم

بفضلہ تعالیٰ بتاریخ ہفتم روز پنجشنبہ بعد فراغ نماز صبح کہ
ہنوز آفتاب عالم تاب از در یچہ مشرق سر برینیاورده بود ہر خلایق
پرور مابخلت زر کار عمدہ کہ نقاش کار گاہ قضا ہزاران کوکب را بر جا
نقش نموده، وجواہر آبدار بوجود با جود خود زیب کمال بخشیدہ بر سکھاون
طلائی اندک راہ روانہ شدہ بمعاری خاص لشکوہ و تجمل چنانکہ خورشید از
افتخاور ہویا می شود رخسندگی فرمود و برادر دالا آخر نیز بخلعت
فاخرہ وجواہر آرائشی یافتہ مورچل جنبانی براں ہماے اوج طلای می نمود
چشم بد دور تشین سواری چہ بیان نہایم کہ بہ تفصیلش ساحت این اوراق
تنگی می سازد ہذا اجمالاً می نگارم کہ ہنگام طلوع نیز گیتی افرز ہر دو نشان
علاکار کہ بر فیلان فلک شکوہ واشدہ عجب صولت و شان نمایاں میکرد کہ
بقدرت عظیم قادر مطلق د آفتاب جہان تاب بر علم مذکور جلوہ نہا میگردد۔ و زیب
سواری را شوکت می بخشید، بملاحظہ اش بے اختیار این شعر بر جستہ بیاد آمد

ہو اسوار دہ شاید مرا شہنشاہ حسن

کہ آفتاب نے زریں نشان کھول دئے

ہمراہ آن طوع یعنی پیچہ طلائی کہ آیات فتح و نصرت براں کندہ می شود
وخصیصہ جلو امرائے عظام است موجود بود در عقب آن قطار شتران

لذت پنجشنبہ
۱۵۳۶
۲۹
۶۱۸۲

باجلہائے بانائی رنگارنگ کہ بہار چین و فرنگ گل میکرد و صدائے رنگہائے
 آں کیفیت آواز خیریں ادا می نمود و سپس ازاں اسپان نوبت کہ بران
 صوت شہنائی و کرنا و نائے ترکی بلند شدہ، و صولت و ٹنگہ بگوش ہوا
 خواہان راحت و بختافین ہیبتے رساندہ، کثرت نیز با سناک راجح برابری
 و برق با سیار ہا جادہ ہمسری می پیود، و ناچنج زہر آلودہ بر صگر
 مخالفان دین و دولت کار تیر ناوک می نمود، بیمنہ و میسرہ سواری
 مبارک خاص بردار و برق انداز اردوئے معلی صف آرا، و مہا ڈول تجلی افزہ
 و نالکی عنایت سلطانی و نالکی محمل زرد و پالکی سبز زردوزی جھالردار
 بار و اقلاجوردی و سکھساون شیردہان و سکھساون طلائی و غیرہ سلمان
 جلوس و اسپان خاصہ با ساز طلا و نقرہ ہیبا، سواران باریکاٹ بجلو پیش
 عاری، و در پس آں عمار یہا و ہودج با جریب شماری، پس ازاں کثرت پالکی
 نشینان و ترپ سواران سرکار با سواران رجٹ ہمراہی گرم جولان، سپس
 بیالین بار کہ ہمراہ رکاب ظفر انتساب بود و بہل پادشاہی و دیگر بہلہائے
 رنگارنگ اسپان جلوہ می نمود، بعدہ ماہی مراتب کہ سمک زمین از تماشاٹے
 رفعت و شان آں بے نشان شدہ و صدائے ہر دو نقارہ کہ از صد متش
 گوش مخالفان کہ است بلند گردیدہ بنظر اٹھ سواری ہمایون عالمے از اعلیٰ
 و ادنیٰ، اچھو نرگس چشم واکردہ، و چون گل خورشید پرست منتظر نشستہ سواری
 حضور بایں طہراق قریب چہار گھڑی روز از راہ رائے پیٹھ تا چو ترہ کو توالی
 رسید، از انجا تا باغ نظام الدین احمد خاں بہادر مرحوم یک رجٹ سولجر
 بنادیق بدوش گرفتہ بقاعدہ سلام صف آراستہ ظہور می تواختند، خود

یمن چہارم، گذشتہ نہم

بدلت بسر سواری بر باب مسید والا جاہی توقف فرمودہ بفاصلہ جناب
لوزاب رحمت مآب لوزار اللہ مرقدہ پرداخت، و بمقتضائے سعادتندی
بترویج روح پاک مہدوح سرایت دولت ابدی حاصل ساخت، بعد فراغ
از ان تا باغ کچنی کہ اقامتگاہ گورنران است فائز شدہ بمقتضائے محبت
بتقریب ملاقات محب صمیم خود یعنی گورنر بہادر کہ بوقت نہضت
سیقت نمودہ بود تا نیم ساعت ہنگامہ صحبت گرم داشت گورنر موصوف
بجوشش الفت قلبی باستقبال رسید، و توپہائے تعظیم حضور سولے
توپہا کہ بسبب مراجعت از سفر بر قلعہ سر شدہ بود سرگرددید، و بطر و کلاب
و پانڈان و ہار و گل کہ رسم معمولی است مع ہمراہیان تواضع نمود، رئیس جوان
بخت مابعد رخصت بہاں شوکت داخل دارالامارہ شدہ بپاربالش ریاست
زیب و زینتے بخشید، و دیدہ دلی آرزو مندان لوزر را حقے رسانید، نمک
خواران بخلوص عقیدت بادائے نذر پر داشتند، و از گوہر مراد جیب و دامان
خود را ملو ساختند، ہر آئینہ صدائے شادایانہ بپار سوائے عالم بلند آوازہ
گم دیدہ و در بہاں حالت بطریق الہام این تاریخ میمنت اثر بخاطر عجز ناثر
رسیدے

از سیر و سفر آمدہ آں سر در اعظم
گر دید دل خلق چو گل تازہ و خرم
در سال در و دوش دل من گفت یکایک
لے آمدنت باعث آبادی عالم

بعد در دیار منی مذکور یعنی شاطور از عطاءے دو سالہ عیدہ کنتاری سر فر از فرمودہ

خیابان

بعد درود دریں جا متحقق شد کہ رویت ہلال فرخندہ نال ماہ رمضان المبارک
 بموضع رحمت ابا دغیرہ بہ بستی و ہم شہر گذشتہ بوقوع آمد و پیش شریعت پناہ بشہود متبر
 بیہوت رسید، دریں صورت روز خراج از دارالارثہ محمد پور ہشتم ماہ یود و روز دخول دارالاباد
 اینجا ہند ہم آل از ہمیں حساب بشتب بیست و دویم بسپاہ لشکر بتقریب
 ضیافت فراہم نمودہ حکم فرمود کہ ہر فردے از جماعہ مذکور کہ برائے نشست آہا
 خیمہ عقب دیوانخانہ ہمایوں محل برپا شدہ بود سیر و تماشا کنند، و محلی باطبع
 بانسب طاق واد طرب دہد، چوں ایں ارشاد سرزد ہنگناں نعمت غیر مترقب
 پنداشتہ بے محابا ہچوں طفلان کہ بروز حید از دستان نجات یافتہ مطلق العنان
 می شوبند نگاہ آغاز نہادند و دل را از فکر آزاد ساختند و در ہنگام تازہ بنا حوض
 کہ بتنگ مرمر از اختراع حضور ترکیب یافتہ است نشست و شو میگردند و مانند ہاکی
 کہ بآب حرکت و تفریح میکند بلا تضرع و راں دست و پامی زوند و بعد لہو و لعب
 مشغول تناول شدند۔ بفضلہ تعالیٰ بہ ہمت علیاے دلی نعمت مایدہ متعد و در
 دیوان خانہ مزبور و لغت خانہ کہ بحجرہ فرش بانائی مشہور است گسترده شد و
 پلاؤ نفیس مع مرعرو فیرونی و نان و کباب و مٹمن مرغ و چند نان خورش و
 لب چش و بورانی و میوہ و شیرینی ترتیب پذیرفتہ، الغرض بسرور خاطر از کمال
 بے تکلفی کار کام و زبان ساختند و ہچو ترکان خوان یغیا پنداشتند، زیرا کہ احد
 از انہا چنین مرتبت عظمیٰ و عزت کبریٰ بخواب ہم ندیدہ کہ عمر آں غریبا در بندوق
 برداری و صفائی سلاح و مالش اسپان داداے قواعد نوکری و ہمراہی لشکر
 تارہ دور و دراز و مقابلہ با غنیم صرف شدہ، و ہر دہد بر آمال و امانی جہاں

الوداع خواندہ، چگونہ از ظهور این کار اعظم منشرح و فارغ البال نشود،
 د بمصلقہ سرور و جمعیت رنگ از آئینہ دل نزداید بعد فراغ ازاں پیرہائے
 پان و انعام موافق طلب نیم ماہش ہر یک کہ عبارت از صفہ و وجاہہ دار و
 اجین و حوالہ و عملدار و سپاہی باشند مرحمت کردہ رخصت فرمود، رئیس
 کہ نخل و آدمیت دام عالم سکا راست فراخور مرتبہ ہر کس دلجوئی و عنایت نمود
 و سپاہ ہنود ضیافت خام عطا گردید، و یک یک ازاں بدعائے قلبی و مقصد
 دلی رسید ہنگام از تہ دل بدعائے از دیا و عمر و دولت پرداختہ و بخوش دلی
 بحصول نقد مقصود ازاں مقام سرا سر آرام کہ از روز درود در آنجا مقیم بودند
 روانہ شدند، خود بدولت دریں سفر خیر اثر دقیقہ از دقائق بہات نہضت
 و کثرت خرج بمضمون سے

تہی کن کیسہ کاں غارت سامان دریان کن

بمن دہ آنچہ داری لے خدا ہمت تماشا کن

و توجہ بر امور جزئی و کلی فرود گذاشت نفرمود، و بسبب تو غلبہ کار ہا و رعایت
 بر حال رعایا و برپا خواب و خور بردقت نمود، اکثر لشکریان خصوصاً ہنود
 بعد مہ و باد بعض ازاں از امراض دیگر از مدراس تا ناگور شریف قریب ۳۰
 صد کس و از آنجا تا معاودت ثلث آن ہلاک شدہ باشند ہرگز سر رشتہ استقلال
 از دست نگذاشت، و بمضمون مصرع شاہ صوفی سرمد کہ سے

مردانہ پایے دار جہاں پایدار نیست

نظر بر کار ساز مطلق میداشت و باین شدت حرارت روزہ ماہ صیام قضا
 نمود، و بر نماز جماعت و اوراد معمولی تصور نفرمود، اگر بارادہ سفر از ناگور فیض محو

میر داری کہ قریہ ایست متعلق از رمانات و از مقام مدوح مسافت ہشت منزل دارد، بتقریب زیارت حضرت سید ابراہیم شہید و رشتائے راہ زیارت حضرت سید فخر الدین شہید عرف کاٹ بابا صاحب قدس سرہما کہ از اجل اولیائے این بلاد بودند میداشت، اما غلطہ و با و آفات راہ آنسو کہ بس تنگ و تاریک است بتواتر رسیدہ، درین صورت اذیت خلایق بود و رنج آنہما از روئے آیہ کریمہ و ما جعل علیکم فی الدین من حرج ممنوع لہذا پہلو تہی فرمود، نوابین مرحومین با وصف تسلط و حکومت قلمرو کہ ناکلک از ہنگام ہم کولار کہ در ماہ رجب سنہ یکہزار و یکصد و ہشتاد و دو بعزل آمدہ بود مکر عزم بر سفر نہ بستند، و گوشہ عافیت اختیار کردند، آفرین بر بہمت جوان دولت ماکہ با وجود عدم کار فرمائی ملک بصرف لکوک روپیہ برین سفر اعظم عزم بالجزم فرمود و بعد عائشہ دلی رسیدہ مراجعت بجناب دارالامارہ نمود، قادر حقیقی بطیفیل حبیب خود صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم و محبوب او علی جدہ و علیہ التحیۃ و الثنا بجناب خداوندی باخوہیہاے حال و مال و اقتدار کمال مع سایر علایق یرگاہ سلامت دارد و سید عائیکہ باعث منتہائے سرور و دلجمعی ماہوا خواہان است فائز کناد و یمنی الفین دین و دولت کہ بعض از انہا بخواہائے آیہ کریمہ یقولون بالسنہم مالیس فی قلوبہم دم محبت زدہ مختلط می شوند چوں نقطہ غلط محو سازادے

بحمد و آلہ الامجاد

بطیفیل شہنشاہ بغداد

را تم عجز سرشت کہ بمشقت ماہیا چہ روز و چہ شب تحریر این اوراق
پرداخت، جزا بخش حقیقی بتدارک آن ناظر احوال نیاز خصال مع اہل و
عیال شدہ ہموارہ بحیث فضل خود دارد، و از جملہ مصایب و آفات دنیا و بچ
و عقوبات عقبی بکشف حایت رساند۔ اللہم احسن عاقبتنا فی الامور کلہا
واجرننا من خزی الدنیا و عذاب الآخرة

سرباعی

خدا تم رسالتی بعون الوہاب
امید کہ باشد ہلکی صدق و صواب
گر سہو و خطاے شدہ باشد واقع
دب اغفر لی انک انت الوہاب

بفضل قادر عزوجل و عظیم لم یزل و تصدق روح پر فتوح و شاہنشہ عرب عجم
حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ وسلم و اعانت وسیلہ معظم یعنی جناب
عوث الاعظم علی جیدہ و علیہ التحیۃ و الثناء بشب دواز دہم ماہ مہجلی ربیع الاول
۱۲۳۹ھ ہجری کہ لیل ولادت با سعادت باعث ظہور کائنات و خلاصہ موجودات
است بعد ادا ثمن نماز مغرب شب یکشنبہ کتاب بہار اعظم جاہی تالیف این
عاصی عجز مظاہر، غلام عبد القادر المخلص بناظر کان اللہ من الاول الی الآخر
بن غلام محی الدین معجز تخلص مغفور مبرور ۷
صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم

حسب الحکم شہسوار عرصہ کشور ستانی، ردنی بخش محفل کامرانی، لونیہاں حدیقہ
جوانی، بہار گلستان زندگانی، مدار ملک و ملت، سراج روشن دولت، ماہ منور
سیہر امارت، نیر اعظم برج ریاست، نواب والا جاہ امیر الہند اعظم جاہ، خزانہ الامراء

مختار الملک روشن الدولہ محمد منور خان بہادر، بہادر جنگ اللہم طول
 عمرہ و نژاد دولۃ و وفقہ لما تحبہ و قرضاء کہ رئیس موئین و حامی
 دین حقین و مرجع مسلمین دولی نعمت موردی این نیاز قرین است و رجحوم
 انکار و مکروہات دور و دار صورت اختتام پذیرفت، آبیار ریاض ازل
 باین گلزار ہمیشہ بہار، از خزاں دیدہ ناتوان بین شیا طین سیرت، بد اطوار
 کہ خار خسران نصیب آنہا باد محفوظ و اراد، و بچشم معنی شناس کہ از حرف عناد
 و عیب چینی پاک و صاف است، از نظارہ این ریاحین محفوظ نماید
 آمین بحق طہ و یسین ے

ہر حرف خطا کہ رفتہ باشد ز قلم
 شویند آب لطف و باران کرم
 الحمد للہ علی اتمامہ

Abu Ahmad Muhammad Abdullah, a great grandson of Moulvi Abdul Wahab Sharaful Mulk Madar-al-Umara Bahadur, of whom a mention has previously been made in this preface.

I came to know of the existence of the original manuscript of the said book, lying with the said Hajee Abu Ahmad Muhammad Abdullah only when a greater half of the book was lithographed and sent to the press. But after comparing both the manuscripts with each other, I found that the present work has been re-written by the author, and it completely differs with the original one in language and the arrangement of facts, sentences and passages. Hence there was no question of comparing the two manuscripts with each other and recording their differences in reading. I referred to the original manuscript only certain doubts which came to my mind, at the time of editing this work. I feel that my efforts to write a more detailed introduction in Persian will be much appreciated by the revered readers and scholars.

MUHAMMAD YOUSUF KOKAN

*Reader, Department of Arabic, Persian,
and Urdu, University of Madras
MADRAS-5.*

MADRAS }
25—2—1961 }

the first in the year 1238 A.H. – 3rd February, 1823 A.D. and returned to Madras after visiting Nagore, Tiruchirapalli, Gingee, Chetpet, Arni, Arcot, Vellore and Conjeevaram etc., on Thursday the 17th Ramazan 1238 A.H. – 29th May 1823 A.D. The journey to and fro Nagore covered a period of about four months and lakhs of rupees were spent during this trip by way of purchasing provisions for themselves and valuable presents to be presented to the chieftains, collectors and other officers of the districts. The people in Carnatic had never seen before such a pompous and glorious journey undertaken by any ruler of this country.

Moulvi Ghulam Abdul Qadir Nazir was commanded by the Nawab at the sixteenth halt at Shiyali on Wednesday the 7th Jamadi II 1238 A.H. – 19th February, 1823 A.D., to commit to writing all that he observed on his route to Nagore and back in this journey. He completed the book *Bahar-e Azamjahi* on Sunday the 12th Rabi the first in the year 1239 A.H. – 1823 A.D. and presented it to the said Nawab.

This book contains not only a brief description of the Royal journey, halt by halt, but also furnishes valuable information about the Muslim saints and savants, buried in places, visited by the Nawab. It also records the names and condition of many important buildings, gardens, mosques, markets, villages, ponds etc., which have now fallen in ruin, and their exact positions can not now be located. It also gives us a picture of the life, civilization and culture, with its noble and lofty ideals, notions and aspirations, prevailing during this period.

Nazir died at the age of 43 years on the 4th Shawwal 1243 A.H. 19th April 1828 A.D., survived by a son, Muhammad Hussain (d. 1299 A.H. – 1881 A.D.) and two daughters, Shahar Banu (d. 1259 A.H. – 1843 A.D.) and Bibi Makhdooma Ashraf (d. 1304 A.H. – 1887 A.D.) Their descendants are still to be found in Madras and Hyderabad. Nazir has left many other works in Persian and Urdu, of which I have discussed in some detail in my introduction to this book in persian.

I am thankful to Sri T. Chandrasekharan, Curator, Govt. Oriental Manuscripts Library, Madras, for the kind favour of providing me an opportunity to edit this interesting and valuable work. I made a careful study of the single manuscript copy of this book, available in the Government Oriental Manuscripts Library, Madras, and corrected the mistakes. I also added to it necessary notes here and there, with the help of the old records and writings, available in the personal library of Haji

and Moulvi Baqir Agah (d. 1220 A.H. - 1805 A.D.) and then became a tutor to Abdul Ali Khan, son of Nawab Amirul-Umara, the second son of Nawab Muhammad Ali Walajah, who ascended the throne in 1216 A.H. - 1801 A.D. with the title of Nawab Azimuddawla. Mujiz also undertook tuition to some of the members of the Walajah's family. He did not receive better encouragement during the reign (1210 - 1216 A.H. - 1795 - 1801 A.D.) of Nawab Umdat-ul-Umara, the eldest son of Nawab Muhammad Ali Walajah.

Mujiz did not accept the post of diwan when it was offered to him by Nawab Azimuddawla. Hence the Nawab granted him a monthly allowance of Rs. 140/- per month, which continued till his death. He was considered as a master of Persian language after Moulana Baqir Agah. Students from different parts of the city approached him for getting their newly composed verses corrected by him. Mujiz died in 1239 A. H. 1813 A. D., leaving two diwans one in Persian and the other in Urdu.

Mujiz had four sons of whom Moulvi Ghulam Abdul Qadir Nazir was the eldest. Nazir was born in 1200 A. H. - 1785 A.D. and was brought up with great care by his father. He studied Persian under him and also got his newly composed verses corrected by him. After the death of his father he was employed in the service of Nawab Azimuddaulah as a Persian Munshi (clerk) on a monthly allowance of Rs. 30/. But he soon became the superintendent of the Royal Library and also as the chief steward of the Royal Palace, drawing a monthly salary of Rs. 130/-.

Nawab Azamjah succeeded his father Nawab Azeemuddaulah, as Walajah IV, on 17th Rabi-us Thani 1235 A.H. - 3rd February, 1820 A.D. Even During the reign of his father, he cherished the hope of visiting the shrine of Hazrath Shahul Hameed Meeran Abdul Qadir, Gunj Sawai (d 976 A.H. - 1563 A. D) interred in Nagore (Tanjore District) and that of Hazrath Tabal Alam Nathar Vali interred in Tiruchirapalli in 673 A. H. 1274 A. D. This was made possible for him by the Major General Sir Thomas Munro, the Governor-in-council, at Madras, in 1823 A.D. The Nawab took, in his company, his mother, his wives, his brother Nawab Azeemjah and other members of the Royal family with many other courtiers, dignitaries, learned men, servants and army men. There was a large number of bullock carts, horses, elephants and camels. He started from the Royal Palace at Chepauk, Madras on Monday, the 21st Jamadi

Moulvi Ghulam Abdul Qadir Nazir is a direct descendant of Hasan Fazlullah, the son of Qazi Raziuddin Murtaza. We know nothing about him and his son Abdul Qadir, his grandson Shaikh Muhammad Hussain and great grandson Shaikh Abu Muhammad, except that they had good grounding in Islamic studies. Moulvi Muhammad Husain, alias Shaikh Ahmad, son of Shaikh Abu Muhammad, became popular and powerful when he was appointed by the Emperor Aurangzib, as an Intelligence Officer in the district of Ahsan Abad, known as Gulbarga. He was born in 1064 A.H. - 1654 A.D. and studied Arabic and Persian under different teachers of Bijapur. He married Shahar Banu, the sister of Moulvi Muhammad Husain of Bidar, *the martyred*, who introduced him to the Emperor Aurangzib. Shaikh Ahmad sent all his secret reports to the Emperor through the chief officer Yar Ali Beg Khan. He was pious and of saintly character and the Emperor had so much confidence in him that he gave priority to all his reports over others. He died at Arcot in 1134 A.H. - 1722 A.D. Nazir also has made a reference to him in his book *Bahar-e-Azamjahi*.

Shaikh Ahmad had two sons (1) Muhammad Abdul Qadir (1105-1163 A.H. - 1693-1749 A.D.) and (2) Muhammad Makhdoom (1115-1185 A.H. - 1703 - 1771 A.D.) and a daughter married to Nizamuddin Ali, son of Moulvi Muhammad Husain of Bidar, *the martyred*. Muhammad Abdul Qadir was the father of Muhammad Nadeemullah, who was born in 1149 A.H. - 1735 A.D. and got married to Shahar Banu, the daughter of his uncle Muhammad Makhdoom, in 1172 A.H. - 1758 A.D. But Nadeemullah lost his wife just after a year of his marriage and he himself died at the prime of his youth in 1180 A.H. - 1766 A.D., leaving his only seven year old son Ghulam Muhyuddin Mujiz, to be nurtured and brought up by his maternal grandmother, Bibi Makhdooma Ashraf, the daughter of Muhammad Abdullah, *the martyred* and wife of Md. Makhdoom, son of Shaikh Ahmad. Nadeemullah has left a short *Diwan* in Persian, containing only lyrical poems, which though not so brilliant, as to place him among the first rate poets, but are characterised by loftiness of conception, sublimity of thought, chaste language and refined sentiments.

Mujiz studied Persian for some time at Arcot and then shifted to Madras in 1190 A.H. - 1776 A.D. and here he studied under able teachers and scholars like Mir Muhsin Imtiyaz (d. 1199 A.H. - 1784 A.D.) Ali Dil Khan Murawwat (d. 1201 A.H. - 1786 A.D.), Moulvi Mir Muhammad Bakhsh (d. 1208 A.H. - 1793 A.D.) Syed Asim Khan Mubbariz Jung (d. 1216 A.H. - 1801 A.D.),

of Bijapur. Some of his poetical compositions are to be found, quoted in his book, referred to above.

Qazi Murtaza had five sons: (1) Hasan Fazlullah alias Muhammad Niamathullah (2) Qazi Husain Lutfullah (3) Qazi Mahmood, the younger, (4) Muhyuddeen Ruhullah and (5) Hussain Shukrullah. Of the last two, we know nothing. Qazi Mahmood, the younger, abridged the famous Persian work of *Ma La Budd Shafai*, on Islamic theology, written by Nuruddin Muhammad *Al-Iji*. Qazi Husain Lutfullah was the father of (1) Miran Abdul Qadir (d. 1074 A.H.-1663 A.D.), (2) Muhammad Ali and (3) Qazi Nizamuddin Ahmad, the elder (died after 1100 A.H.-1688 A.D.), who all were men of high repute. Miran Abdul Qadir was the father of Moulvi Muhammad Husain of Bidar, *the martyred*, who had been appointed, by the Emperor Aurangzib, as the principal of the famous Arabic College at Bidar, started by Mahmood Gawan, the chief minister of the Bahmani Kingdom. He met his mournful death due to a fall of lightning and thunder on the Royal magazine by the side of the said institution and mosque, when he was leading the *taraviih* prayer, on 12th night of Ramzan in the year 1108 A.H.-25th March 1697 A.D. He married Bibi Muhammadia, the daughter of Qazi Nizamuddin Ahmad, the elder, by whom he had four sons and a daughter and their progeny thrived and prospered at Gulbarga, Udgir, Budwail, Siddhawt, Arcot and Madras.

Muhammad Abdullah, *the martyred*, son of Qazi Nizamuddin Ahmad, the elder, held the post of Qazi and Kotwal for some time at Gulbarga and then as the *Qiladar* of Tarpatri, where he fell fighting with the zamindars of the place, in 1145 A.H.-1733 A.D. Of his sons, Qazi Nizamuddin Ahmad, the younger, earned great name and fame, as a scholar, author and jurist. He settled down at Arcot and died there in 1189 A.H. - 1775 A.D., at the age of 76 years. He has to his credit several works in Arabic and Persian. Moulvi Muhammad Ghouse, Sharaful Mulk, Ghalib Jung Bahadur (1166-1238 A.H. - 1752 - 1822 A.D.)-and his two sons *viz.*, Moulvi Abdul Wahab Sharaful Mulk, Madar-ul - Umara Bahadur (1208 - 1285 A.H. - 1793-1868 A.D.) and Moulvi Muhammad Sibghathullah, better known as Qazi Badruddawlah Bahadur (1211 - 1280 A.H. - 1796 - 1863 A.D.), of whom we find occasional references in *Bahar-e-Azamjahi*, are respectively the grandson and great grandsons of Qazi Nizamuddin Ahmad, the younger. They have left several works in Arabic, Persian and Urdu. Greater details about them, can be had from my book in Urdu, *Khanwada-e-Qazi Badruddawla*, which is under print now.

PREFACE

Moulvi Ghulam Abdul Qadir Nazir, the author of "*Bahar-e-Azamjahi*", hails from a "*Nawait*" family, which produced several scholars and poets of repute. His ancestors are supposed to have migrated from "Nait" a place near Basara in Iraq, to Konkan on the western coast of the South Indian peninsula, in the fourteenth century of the Christian era. His progenitor, Faqeeh Ata Ahmad Shafai, was a theologian and a contemporary to the well known savant and scholar Mulla Faqeeh Makhdoom Ali Mahaimi (d. 835 A.H.—1431 A.D.) His son, Faqeeh Makhdoom Ishaq, grandson, Faqeeh Makhdoom Ismail, and great grandson, Faqeeh Abu Muhammed, all were great theologians and savants. Ahmad, the son of Faqeeh Abu Muhammad, held the post of Qazi at Goa, which continued to his son Qazi Mahmood, the elder, (d. 995 A. H.-1587 A.D.), who left a book in persian, "*Taliqat bar Muamala-e-Goa*" (Notes regarding the Goa principality) which contains his observations and remarks regarding the judgments and decrees issued by the other Qazis under his jurisdiction. His brother and brother's son, Mulla Khaleelullah (d. 968 A.H.—1560 A.D) and Mulla Ahmad (d. 985 A.H.—1577 A.D.) held high position during the reign of Sultan Ali Adil Shah (965-988 A.H. - 1557 - 1580 A.D.) of Bijapur. Mullah Ahmad was a mystic and a sufi and hence he was highly respected by the king and his courtiers. Mulla Habeebullah (979-1041 A.H. 1572-1632 A.D.) son of Mulla Ahmad, commanded a greater respect at the court of Sultan Ibrahim Adil Shah (988-1037 A.H.—1580-1627 A.D.) of Bijapur; for he happened to be the disciple of and worthy successor to the great saint Syed Shah Sibghatullah (d. 1015 A.H.—1606 A.D.), better known as the "Deputy of the Prophet of God". Mulla Habeebullah has written a short treatise in Persian, *Kalimat-e-Kufr* (Blasphemic Utterances), by name, and his words and writings have been recorded by his two disciples Shaikh Abdul Fattah and Abdul Qadir, in two works, known respectively as "*Rahat-al-Qulub*." and "*Manaqib-e-Hazrath Shah Habeebullah*".

Qazi Raziuddeen Murtaza, with the poetic surname of *Razi*, held the post of Qazi from 980 A.H.—1572 A.D., when his father, Mahmood, the elder, retired from service; and he compiled in Persian a book '*Tuhfat-al-Haqeer*' on rhetorics in 998 A.H.-1589 A.D, and presented it to Sultan Ibrahim Adil Shah.

number of manuscripts published by this Library in this series is as follows.

Tamil	...	21
Sanskrit	...	18
Telugu	...	7
Malayalam	...	9
Kannada	...	7
Marathi	...	2
Persian	...	3

All the manuscripts in this series are edited by the Curator of this library with the help of the staff in different languages except the Stotrarnavam that was edited by the Curator himself.

This book is based on a single paper manuscript described under D.No. 529 available in the Government Oriental Manuscripts Library, Madras. It contains 324 pages with 11 lines on a page and is written in Persian script.

Some of the manuscripts taken up for publication are represented by single copies in the library and consequently the mistakes that are found in them could not be corrected by collating them with other copies. The editors have, however, tried their best to suggest correct readings. The wrong readings are given in the foot-notes except in the case of a few books in which the correct readings have been given in the foot-note or incorporated in the text itself in square brackets.

The Government of India and the Government of Madras have to be thanked for financing the entire scheme of publication although there is a drive for economy in all the departments. My thanks are due to the members of the Expert Committee and the Editorial Committee who spared no pains in selecting the manuscripts for publication. I have also to thank the various editors, who are experts in their own field, for readily consenting to edit the manuscripts and see them through the press. The various presses that have co-operated in printing the manuscripts in the best manner possible also deserve my thanks for the patience exhibited by them in carrying out the corrections made in the proofs.

It is hoped that the Government of India will be continuing their financial grant to this library year after year for undertaking the printing of other manuscripts.

MADRAS,

21st February 1961.

T. CHANDRASEKHARAN.

Curator.

Govt. Oriental Manuscripts Library.

The Government of India will be contributing 50% of the cost for the printing of the above works, which has to be completed by the end of March, 1961. With the exception of Brahmasiddhi in Sanskrit and the Catalogue of the Marathi manuscripts, the other works may be printed before the end of the financial year. Except the catalogues and Stotrarnava in Sanskrit, all the other works have been edited by outside scholars and hence they have been issued under the Madras Government Oriental Series as numbers 166 to 177. Stotrarnavam in Sanskrit is edited by the Curator himself under the Madras Government Oriental Manuscripts Series as number 70.

The Government of Madras have constituted an Expert Committee for each South Indian language in which there are manuscripts in the Government Oriental Manuscripts Library, for the purpose of selecting rare and important manuscripts for publication in the Madras Government Oriental Series. Till now the following number of manuscripts have been published in different languages.

Tamil	...	34
Sanskrit	...	23
Telugu	...	20
Malayalam	...	20
Kannada	...	14
Persian	...	8
Arabic	...	1

Under the same series the number of works published from the Tanjore Maharaja Serfoji's Sarasvathi Mahal Library, Tanjore is as follows.

Tamil	...	12
Sanskrit	...	10
Telugu	...	5
Marathi	...	6

The Dr. U. V. Swaminatha Iyer Library, Adyar, has published under this series three Tamil works.

An Editorial Committee has been formed under the orders of the Director of Public Instruction, Madras, for selecting manuscripts in different South Indian Languages for publication in the Madras Govt. Oriental Manuscripts Series. The

of Madras in G.O. No. 81859 E6/59-15 Education dated 5th January, 1960 sanctioned the publication of the following seven manuscripts.

1. Tanippadarrirattu.
2. Keraladesa Varalaru.
3. Kattabomman Varalaru.
4. Kalambakakkottu.
5. Uttara Ramayana Natakam.
6. Yapparumkalam.
7. Palamolittirattu.

Of these, the last one was dropped as it was found to contain a large number of colloquial terms. The printing of the other six manuscripts has been completed in the Madras Government Oriental Manuscripts Series as numbers 55, 56, 67, 68, 69 and 66.

During the year 1960-61 the Government of Madras have sanctioned in Memorandum No. 47522-E6/60-9 Education dated 30-12-60 the publication of the following manuscripts.

TAMIL

1. Sivapuranatottiramanjari.
2. Tiruvoymoli-Ittupravesa Sangraham.
3. Vetakkathai.
4. Homer's Iliad.
5. Saptarishi Nadi—Kanya Lagnam.
6. Kunrakkudi Kumaran Peril Kirtanaikal.
7. Divyaprabanda Akaradi.

PERSIAN

8. Tarikh-e-Hafeezullakhan.
9. Bahar-e-Azamjahi.
10. Sawanihat-i-Mumtaz.

SANSKRIT.

11. Nyayaratna Dipavali.
12. Nyayasara.
13. Stotrarnavam.
14. Brahmasiddhi.

CATALOGUES.

15. Triennial Catalogue of Tamil Mss Vol. 12.
16. do. do. do. 13.
17. Descriptive Catalogue of Marathi Mss. Vol. 3.

INTRODUCTION.

The public are perhaps aware of the fact that the Government of Madras have launched upon a scheme of publication of rare manuscripts treasured in two premier institutions of this State, namely, the Madras Government Oriental Manuscripts Library, Madras, and the Tanjore Maharaja Serfoji's Sarasvathi Mahal Library, Tanjore. Financial help has also been extended to Dr. U. V. Swaminatha Iyer Library, Adyar, Madras, for similar purpose. Though the publication of rare manuscripts was started as early as 1909 by this library, only 12 works were taken up for publication till 1942. Of these, the printing of three works has not yet been completed.

Only in the year 1949-50 a regular scheme for the publication of manuscripts was prepared and accepted by the Government of Madras under the MADRAS GOVERNMENT ORIENTAL SERIES. This scheme included the manuscripts in all the South Indian Languages in which there are manuscripts in the library. Till now 158 manuscripts in different languages have been printed. Of these, 35 manuscripts are from Tanjore Maharaja Serfoji's Sarasvathi Mahal Library, Tanjore, and three from Dr. U. V. Swaminatha Iyer Library, Adyar. In addition, from 4 manuscripts, 3 from this library and one from Dr. U. V. Swaminatha Iyer Library, Adyar, are in the press.

All the manuscripts under the Madras Government Oriental Series were edited by various scholars drawn from different learned institutions. The publication of manuscripts under the Madras Government Oriental Manuscripts Series was resumed in the year 1950-51. All the manuscripts published under this series before 1942 were in Sanskrit. But since 1950-51 the manuscripts in other languages also were included. These are edited by the Curator with the assistance of the Pandits in respective languages. Till now 60 works have been printed including 51 works since 1951.

The Government of India also have decided upon a programme of printing rare and useful manuscripts in the different languages of India. For this purpose the Ministry of Scientific Research and Cultural Affairs have come forward with grants-in-aid for some of the manuscripts libraries maintained by the State Governments and also for certain reputed private libraries. In the year 1959-60 the Government

Printed by the Madina Electric Litho Press
Madras-5.

BAHAR-E-AZAMJAH

EDITED

By

AFZALUL ULAMA MOULVI MUHAMMAD YUSUF KOKAN UMARI, M.A.,

*Reader, Department of Arabic, Persian and Urdu,
University of Madras, Madras-5.*

GOVERNMENT ORIENTAL MANUSCRIPTS LIBRARY,

MADRAS.

1961

Price Rs. 11-25

C

GOVERNMENT OF MADRAS



MADRAS
GOVERNMENT ORIENTAL SERIES

Published under the authority
of

The Government of Madras

Accession No. 180
186

GENERAL EDITOR:

Sri T. CHANDRASEKHARAN, M.A., L.T.,

Curator, Government Oriental Manuscripts Library,

MADRAS-5.

No. CLXXVI



بہارِ اعظم جاہی